eBook

قرآن اور احسان

الاحسان في دراسة القرآن

قرآن اور احسان

اَلْاِحْسَانُ فِیْ دِرَاسَۃِ الْقُرْاٰنِ

قرآن اور احسان

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

کتاب ---------- اَلْاِحْسَانُ فِیْ دِرَاسَةِ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ ---------- ابومسعود

ناشر اول ---------- دارغرس القیم

ناشر ثانی ---------- الہدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ایڈیشن ---------- اول

ISBN ---------- 978-969-960-021-4

تعداد ---------- 5000

تاریخ اشاعت ---------- دسمبر 2018

قیمت ----------

ملنے کے پتے

پاکستان
7-AK Brohi Road, H-11/4, Islamabad, Pakistan
فون: +92-51-4866130-1, +92-51-4866150-1 +92-51-4866125-9
www.alhudapublications.org
www.alhudapk.com **www.farhathashmi.com**

امریکہ
PO Box 2256 Keller TX 76244
فون: +1-817-285-9450 +1-480-234-8918
www.alhudaonlinebooks.com

کینیڈا
5671 McAdam Rd ON L4Z IN9 Mississauga Canada
فون: +1-905-624-2030 +1-647-869-6679
www.alhudainstitute.ca

برطانیہ
14 Wangey Road, Chadwell Heath Romford,
Essex RM6 4AJ London U.K.
فون: +44-20-8599-5277 +44-79-1312-1096
alhudauk.info@gmail.com
alhudaproducts.uk@gmail.com

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

المفهرس

الموضوع	صفحه
مُقَدِّمَةُ النَّاشِرِ	4
مُقَدِّمَةٌ تَاصِيْلِيَّةٌ	8
اَلْمَسْاَلَةُ الْاُوْلٰى: وُجُوْبُ الْاِيْمَانِ بِالْقُرْاٰنِ	10
اَلْمَسْاَلَةُ الثَّانِيَةُ: تَيْسِيْرُ اللّٰهِ لِلْقُرْآنِ	22
اَلْمَسْاَلَةُ الثَّالِثَةُ: هَجْرُ الْقُرْآنِ وَالْاِعْرَاضُ عَنْهُ	46
شُبْهَةٌ سَوَّغَتْ هَجْرَ تَدَبُّرِ الْقُرْآنِ	58
اَلْمَسْاَلَةُ الرَّابِعَةُ: اَحْوَالُ قُرَّاءِ الْقُرْآنِ	80
اَلْمَسْاَلَةُ الْخَامِسَةُ: قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَزِيَادَةُ الْاِيْمَانِ	104
نَهْجُ السَّلَفِ فِى التَّعَامُلِ مَعَ الْقُرْآنِ	120
كَانَ مِنْ نَهْجِ سَلَفِنَا: اَوَّلًا: تَعْظِيْمُ الْقُرْآنِ	126
كَانَ مِنْ نَّهْجِ سَلَفِنَا: ثَانِيًا: اَلْاِخْلَاصُ لِلّٰهِ فِى طَلَبِ الْقُرْآنِ	134
كَانَ مِنْ نَهْجِ سَلَفِنَا: ثَالِثًا: اَلصِّدْقُ وَالْاِجْتِهَادُ فِى تَحْقِيْقِ الْمَقْصُوْدِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَهُوَ زِيَادَةُ الْاِيْمَانِ	146
كَانَ مِنْ نَهْجِ سَلَفِنَا: رَابِعًا: اَلْاِجْتِهَادُ فِى فَهْمِ الْمَعَانِى (وَلَيْسَ الْاِسْتِكْثَارَ مِنَ الْحُرُوْفِ)	160
كَانَ مِنْ نَهْجِ سَلَفِنَا: خَامِسًا: اَلْعَمَلُ بِالْعِلْمِ	168
خُطَّةُ الْوُصُوْلِ لِلْمَاْمُوْلِ	184
1. اَلتَّهَيُّؤُ لَهُ بِالتَّرْتِيْلِ	186
2. تَكْرَارُ الْقِرَاءَةِ	194
3. اَلْاِسْتِمَاعُ وَالْاِنْصَاتُ	196
4. اَلنَّظْرُ وَالتَّفَكُّرُ وَالْمُلَاحَظَةُ	200
5. اَلدِّرَاسَةُ	210
6. اَلْحِفْظُ	220
7. اَلْمُرَاجَعَةُ وَالْمُعَاهَدَةُ لِلْقُرْآنِ	230
8. مَعَ مُلَاحِظَةِ التَّحْزِيْبِ بِالسُّوَرِ	234

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مُقَدِّمَةُ النَّاشِرِ

اِنَّ الۡـحَمۡدَ لِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَنَسۡتَعِيۡنُهٗ وَنَسۡتَغۡفِرُهٗ، وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا، مَنۡ يَهۡدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَلَا هَـادِيَ لَـهٗ، وَاَشۡهَـدُ اَنۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُـحَـمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ.

اَمَّا بَعۡدُ:

فَاِنَّ الۡقُرۡاٰنَ الۡكَرِيۡمَ مِنَّةُ الرَّبِّ الۡعَظِيۡمِ، مَنَّ بِهٖ عَلٰى خَلۡقِهٖ لِيَهۡتَدُوۡا اِلَى الـصِّـرَاطِ الۡـمُسۡتَـقِيۡـمِ، وَيَـعۡـرِفُـوۡا بِهِ الطَّرِيۡقَ الۡقَوِيۡمَ، وَلِذٰلِكَ كَانَ الۡـوَاجِـبُ عَـلٰـى جَمِيۡعِ الۡاُمَّةِ لِتَنۡتَفِعَ بِالۡقُرۡاٰنِ وَتَهۡتَدِيَ اِلَى الصِّرَاطِ الۡمُسۡتَقِيۡمِ اَنۡ (تُـحۡسِنَ فِي التَّعَامُلِ مَعَهٗ)، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الۡاِحۡسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ)). [صحيح مسلم:5055]

© AL HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اُسی کی تعریف کرتے ہیں اور اُسی سے مدد چاہتے ہیں اور اُسی سے بخشش طلب کرتے ہیں، اور ہم اپنے نفسوں کے شر اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کر دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اے اللہ! ہمارے نبی محمد اور آپ کی آل اور آپؐ کے تمام اصحاب پر درود، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

اما بعد:

بے شک قرآن کریم رب عظیم کا ایک احسان ہے، اُس نے اس کے ساتھ اپنی مخلوق پر احسان فرمایا ہے تاکہ وہ سیدھے راستے کی طرف راہ نمائی حاصل کریں اور اس کے ذریعے صحیح راستے کو پہچان لیں اور اسی لیے تمام امت پر واجب ہے کہ وہ قرآن مجید سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے ذریعے سیدھے راستے کی طرف اس طرح ہدایت پائیں کہ قرآن کے ساتھ اپنے معاملات کو بہتر بنالیں، اور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ”بے شک اللہ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا لازم کیا ہے“۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

يَـقُوْلُ ابْنُ رَجَبٍ: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى وُجُوْبِ الْاِحْسَانِ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ مِنَ الْاَعْمَالِ، لٰكِنَّ اِحْسَانَ كُلِّ شَیْءٍ بِحَسَبِهٖ. فَهٰذِهِ الرِّسَالَةُ مَوْضُوْعُهَا الطَّرِيْقُ اِلَى الْاِحْسَانِ فِیْ دِرَاسَةِ الْقُرْآنِ، اَلَّذِیْ نَرْجُوْ اَنْ يَكُوْنَ طَرِيْقًا لِلْاِحْسَانِ فِیْ عِبَادَةِ الرَّحْمٰنِ. وَاللّٰهُ مِنْ وَرَاءِ الْقَصْدِ...

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

ابن رجبؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اعمال میں سے ہر چیز پر احسان کرنا واجب ہے، لیکن ہر چیز کے ساتھ اس کی صورتحال کے مطابق ہی احسان ہوتا ہے۔ اس رسالے کا عنوان ہے "قرآن کے مطالعہ میں احسان کا راستہ"، ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ رسالہ رحمٰن کی عبادت میں احسان کی روش اختیار کرنے میں معاون ثابت ہوگا، اور اللہ نیتوں کے نگران ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

مُقَدِّمَةٌ تَاْصِيْلِيَّةٌ

هٰذِهِ مُقَدِّمَةٌ بَيْنَ يَدَيِ الْمَقْصُوْدِ،فِيْهَا خَمْسُ مَسَائِلٍ:

اَلْمَسْاَلَةُ الْاُوْلٰى: وُجُوْبُ الْاِيْمَانِ بِالْقُرْاٰنِ.

اَلْمَسْاَلَةُ الثَّانِيَةُ: تَيْسِيْرُ اللّٰهِ لِلْقُرْاٰنِ.

اَلْمَسْاَلَةُ الثَّالِثَةُ: هَجْرُ الْقُرْاٰنِ وَالْاِعْرَاضُ عَنْهُ.

اَلْمَسْاَلَةُ الرَّابِعَةُ: اَحْوَالُ قُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ.

اَلْمَسْاَلَةُ الْخَامِسَةُ: قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ وَزِيَادَةُ الْاِيْمَانِ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بنیادی پیش لفظ

اس مقدمہ میں اصل مقصود سے پہلے پانچ اہم مسائل بیان کیے گئے ہیں:

پہلا مسئلہ: قرآن پر ایمان لانے کا وجوب۔

دوسرا مسئلہ: اللہ کا قرآن کو آسان بنانا۔

تیسرا مسئلہ: قرآن کو ترک کر دینا اور اس سے روگردانی کرنا۔

چوتھا مسئلہ: قرآن پڑھنے والوں کے مختلف احوال۔

پانچواں مسئلہ: قرآن کی قراءت اور ایمان کا بڑھنا۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اَلْمَسْاَلَةُ الْاُوْلٰى: وُجُوْبُ الْاِيْمَانِ بِالْقُرْاٰنِ

اِنَّ الْاِيْمَانَ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجِبٌ، وَهُوَ رُكْنٌ مِنْ اَرْكَانِ الْاِيْمَانِ السِّتَّةِ، فَلَا يَتِمُّ اِيْمَانُ اَحَدٍ اِلَّا اِذَا اٰمَنَ بِهٖ، **قَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا﴾** [النسآء:136]

مَا مَعْنٰى اَنْ يُؤْمَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِالْاِيْمَانِ؟

1) يَعْنِىْ اَمْرُهُمْ بِمَا يُصَحِّحُ اِيْمَانَهُمْ مِنَ: الْاِخْلَاصِ وَالصِّدْقِ، وَتَجَنُّبِ الْمُفْسِدَاتِ، وَالتَّوْبَةِ مِنْ جَمِيْعِ الْمُنْقِصَاتِ.

2) اَلْاَمْرُ بِمَا لَمْ يُوْجَدْ مِنَ الْمُؤْمِنِ مِنْ عُلُوْمِ الْاِيْمَانِ وَاَعْمَالِهٖ، فَاِنَّهُ كُلَّمَا وَصَلَ اِلَيْهِ نَصٌّ وَفَهِمَ مَعْنَاهُ وَاعْتَقَدَهُ، فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ الْمَاْمُوْرِ بِهٖ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پہلا مسئلہ: قرآن پر ایمان لانے کا وجوب

قرآن عظیم پر ایمان لانا واجب ہے، یہ ایمان کے چھ ارکان میں سے ایک رکن ہے، پس کسی آدمی کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا جب تک وہ قرآن پر ایمان نہ لائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یوم آخرت کا کفر کرے تو یقیناً وہ گمراہ ہوا، بہت دور گمراہ ہونا''۔

مومنوں کو ایمان لانے کا حکم دیے جانے کا کیا معنی ہے؟

1۔ یعنی ان کو ایسی چیز کا حکم دیا جائے جو ان کے ایمان کی تصحیح کرتی ہو، جیسا کہ اخلاص اور سچائی اختیار کرنا اور مفسدات سے بچنا اور ایمان میں کمی کرنے والے تمام امور سے توبہ کرنا۔

2۔ یہ ایمان کے ان علوم اور اعمال کے بارے میں حکم ہے، جو ابھی مومن تک نہیں پہنچے پھر جب بھی مومن کے پاس کوئی نص پہنچتی ہے اور وہ اس کا معنی سمجھ لیتا ہے اور اس کو مضبوط پکڑ لیتا ہے۔ تو یہ وہی ایمان ہے جس کا حکم دیا جا رہا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

3) ثُـمَّ الْاِسْتِـمْرَارُ عَلٰى ذٰلِكَ وَالثَّبَاتُ عَلَيْهِ اِلَى الْمُهِمَّاتِ كَمَا **قَالَ تَـعَـالٰـى:** ﴿**يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ**﴾ . [آل عمران:102]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَاَمَـرَهُـنَا بِالْاِيْمَانِ بِهٖ وَبِرَسُوْلِهٖ وَالْقُرْآنِ وَالْكُتُبِ الْمُتَقَدِّمَةِ، فَهٰذَا كُلُّهُ مِنَ الْاِيْمَانِ الْوَاجِبِ الَّذِى لَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا اِلَّا بِهٖ اِجْمَالًا فِيْمَا لَمْ يَصِلْ اِلَيْهِ تَفْصِيْلُهُ . وَتَفْصِيْلًا فِيْمَا عَلِمَ مِنْ ذٰلِكَ بِالتَّفْصِيْلِ .

فَمَنْ اٰمَنَ بِهٰذَا الْاِيْمَانِ الْمَأْمُوْرِ بِهٖ، فَقَدِ اهْتَدٰى وَاَنْجَحَ.

فَالْاِيْمَانُ بِالْقُرْآنِ يَكُوْنُ اِجْمَالًا وَتَفْصِيْلًا.

اَلْاِيْمَانُ الْاِجْمَالِيُّ: هُوَ الْاِعْتِقَادُ بِاَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللّٰهِ الْمُنَزَّلُ عَلٰى نَبِيِّهٖ ﷺ، اَلْمُعْجِزُ بِلَفْظِهٖ، اَلْمُتَعَبَّدُ بِتِلَاوَتِهٖ، اَلْمَكْتُوْبُ فِى الْمَصَاحِفِ، اَلْمَنْقُوْلُ بِالتَّوَاتِرِ.

وَمِـنَ الْاِيْمَانِ التَّفْصِيْلِيِّ: اَلْاِيْـمَانُ بِعَظَمَةِ الْقُرْآنِ وَعَظَمَةِ مَا وَرَدَ

3۔ پھر اس پر مسلسل عمل پیرا رہنا اور موت تک اس پر ثابت قدم رہنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو، جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز تمہیں موت نہ آئے، مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو''۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر، اپنے رسول پر، قرآن اور سابقہ تمام کتب پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔تو یہ سب کا سب واجب ایمان میں سے ہے جس کے بغیر بندہ مومن نہیں ہوسکتا، جن چیزوں کی تفصیل اس تک نہیں پہنچی ان سب پر مجمل ایمان لانا اور جن کا وہ تفصیلی علم رکھتا ہے ان پر مفصل ایمان لانا۔ پس جو بھی ان سب پر ایمان لاتا ہے جن پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے تو یقیناً وہ ہدایت پا گیا اور کامیاب ہو گیا۔

قرآن پر اجمالاً اور تفصیلاً ایمان لانا۔

اجمالی ایمان یہ ہے کہ اس بات کا اعتقاد رکھا جائے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو اس کے نبی کریم ﷺ پر نازل کیا گیا اور جو اپنے الفاظ کی بنا پر معجزہ ہے، جس کی تلاوت عبادت ہے، جو صحیفوں میں لکھا ہوا ہے اور اسے تواتر کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

تفصیلی ایمان میں سے یہ ہے کہ قرآن کی عظمت پر ایمان لایا جائے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مِنْ اَسْمَاءٍ وَاَوْصَافٍ وَآثَارٍ لِلْقُرْآنِ، فِى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

وَقَدْ اَمَرَنَا اللّٰهُ بِالْاِيْمَانِ بِالْقُرْآنِ وَالْاِيْمَانِ بِكُلِّ مَا نَزَلَ مِنَ الْكِتَابِ.

﴿**وَالْكِتٰبِ الَّذِىْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ**﴾ [النسآء:136]، وَالْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ هُوَ خَاتَمُ الْكُتُبِ وَالْمُهَيْمِنُ عَلَيْهَا.

قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَهٰكَذَا الْقُرْآنُ، فَاِنَّهُ: قَرَّرَ مَا فِى الْكُتُبِ الْمُتَقَدِّمَةِ مِنَ الْخَبَرِعَنِ اللّٰهِ وَعَنِ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَزَادَ ذٰلِكَ بَيَانًا وَتَفْصِيْلًا.

- وَبَيَّنَ الْاَدِلَّةَ وَالْبَرَاهِيْنَ عَلٰى ذٰلِكَ.
- وَقَرَّرَ نُبُوَّةَ الْاَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ وَرِسَالَةَ الْمُرْسَلِيْنَ.
- وَقَرَّرَ الشَّرَائِعَ الْكُلِّيَّةَ الَّتِى بُعِثَتْ بِهَا الرُّسُلُ كُلُّهُمْ.
- وَجَادَلَ الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْكُتُبِ وَالرُّسُلِ بِاَنْوَاعِ الْحُجَجِ وَالْبَرَاهِيْنَ.
- وَبَيَّنَ عُقُوْبَاتِ اللّٰهِ لَهُمْ وَنَصْرَهُ لِاَهْلِ الْكُتُبِ الْمُتَّبِعِيْنَ لَهَا.
- وَبَيَّنَ مَا حُرِّفَ مِنْهَا وَبُدِّلَ وَمَا فَعَلَهُ اَهْلُ الْكِتَابِ فِى الْكُتُبِ

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اور کتاب وسنت میں وارد ہونے والے قرآن کے اسماء وصفات اور آثار کی عظمت پر ایمان لایا جائے۔

اور تحقیق اللہ نے ہمیں قرآن پر ایمان لانے کا حکم دیا اور قرآن کے علاوہ جتنی کتابیں نازل ہوئیں ان پر بھی ایمان لانے کا حکم دیا۔''اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی اور اس کتاب پر جو اس نے اس سے پہلے نازل کی''۔

قرآن کریم تمام کتابوں کو مکمل کرنے والا اور اُن پر غالب ہے اور سابقہ کتابوں پر فیصلہ کن حیثیت رکھنے والا ہے۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا اور اسی طرح قرآن وہ ہے کہ جو سابقہ خبریں کتب میں اللہ اور آخرت کے دن کے بارے میں بیان ہوئی ہیں، وہ ان کو ثابت کرتا اور برقرار رکھتا ہے، اور ان کی وضاحت اور تفصیل میں اضافہ کرتا ہے۔

- اور ان کے بارے میں دلائل اور براہین کو واضح کرتا ہے۔
- وہ تمام انبیاء کی نبوت اور رسولوں کی رسالت کو ثابت کرتا ہے۔
- اور ان تمام شرعی مسائل کی بھی تائید کرتا ہے جن کے ساتھ تمام رسولوں کو بھیجا گیا۔
- اور اللہ کی کتابوں اور رسولوں کی تکذیب کرنے والوں سے یہ قرآن مختلف اقسام کے دلائل اور حجتوں کے ساتھ مناظرہ کرتا ہے۔
- اور ان کے لیے اللہ کی سزائیں اور اپنی کتابوں کی پیروی کرنے والے اہل کتاب کو دی جانے والی مدد کو بھی واضح کرتا ہے۔
- اور ان کتابوں میں کی گئی تحریف وتبدیلی کو بھی بیان کرتا ہے اور سابقہ کتابوں میں اہل کتاب نے جو کچھ کیا اس کو بھی بیان کرتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الْمُتَقَدِّمَةِ.

- وَبَيَّنَ اَيضًا مَا كَتَمُوْهُ مِمَّا اَمَرَ اللّٰهُ بِبَيَانِهِ وَكُلَّ مَا جَاءَتْ بِهِ النُّبُوَّاتُ بِاَحْسَنِ الشَّرَائِعِ وَالْمَنَاهِجِ الَّتِىْ نَزَلَ بِهَا الْقُرْآنُ فَصَارَتْ لَهُ الْهَيمَنَةُ عَلٰى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكُتُبِ مِنْ وُجُوْهٍ مُتَعَدِّدَةٍ.

- فَهُوَ شَاهِدٌ بِصِدْقِهَا، وَشَاهِدٌ بِكَذِبِ مَا حُرِّفَ مِنْهَا.

- وَهُوَ حَاكِمٌ بِاِقْرَارِ مَا اَقَرَّهُ اللّٰهُ وَنَسْخِ مَا نَسَخَهُ.

- فَهُوَ شَاهِدٌ فِى الْخَبَرِيَّاتِ حَاكِمٌ فِى الْاَمْرِيَّاتِ.

وَكَذٰلِكَ مَعْنَى الشَّهَادَةِ وَالْحُكْمِ يَتَضَمَّنُ اِثْبَاتَ مَا اَثْبَتَهُ اللّٰهُ مِنْ صِدْقٍ وَمُحْكَمٍ وَاِبْطَالِ مَا اَبْطَلَهُ مِنْ كَذِبٍ وَمَنْسُوْخٍ وَلَيْسَ الْاِنْجِيلُ مَعَ التَّوْرَاةِ وَلَا الزَّبُوْرُ بِهٰذِهِ الْمَثَابَةِ بَلْ هِىَ مُتَّبِعَةٌ لِشَرِيعَةِ التَّوْرَاةِ اِلَّا يَسِيرًا نَسَخَهُ اللّٰهُ بِالْاِنْجِيلِ، بِخِلَافِ الْقُرْآنِ.

فَالسَّلَفُ كُلُّهُمْ مُتَّفِقُوْنَ عَلٰى اَنَّ الْقُرْآنَ هُوَ الْمُهَيمِنُ الْمُؤْتَمِنُ

© AL HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• اوراسی طرح اس چیز کو بھی واضح کرتا ہے جس کو اللہ نے بیان کرنے کا حکم دیا لیکن انہوں نے اسے چھپالیا اوران تمام چیزوں کو بھی چھپالیا جو سابقہ نبوتیں بہترین شرعی مسائل اور مناہج لائیں، جسے یہ قرآن لے کر اترا ہے تو اس طرح یہ اپنی پہلی کتابوں پر کئی وجوہات کی بنا پر غالب ہے۔

• تو یہ قرآن ان کی سچی باتوں پر بھی گواہ ہے اوراس کے جھوٹے پر بھی جواُن میں تحریف کرے گا۔

• اور وہ حاکم ہے جس کو اللہ نے برقرار رکھا ہے اس کو برقرار رکھ کر اور جس کو اللہ نے منسوخ کیا ہے اس کو منسوخ کر کے۔

• تو یہ خبر سے متعلقہ معاملات میں گواہی دینے والا ہے اوراور حکم سے متعلقہ مسائل میں فیصلہ کرنے والا ہے۔

اسی طرح اس (قرآن) کے گواہی دینے اور فیصلہ کن حیثیت رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس چیز کے اثبات جس کو اللہ نے سچائی اور محکم آیات میں سے ثابت کیا ہے اوراس چیز کے ابطال جس کو اللہ نے جھوٹ اور منسوخ ہونے والے مسائل میں سے باطل کیا ہے پر مشتمل ہے۔ جبکہ انجیل، تورات اور زبور کا یہ مرتبہ ومقام نہیں ہے بلکہ قرآن کے برعکس یہ دونوں تورات کی شریعت کی پیروی کرنے والی ہیں، سوائے ان چند مسائل کے جن کو اللہ نے انجیل کے نازل کرنے کے ساتھ منسوخ کر دیا۔

تمام سلف صالحین اس بات پر متفق ہیں

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الشَّـاهِـدُ عَلٰى مَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ الۡـكُتُـبِ، وَمَعۡلُوۡمٌ اَنَّ الۡمُهَيۡمِنَ عَلَى الشَّىۡءِ اَعۡلٰى مِنۡهُ رُتۡبَةً ۔ [مجموع فتاوى ابن تيمية(سورة الناس)،ج:17،ص:43]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

کہ قرآن ان کتابوں کے بارے میں جو اس سے پہلے اتاری گئیں فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے، قابل بھروسا ہے اور گواہی دینے والا ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ جو کسی چیز پر فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے تو وہ مرتبے میں اس سے بلند ہوتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

مُلَخَّصُ الْمَسْاَلَةِ الْاُوْلٰى

- اَلْاِيْـمَـانُ بِـالْـقُـرْآنِ الْـعَـظِـيْـمِ وَاجِبٌ، وَهُوَ رُكْنٌ مِنْ اَرْكَانِ الْاِيْمَانِ السِّتَّةِ.
- اَلْاِيْمَانُ بِالْقُرْآنِ يَكُوْنُ بِالْاِجْمَالِ وَيَكُوْنُ بِالتَّفْصِيْلِ.
- اَلْاِيْـمَـانُ بِـاَنَّ الْـقُـرْآنَ الْـكَرِيْمَ هُوَ خَاتَمُ الْكُتُبِ وَالْمُهَيْمِنُ عَلَيْهَا.

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

پہلے مسئلے کا خلاصہ

- قرآن عظیم پر ایمان لانا واجب ہے اور یہ ایمان کے چھ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔
- قرآن پر اجمالی اور تفصیلی طور پر بھی ایمان ہو۔
- اس بات پر ایمان لانا کہ قرآن کریم تمام کتابوں کو مکمل کرنے والا اور اُن پر غالب ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اَلْمَسْاَلَةُ الثَّانِيَةُ: تَيْسِيْرُ اللّٰهِ لِلْقُرْآنِ

لَـمَّا كَانَ مِنَ الْوَاجِبِ الْاِيْمَانُ بِالْقُرْآنِ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلٰى خَلْقِهِ تَنَاوُلَهُ لَفْظًا وَمَعْنًى، فَهُوَ الْقَائِلُ سُبْحَانَهُ: ﴿**وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ**﴾ [القمر:17].

اَیْ: وَلَقَدْ يَسَّرْنَا وَسَهَّلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ اَلْفَاظَهُ لِلْحِفْظِ وَالْاَدَاءِ وَمَعَانِيَهِ لِلْفَهْمِ وَالْعِلْمِ؛ لِاَنَّهُ اَحْسَنُ الْكَلَامِ لَفْظًا، وَاَصْدَقُهُ مَعْنًى، وَاَبْيَنُهُ تَفْسِيْرًا. فَكُلُّ مَنْ اَقْبَلَ عَلَيْهِ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَطْلُوْبَهُ غَايَةَ التَّيْسِيْرِ، وَسَهَّلَهُ عَلَيْهِ.

وَلِهٰذَا كَانَ عِلْمُ الْقُرْآنِ حِفْظًا وَتَفْسِيْرًا اَسْهَلَ الْعُلُوْمِ، وَاَجَلَّهَا عَلَى الْاِطْلَاقِ، وَهُوَ الْعِلْمُ النَّافِعُ الَّذِیْ اِذَا طَلَبَهُ الْعَبْدُ اُعِيْنَ عَلَيْهِ.

قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ عِنْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانُ عَلَيْهِ؟!

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

دوسرا مسئلہ: اللہ کا قرآن کو آسان بنانا

جب قرآن پر ایمان لانا واجب ہے تو اللہ نے اپنی مخلوق کے لیے الفاظ اور معنی کے اعتبار سے اس قرآن کے حصول کو آسان بنا دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: ''اور بلاشبہ ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا، تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''۔

یعنی ہم نے اس قرآن کریم کے الفاظ کو حفظ اور ادا کرنے کے لیے اور اس کے معنی کو سمجھنے اور جاننے کے لیے آسان اور سہل بنایا ہے کیونکہ یہ الفاظ کے لحاظ سے سب کلاموں میں سے سب سے بہتر ہے، اور معنی کے لحاظ سے سب سے سچا ہے اور تفسیر کے لحاظ سے سب سے واضح ہے۔ تو ہر وہ شخص جو اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ اس کے مقصد کو انتہائی آسان بنا دیتا ہے اور اس کے لیے اس کو سہل کر دیتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حفظ اور تفسیر کے اعتبار سے قرآن کا علم تمام علوم سے زیادہ آسان ہے، اور مطلق طور پر تمام علوم سے بڑا علم ہے اور یہی وہ نافع علم ہے کہ جب بندہ اسے طلب کرتا ہے تو اس کے حصول میں اس کی مدد کی جاتی ہے۔

بعض سلف صالحین اس آیت کے بارے میں کہا ہے کہ کیا کوئی اس علم کا طلب گار ہے کہ اُس کی مدد کی جائے؟

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَلِهٰـذَا يَدْعُو اللّٰهَ عِبَادَهُ اِلَى الْاِقْبَالِ عَلَيْهِ وَالتَّذَكُّرِ بِقَوْلِهِ: ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾. [القمر:17]

وَقَدْ ذَكَرَ الْمُفَسِّرُوْنَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عِدَّةَ اَوْجُهٍ فِیْ مَعْنٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ [القمر:17] وَهِیَ كَالتَّالِیْ:

1) سَهَّلْنَاهُ لِلْحِفْظِ، وَلَمْ يَكُنْ شَیْءٌ مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ تَعَالٰی يُحْفَظُ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ غَيْرَ الْقُرْآنِ.

2) سَهَّلْنَاهُ لِلْاِتِّعَاظِ، حَيْثُ اٰتَيْنَا فِيْهِ بِكُلِّ حِكْمَةٍ.

3) جَعَلْنَاهُ بِحَيْثُ يَعْلَقُ بِالْقُلُوْبِ وَيُسْتَلَذُّ سَمَاعُهُ، وَمَنْ لَا يَفْهَمُ يَتَفَهَّمُهُ، وَلَا يُسَامُ مِنْ سَمَاعِهٖ سَمْعِهٖ وَفَهْمِهٖ، وَلَا يَقُوْلُ: قَدْ عَلِمْتُ فَلَا اَسْمَعُهُ، بَلْ كُلَّ سَاعَةٍ يَزْدَادُ مِنْهُ لَذَّةً وَعِلْمًا.

[تفسير الرازی (مفاتح الغيب)، سورة القمر، ج:29، ص:300]

وَالنَّبِیُّ ﷺ يُسِّرَ عَلَيْهِ تَلَقِّيْهِ لَفْظًا وَمَعْنًی، وَبَيَّنَهُ لِلْاُمَّةِ لَفْظًا وَمَعْنًی،

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اسی وجہ سے اللہ اپنے بندوں کو اس کی طرف متوجہ ہونے اور یاد رکھنے کی دعوت دیتا ہے اس کے اس قول کے مطابق:

''تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''۔

مفسرین رحمہم اللہ نے اللہ تعالی کے اس فرمان: ''تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟'' کے معنی کے کئی پہلو بیان کیے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ہم نے اسے حفظ کرنے کے لیے آسان بنایا ہے۔اور قرآن کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کو زبانی یاد نہیں کیا گیا۔

2۔ہم نے اسے تبلیغ کے لیے آسان بنایا ہے، اس طرح کہ ہم نے اس میں ہر حکمت کو درج کر دیا ہے۔

3۔ہم نے اسے دلوں سے منسلک کیا ہے اور اس کی سماعت سے لذت حاصل ہوتی ہے، جس کو سمجھ نہیں وہ بھی اس کو سمجھتا ہے، اس کو سننے اور سمجھنے سے اکتا تا نہیں اور یہ نہیں کہتا کہ اب میں اس کے معنی جان گیا ہوں تو میں اِسے اب نہیں سنوں گا، بلکہ ہر لمحہ اُس سے خوشی اور علم میں اضافہ ہوتا ہے۔

اور نبی کریم ﷺ کے لیے اس کے الفاظ اور معنی کا حصول اور اُمت پر اس کے الفاظ اور معنی کو بیان کرنا آسان بنا دیا گیا تھا،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فَقَدْ قَالَ تَعَالٰی: ﴿**لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ**﴾.

[القیٰمة:19-16]

یَقُوْلُ ابْنُ کَثِیْرٍ: هٰذَا تَعْلِیْمٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِرَسُوْلِهٖ ﷺ فِی کَیْفِیَّةِ تَلَقِّیْهِ الْوَحْیَ مِنَ الْمَلَكِ، فَاِنَّهٗ کَانَ یُبَادِرُ اِلٰی اَخْذِهٖ، وَیُسَابِقُ الْمَلَكَ فِیْ قِرَاءَتِهٖ، فَاَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا جَاءَهُ الْمَلَكُ بِالْوَحْیِ اَنْ یَّسْتَمِعَ لَهٗ.

- وَتَکَفَّلَ لَهٗ اَنْ یَجْمَعَهٗ فِیْ صَدْرِهٖ.
- وَاَنْ یُّیَسِّرَهٗ لِاَدَائِهٖ عَلَی الْوَجْهِ الَّذِیْ اَلْقَاهُ اِلَیْهِ.
- وَاَنْ یُّبَیِّنَهٗ لَهٗ وَیُفَسِّرَهٗ وَیُوَضِّحَهٗ.

فَالْحَالَةُ الْاُوْلٰی: جَمْعُهٗ فِیْ صَدْرِهٖ، **وَالثَّانِیَةُ** تِلَاوَتُهٗ، **وَالثَّالِثَةُ** تَفْسِیْرُهٗ وَاِیْضَاحُ مَعْنَاهُ.

وَلِهٰذَا قَالَ: ﴿**لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ**﴾. [القیمة:16]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نبی کریم ﷺ! آپ اس کو جلدی (یاد کرنے) کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے، پھر جب ہم اس کو پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔ پھر بلاشبہ اسے واضح کرنا ہمارے ذمے ہے"۔

ابن کثیر کہتے ہیں کہ یہ اللہ عزوجل کی طرف سے اپنے رسول ﷺ کو فرشتے سے وحی حاصل کرنے کی کیفیت کے بارے میں تعلیم ہے، چونکہ آپ ﷺ اس کو لینے میں جلدی کرتے تھے اور آپ ﷺ قراءت میں فرشتے سے آگے بڑھ جاتے تھے تو اللہ عزوجل نے آپ کو حکم دیا کہ جب آپ کے پاس فرشتہ وحی لے کر آئے تو آپ اس کو غور سے سنیں۔

- پھر اللہ نے آپ ﷺ کو ضمانت دی اور آپ ﷺ کو یقین دلایا کہ وہ اُس کو آپ ﷺ کے سینے میں جمع کردے گا۔
- اور یہ کہ وہ آپ ﷺ کے لیے اس طریقے پر اس قرآن کی ادائیگی کو آسان بنا دے گا جس طریقے پر اس نے آپ ﷺ کو دیا ہے۔
- اور یہ کہ اللہ آپ ﷺ کے لیے اس کو ظاہر کردے گا اور اس کو کھول کر بیان کرے گا اور اس کی وضاحت کرے گا۔

پہلی حالت: سینے میں اس کو محفوظ کرنا،

دوسری حالت: اس کی تلاوت کرنا،

تیسری حالت: اس کی تفسیر کرنا اوا اور اس کے معنی کو واضح کرنا ہے۔

اور اسی لیے اس نے فرمایا: "آپ اس کو جلدی (یاد کرنے) کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں"۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اَیْ: بِالْقُرْاٰنِ، کَمَا قَالَ: ﴿فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰٓی اِلَیْکَ وَحْیُہٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا﴾ [طٰہٰ:114]

ثُمَّ قَالَ: ﴿اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ﴾ اَیْ: فِیْ صَدْرِكَ، ﴿وَقُرْاٰنَہٗ﴾ اَیْ: اَنْ تَقْرَاَہٗ، ﴿فَاِذَا قَرَاْنٰہُ﴾ اَیْ: اِذَا تَلَاہُ عَلَیْكَ الْمَلَكُ عَنِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، ﴿فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ﴾ اَیْ: فَاسْتَمِعْ لَہٗ، ثُمَّ اقْرَاْہُ کَمَا اَقْرَاَكَ. ﴿ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ﴾ اَیْ: بَعْدَ حِفْظِہٖ وَتِلَاوَتِہٖ نُبَیِّنُہٗ لَكَ وَنُوَضِّحُہٗ، وَنُلْھِمُكَ مَعْنَاہُ عَلٰی مَا اَرَدْنَا وَشَرَعْنَا. [تفسیر القرآن العظیم، ج: 4، ص: 597]

فَالْوَاجِبُ عَلَیْنَا الْعِنَایَةُ بِالْقُرْآنِ لَفْظًا وَمَعْنًی:

یَقُوْلُ الشَّنْقِیْطِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ: اَلْحَقُّ الَّذِیْ لَا شَكَّ فِیْہِ: اَنَّ کُلَّ مَنْ لَہٗ قُدْرَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلَی التَّعَلُّمِ وَالتَّفَھُّمِ، وَاِدْرَاكِ مَعَانِی الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ، یَجِبُ عَلَیْہِ تَعَلُّمُھُمَا، وَالْعَمَلُ بِمَا عَلِمَ مِنْھُمَا، اَمَّا الْعَمَلُ بِھِمَا مَعَ الْجَھْلِ بِمَا یَعْمَلُ بِہٖ مِنْھُمَا فَمَمْنُوْعٌ اِجْمَاعًا.

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

یعنی قرآن کے ساتھ جلدی نہ کریں۔جیسا کہ اس نے فرمایا: ''پس بہت بلند ہے اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے، اور آپ قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کریں، اس سے پہلے کہ آپ کی طرف اس کی وحی پوری کی جائے اور کہیے اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ کر''۔

پھر فرمایا: ''بلا شبہ اس کو جمع کرنا ہمارے ذمے ہے''یعنی آپ ﷺ کے سینے میں،

''اور (آپ کا) اس کو پڑھنا''۔یعنی یہ کہ آپ ﷺ اس کو پڑھ سکیں،

اور ''تو جب ہم اسے پڑھیں''۔یعنی جب اللہ عزوجل کی طرف سے فرشتہ آپ پر اس کی تلاوت کرے،

''تو اس کے پڑھنے کی پیروی کریں''یعنی اس کو غور سے سنیں، پھر ویسے ہی پڑھیں جیسا کہ فرشتے نے آپ پر پڑھا ہے، ''پھر بلاشبہ اسے واضح کرنا ہمارے ذمے ہے''۔

یعنی اس کو حفظ کرنے اور اس کی تلاوت کے بعد، ہم اس کو آپ کے لیے بیان کریں گے، واضح کریں گے اور ہم آپ کو اس کا وہی معنی الہام کر دیں گے جن کا ہم نے ارادہ کیا اور شریعت بنایا۔

پس قرآن کے الفاظ اور معنی کا خیال رکھنا ہم پر واجب ہے:

علامہ شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حق وہ ہے جس میں کوئی شک نہ ہو مسلمانوں میں سے جو سیکھنے اور سمجھنے کی اور قرآن وسنت کے معنی کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔اس پر واجب ہے کہ ان دونوں کا علم حاصل کرے اور جو اس نے ان (قرآن وسنت) میں سے سیکھا ہے اُن پر عمل بھی کرے۔

جہاں تک قرآن وسنت کے ان معاملات کا تعلق ہے جن پر وہ جہالت کے باوجود عمل کرتا ہے تو اس پر تمام علماء کا اجماع ہے کہ ایسا کرنا منع ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِيۡنَ يَتۡلُوۡنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنۡفَقُوۡا مِـمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّعَـلَانِيَةً يَّرۡجُوۡنَ تِـجَارَةً لَّنۡ تَبُوۡرَ ۙ o لِيُوَفِّيَهُمۡ اُجُوۡرَهُمۡ وَيَزِيۡدَهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ ﴾ [فاطر:30-29].

يَـقُـوۡلُ السَّعۡدِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: ﴿اِنَّ الَّذِيۡنَ يَتۡلُوۡنَ كِتٰبَ اللّٰهِ﴾ اَیۡ: يَتَّبِعُوۡنَهُ

- فِیۡ اَوَامِرِهٖ فَيَمۡتَثِلُوۡنَهَا
- وَفِیۡ نَوَاهِيۡهِ فَيَتۡرُكُوۡنَهَا
- وَفِیۡ اَخۡبَارِهٖ فَيُصَدِّقُوۡنَهَا وَيَعۡتَقِدُوۡنَهَا
- وَلَا يُقَدِّمُوۡنَ عَلَيۡهِ مَا خَالَفَهُ مِنَ الۡاَقۡوَالِ
- وَيَتۡلُوۡنَ اَيۡضًا اَلۡفَاظَهٗ، بِدِرَاسَتِهٖ
- وَمَعَانِيۡهِ، بِتَتَبُّعِهَا وَاسۡتِخۡرَاجِهَا. [تيسير الكريم الرحمن فی كلام المنان، للشيخ السعدی، ج:1،ص:689]

قَالَ سُبۡحَانَهٗ: ﴿وَهٰذَا ذِكۡرٌ مُّبٰرَكٌ اَنۡزَلۡنٰهُ ؕ اَفَاَنۡتُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ﴾ [الانبيآء:50]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو کبھی برباد نہ ہوگی۔ تاکہ وہ انہیں ان کے پورے پورے اجر دے اور اپنے فضل سے انہیں زیادہ بھی دے، بلاشبہ وہ بے حد بخشنے والا، نہایت قدردان ہے''۔

شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ''بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں''۔ یعنی جو اس کی پیروی کرتے ہیں:

- اس کے اوامر میں پس وہ انہیں عملی جامہ پہناتے ہیں،
- اور اس کے نواہی میں پس وہ ان کو ترک کر دیتے ہیں،
- اور اس کی خبروں میں پس وہ ان کی تصدیق کرتے اور ان پر یقین رکھتے ہیں
- اور اس پر اس کے مخالف اقوال کو مقدم نہیں سمجھتے۔
- اور وہ اس کا مطالعہ کرتے ہوئے اس کے الفاظ بھی تلاوت کرتے ہیں۔
- اُس کے معانی اُس کے اتباع اور استخراج کے ساتھ

اللہ سبحانہ کا فرمان ہے: ''اور یہ ایک بابرکت نصیحت ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، تو کیا تم اس کا انکار کرنے والے ہو؟''

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَلَا شَيْءَ اَعْظَمُ بَرَكَةً مِنْ هٰذَا الْقُرْآنِ!

فَاِنَّ كُلَّ خَيْرٍ وَنِعْمَةٍ، وَزِيَادَةٍ دِيْنِيَّةٍ اَوْ دُنْيَوِيَّةٍ اَوْ اُخْرَوِيَّةٍ، فَاِنَّهَا بِسَبَبِهِ، وَاَثَرٌ عَنِ الْعَمَلِ بِهِ.

فَاِذَا كَانَ ذِكْرًا مُبَارَكًا، وَجَبَ تَلَقِّيْهِ بِالْقُبُوْلِ وَالْاِنْقِيَادِ وَالتَّسْلِيْمِ، وَشُكْرِ اللّٰهِ عَلٰى هٰذِهِ الْمِنْحَةِ الْجَلِيْلَةِ، وَالْقِيَامِ بِهَا، وَاسْتِخْرَاجِ بَرَكَتِهِ، **بِتَعَلُّمِ اَلْفَاظِهِ وَمَعَانِيْهِ.** [تيسير الكريم الرحمن فی کلام المنان، للشيخ السعدی، ج:1، ص:525]

لِذٰلِكَ كَانَ مِنَ الْوَاجِبِ **تَعَلُّمُ الْاَلْفَاظِ وَالْمَعَانِيْ وَالْحَذَرُ مِنَ:**

☆ الْوَسْوَسَةِ فِيْ حُرُوْفِهِ.

☆ وَالْقَوْلِ عَلَى اللّٰهِ بِلَا عِلْمٍ فِيْ مَعَانِيْهِ.

وَفِيْ شَاْنِ الْوَسْوَسَةِ فِى الْحُرُوْفِ يَقُوْلُ ابْنُ الْعَرَبِيِّ الْمَالِكِيُّ: اِنَّ اِبْلِيْسَ حِيْنَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّشْغِلَ النَّاسَ عَنِ الْقُرْآنِ شَغَلَهُمْ بِهِ عَنْهُ،! اَيْ اَنَّهُ جَعَلَهُمْ يَشْتَغِلُوْنَ بِشَيْءٍ فِيْهِ لَا يَنْفَعُهُمْ فِيْ مَعَادِهِمْ يُشْغِلُهُمْ

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

کوئی بھی چیز اس قرآن سے زیادہ بابرکت نہیں

پس بے شک ہر خیر اور نعمت، دین، دنیا اور آخرت میں ہر اضافہ قرآن کی بدولت نصیب ہوتا ہے اور اس پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے۔

پھر اگر یہ قرآن ایک بابرکت ذکر ہے تو اس کو سنجیدگی، جدوجہد اور فرماں برداری کے ساتھ حاصل کرنا واجب ہے، اس شان دار عطیہ پر اللہ کا شکر ادا کیا جائے اور اس کے الفاظ اور اس کے معنی کو سیکھ کر اس کی برکت حاصل کی جائے۔

اسی لیے اس کے الفاظ اور معنی سیکھنا واجب ہیں:

- اس کے حروف کے معاملے میں کسی بھی وسوسے میں پڑنے سے بچنا چاہیے۔
- اور اس کے معنی میں اللہ کی ذات سے متعلق علم کے بغیر کوئی بات کرنے سے۔

اس کے حروف میں وسوسے کے بارے میں ابن عربی مالکیؒ کہتے ہیں کہ جب ابلیس اس بات پر قدرت نہیں پا سکا کہ وہ لوگوں کو قرآن کی تلاوت سے پھیر دے تو اس نے ان کو قرآن کے ذریعے ہی قرآن سے پھیر دیا۔

یعنی اس نے اُن کو ایسی چیزوں سے پھیر کر جو اُن کے دین اور آخرت میں فائدہ دیتیں۔ قرآن میں ہی ایسی چیزوں میں مشغول کر دیا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

عَمَّا يَنْفَعُهُمْ فِى دِيْنِهِمْ وَاٰخِرَتِهِمْ. [تخریب القرآن،د.عبد العزیز الحربی]

قَـالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَلَا يَـجْعَلُ هِمَّتَهُ فِيْمَا حُجِبَ بِهِ اَكْثَرُ النَّاسِ مِنَ الْعُلُوْمِ عَنْ حَقَائِقِ الْقُرْآنِ اِمَّا بِالْوَسْوَسَةِ فِىْ خُرُوْجِ حُرُوْفِهٖ وَتَـرْقِيْـقِهَـا وَتَـفْـخِيْـمِهَـا وَاِمَالَتِهَا وَالنُّطْقِ بِالْمَدِّ الطَّوِيْلِ وَالْقَصِيْرِ وَالْـمُتَوَسِّطِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ، فَاِنَّ هٰذَا حَائِلٌ لِلْقُلُوْبِ قَاطِعٌ لَهَا عَنْ فَهْمِ مُرَادِ الرَّبِّ مِنْ كَلَامِهٖ. [مجموع فتاوی ابن تیمیة،ج:16،ص:50]

وَالْحَذَرُ مِنَ الْقَوْلِ عَلَى اللّٰهِ بِلَا عِلْمٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ قَالَ فِى الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**)) [سنن الترمذی:2950] (ضعیف)

فَـمَـنْ قَالَ فِى الْقُرْآنِ بِرَاْيِهٖ فَقَدْ تَكَلَّفَ مَـا لَا عِلْمَ لَهُ بِهٖ، وَسَلَكَ غَيْرَ مَـا اُمِـرَ بِـهٖ، فَـلَوْ اَنَّهُ اَصَابَ الْمَعْنٰى فِىْ نَفْسِ الْاَمْرِ لَكَانَ قَدْ اَخْطَاَ؛ لِاَنَّـهُ لَـمْ يَاْتِ الْاَمْرَ مِنْ بَابِهٖ كَمَنْ حَكَمَ بَيْنَ النَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جو اُنہیں اُن کی منزل (آخرت) میں فائدہ نہیں دیں گی۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے عزم اور ہمت کو قرآن کے حقائق سے متعلق ان علوم میں نہ لگائے جن سے اکثر لوگوں کو روکا گیا ہے، خواہ وہ مخارج حروف، اس کی ترقیق و تفخیم، امالہٰ، لمبی، چھوٹی اور درمیانی مد کو پڑھنے اور دیگر قواعد میں وسوسہ ڈالنا ہو۔ پس یہ چیز دلوں کے لیے رکاوٹ اور اُس کے کلام سے رب کی مراد کو سمجھنے سے کاٹ دینے والی ہے۔

اور اللہ پر بغیر علم بات کرنے سے بچنا چاہیے: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بغیر علم کے (بغیر سمجھے بوجھے) قرآن کی تفسیر کی، تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

تو جو کوئی اللہ کے بارے میں اپنی رائے سے بات کرتا ہے تو وہ ایسی چیز کی تکلیف کرتا ہے جس کا اس کو علم نہیں اور ایسے راستے پر چلتا ہے جس کا اس کو حکم نہیں دیا گیا، پھر اگر چہ وہ درست معنی پا بھی لے پھر بھی اس نے غلطی کی۔ کیونکہ اس نے یہ کام درست نہج پر نہیں کیا جیسا کہ وہ آدمی جو لوگوں کے درمیان جہالت کے ساتھ فیصلہ کرے گا وہ جہنم میں جائے گا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فِی النَّارِ وَاِنْ وَافَقَ حُكْمُهُ الصَّوَابَ فِیْ نَفْسِ الْاَمْرِ؛ لٰكِنْ يَكُوْنُ اَخَفَّ جُرْمًا مِمَّنْ اَخْطَاَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ: اَیُّ اَرْضٍ تُقِلُّنِیْ وَاَیُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِیْ اِذَا قُلْتُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا لَمْ اَعْلَمْ؟!

[مقدمة تفسير ابن كثير، ج:1، ص:11]

عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ اٰيَةٍ لَوْ سُئِلَ عَنْهَا بَعْضُكُمْ لَقَالَ فِيْهَا، فَاَبَیٰ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْهَا. [تفسير الطبری، ج:1، ص:86]

عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ: ﴿**فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ**﴾ [السجدة:5] فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا: ﴿**يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ**﴾ [المعراج:4]؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّمَا سَاَلْتُكَ لِتُحَدِّثَنِیْ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُمَا يَوْمَانِ ذَكَرَهُمَا اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِهِمَا، فَكَرِهَ اَنْ يَقُوْلَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا لَا يَعْلَمُ.

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اِنَّهٗ كَانَ لَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا فِی الْمَعْلُوْمِ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اگر چہ اس کا فیصلہ حقیقت میں درست بات کے موافق ہی ہو لیکن اس کا جرم اس شخص سے کم ہوگا جو بات غلط کرتا ہے۔و اللّٰہ اعلم

عبداللہ بن مرہؒ ،ابو معمرؒ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے کہا: اگر میں اللہ کی کتاب کے بارے میں کوئی ایسی بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں تو کون سی زمین مجھے پناہ دے گی اور کون سا آسمان مجھے سایہ فراہم کرے گا؟

ابن ابی ملیکہؒ سے مروی ہے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک آیت کے متعلق پوچھا گیا: اگر تم میں سے کسی ایک سے اس آیت کے بارے میں کچھ پوچھا جاتا تو وہ اس آیت کے بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ کہہ دیتا لیکن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کے بارے میں کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔

ابن ابی ملیکہؒ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے اس آیت ''اس کی طرف ایک ایسے دن میں اوپر جاتا ہے جس کی مقدار ہزار سال ہے، اس (حساب) سے جو تم شمار کرتے ہو'' کے متعلق پوچھا۔تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا تو پھر اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟: ''(وہ عذاب) ایک ایسے دن میں (ہوگا) جس کا اندازہ پچاس ہزار سال ہے'' تو اس شخص نے کہا: میں نے اسی لیے تو سوال کیا ہے تاکہ آپ مجھے بیان کریں تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ دو دن ہیں، اللہ نے ان دونوں کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اللہ ہی ان کو خوب جانتا ہے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ کی کتاب کے متعلق ایسی بات کرنے کو ناپسند کیا جس کو وہ نہیں جانتے تھے۔

لیثؒ ،یحیی بن سعیدؒ سے روایت کرتے ہیں، وہ سعید بن مسیّبؒ کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ قرآن میں صرف اسی مسئلے کے متعلق بات کرتے تھے جس کا ان کو علم ہوتا تھا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَقَالَ ابْنُ شَوْذَبٍ: حَدَّثَنِی یَزِیْدُ بْنُ اَبِی یَزِیْدَ قَالَ: کُنَّا نَسْاَلُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، وَکَانَ اَعْلَمَ النَّاسِ، فَاِذَا سَاَلْنَاہُ عَنْ تَفْسِیْرِ اٰیَۃٍ مِنَ الْقُرْآنِ، سَکَتَ کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْ.

فَھٰذِہِ الْاٰثَارُ الصَّحِیْحَۃُ وَمَا شَاکَلَھَا عَنْ اَئِمَّۃِ السَّلَفِ مَحْمُوْلَۃٌ عَلٰی تَحَرُّجِھِمْ عَنِ الْکَلَامِ فِی التَّفْسِیْرِ بِمَا لَا عِلْمَ لَھُمْ بِہٖ فَاَمَّا مَنْ تَکَلَّمَ بِمَا یَعْلَمُ مِنْ ذٰلِکَ لُغَۃً وَشَرْعًا فَلَا حَرَجَ عَلَیْہِ؛ وَلِھٰذَا رُوِیَ عَنْ ھٰؤُلَاءِ وَغَیْرِھِمْ اَقْوَالٌ فِی التَّفْسِیْرِ وَلَا مُنَافَاۃَ؛ لِاَنَّھُمْ تَکَلَّمُوْا فِیْمَا عَلِمُوْہُ وَسَکَتُوْا عَمَّا جَھِلُوْہُ وَھٰذَا ھُوَ الْوَاجِبُ عَلٰی کُلِّ اَحَدٍ فَاِنَّہٗ کَمَا یَجِبُ السُّکُوْتُ عَمَّا لَا عِلْمَ لَہٗ بِہٖ فَکَذٰلِکَ یَجِبُ الْقَوْلُ فِیْمَا سُئِلَ عَنْہُ مِمَّا یَعْلَمُہٗ؛ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی: ﴿**لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ**﴾

[ال عمران:187]

وَلِمَا جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ الْمَرْوِیِّ مِنْ طُرُقٍ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَکَتَمَہٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِلِجَامٍ مِنْ نَّارٍ. [مقدمۃ فی اصول التفسر، ابن تیمیۃ، ج:1، ص:50]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور ابن شوذبؒ نے کہا: مجھ سے یزید بن ابی یزیدؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سعید بن مسیّب سے حلال اور حرام کے متعلق سوال کیا کرتے تھے، اور وہ لوگوں میں سب سے زیادہ جانتے تھے اور جب ہم قرآن کی کسی آیت کی تفسیر سے متعلق سوال کرتے تو وہ یوں خاموشی اختیار کر لیتے گویا کہ اُنہوں نے سنا ہی نہیں۔

تو یہ صحیح آثار اور اس جیسے دیگر اقوال جو آئمہ سلف سے نقل کیے گئے ہیں، ان کو اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ سلف صالحین تفسیر کے متعلق جس چیز کا ان کو علم نہیں ہوتا تھا، اس کے بارے میں بات کرنے کو گناہ سمجھتے تھے، ہاں البتہ اگر وہ قرآن کے متعلق لغوی اور شرعی طور پر کوئی چیز جانتا ہو تو اس پر بات کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان آئمہ کرام اور دیگر لوگوں سے تفسیر کرنے کے بارے میں کئی اقوال نقل کیے جاتے ہیں اور اس میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ انہوں نے ان چیزوں میں بات کی جن کو وہ جانتے تھے اور ان چیزوں کے متعلق خاموشی اختیار کی جن کو وہ نہیں جانتے تھے، اور ہر ایک پر یہی واجب ہے کہ جس طرح ایسی بات پر خاموشی اختیار کرنا واجب ہے جس کا اس کو علم نہ ہو، اسی طرح جس چیز کا اس کو علم ہو تو اگر اس کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے تو اس کے متعلق صحیح بات بتانا بھی واجب ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ''تم ہر صورت اسے لوگوں کے لیے صاف صاف بیان کرو گے اور تم اسے نہیں چھپاؤ گے''۔

اس کی دلیل وہ حدیث بھی ہے جو کئی سندوں سے روایت کی گئی ہے کہ: ''جس سے علم کا کوئی ایسا مسئلہ پوچھا گیا (جو اسے معلوم تھا) لیکن اس نے اسے چھپایا، اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَمِـمَّـا يَـحْذَرُ اَيْضًا الْعَجَلَةُ اِذَا وُفِّقَ الْمُؤْمِنُ لِلْاِجْتِهَادِ فِیْ تَدَبُّرِ الْقُرْآنِ، فَعَلَيْهِ بِعَدَمِ الْعَجَلَةِ.

وَمِـمَّـا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا يُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ رَجُلٌ، فَجَعَلَ عُمَرُ يَسْأَلُهُ عَنِ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَدْ قَرَاَ الْقُرْآنَ مِنْهُمْ كَذَا وَكَذَا.

فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنْ يُسَارِعُوْا يَوْمَهُمْ هٰذَا فِی الْقُرْآنِ هٰذِهِ الْمُسَارَعَةَ.

قَالَ: فَزَبَرَنِیْ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: مَهْ.

فَـانْـطَلَقْتُ اِلٰى مَنْزِلِیْ مُكْتَئِبًا حَزِيْنًا، فَقُلْتُ: قَدْ كُنْتُ نَزَلْتُ مِنْ هٰذَا بِـمَـنْـزِلَةٍ، وَلَا اُرَانِـیْ اِلَّا قَـدْ سَـقَطْتُّ مِنْ نَفْسِهٖ، فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِیْ، حَتّٰى عَادَنِیْ نِسْوَةُ اَهْلِیْ وَمَـا بِیْ وَجَعٌ، فَبَيْنَا اَنَا عَلٰى ذٰلِكَ، قِيْلَ لِیْ: اَجِبْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

فَـخَـرَجْـتُ، فَـاِذَا هُـوَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ يَنْتَظِرُنِیْ، فَاَخَذَ بِيَدِیْ، ثُمَّ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور مزید جس سے ڈرنا چاہیے وہ جلد بازی ہے، جب مومن کو قرآن کے معنی میں غور کرنے اور اجتہاد کرنے کی توفیق دے دی جائے تو اس کو چاہیے کہ جلد بازی سے نہ کرے۔

اور جو چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے، جو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا گیا ہے کہتے ہیں کہ سیدنا عمرؓ کے پاس ایک آدمی آیا، سیدنا عمرؓ اس سے لوگوں کے بارے میں پوچھنے لگے تو اس نے کہا: اے امیر المومنین! ان میں سے اتنے اتنے لوگ قرآن پڑھے ہوئے ہیں،

(سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں پسند نہیں کرتا کہ لوگ اس زمانے میں قرآن کو اتنا جلدی جلدی پڑھیں، سیدنا عمرؓ نے مجھے ڈانٹا، پھر کہا: ٹھہرو

پھر میں اپنے گھر چلا آیا اس حال میں کہ میں رنجیدہ اور غمزدہ تھا میں نے سوچا کہ میں سیدنا عمرؓ کے ہاں ایک مقام حاصل کر چکا تھا اور اب میں دیکھتا ہوں کہ میں سیدنا عمرؓ کے دل سے اُتر چکا ہوں، میں اپنے بستر پر لیٹ گیا یہاں تک کہ میرے گھر کی عورتوں نے میری بیمار پرسی کی حالانکہ میں بیمار نہیں تھا،

اور اس اثنا میں کہ میں اسی حالت پر تھا کہ مجھے کہا گیا کہ: امیر المومنین کی بات سنو۔

تو میں باہر نکلا تو سیدنا عمرؓ دروازے پر کھڑے میرا انتظار کر رہے تھے۔ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے علیحدگی میں لے گئے،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

خَلَابِیْ، فَقَالَ: مَا الَّذِیْ کَرِهْتَ مِمَّا قَالَ الرَّجُلُ اٰنِفًا؟

قُلْتُ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، اِنْ کُنْتُ اَسَاْتُ، فَاِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ، وَاَنْزِلُ حَیْثُ اَحْبَبْتَ. قَالَ: لَتُخْبِرَنِّیْ.

قُلْتُ: مَتٰی مَا یُسَارِعُوْا هٰذِهِ الْمُسَارَعَةَ یَحْتَقُّوْا، وَمَتٰی مَا یَحْتَقُّوْا یَخْتَصِمُوْا، وَمَتٰی مَا اخْتَصَمُوْا یَخْتَلِفُوْا، وَمَتٰی مَا یَخْتَلِفُوْا یَقْتَتِلُوْا.

قَالَ: لِلّٰهِ اَبُوْكَ، لَقَدْ کُنْتُ اَکْتُمُهَا النَّاسَ حَتّٰی جِئْتَ بِهَا.

[سلسلة الآثار الصحیحة او الصحیح المسند من اقوال الصحابة والتابعین، ج:2،ص:169] صحیح

وَلَقَدْ وَقَعَ فِی الْاُمَّةِ اَثَرُ الْعَجَلَةِ فَخَرَجَتِ الْخَوَارِجُ الَّذِیْنَ یَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلٰكِنَّهُ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور کہنے لگے کہ اس آدمی نے ابھی جو کہا تھا اس میں سے کیا چیز تمہیں بری لگی؟

میں نے کہا: اے امیر المومنین! اگر میں نے کچھ برا کیا ہے تو میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف پلٹتا ہوں۔ میں وہی کروں گا جو آپ پسند کریں، سیدنا عمرؓ نے کہا: مجھے وہ بات ضرور بتاؤ جو بری لگی ہے۔

میں نے کہا: اے امیر المومنین! جب تک یہ لوگ ایسی جلدی کرتے رہیں گے جو یہ کر رہے ہیں تو ہر کوئی حق پر ہونے کا دعوی کرے گا، اور جب حق پر ہونے کا دعوی کریں گے تو جھگڑا کریں گے، اور جب وہ جھگڑا کریں گے تو وہ آپس میں اختلاف کریں گے اور جب وہ اختلاف کریں گے تو ایک دوسرے کو قتل کریں گے:۔

تو سیدنا عمرؓ نے کہا: اللہ تمہارے والد کا بھلا کرے (یعنی تم نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے) یہ بات میں لوگوں سے چھپا رہا تھا یہاں تک کہ تم نے اس بات کو کہہ دیا۔

اور تحقیق امت میں جلد بازی کا نتیجہ واقع ہو چکا ہے پس خوارج ظاہر ہو گئے ہیں جو قرآن کو پڑھتے ہیں لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

مُلَخَّصُ الْمَسْأَلَةِ الثَّانِيَةِ

لَمَّا كَانَ مِنَ الْوَاجِبِ الْإِيْمَانُ بِالْقُرْآنِ،يَسَّرَ اللّٰهُ عَلٰى خَلْقِهِ تنَاوُلَهُ لَفْظًا وَمَعْنًى.

وَالنَّبِيُّ ﷺ يُسِّرَ عَلَيْهِ تَلَقِّي الْقُرْآنِ لَفْظًا وَمَعْنًى.

اَلْوَاجِبُ عَلَيْنَا:

1) اَلْعِنَايَةُ بِالْقُرْآنِ لَفْظًا وَمَعْنًى.

2) وَالْحَذَرُ مِنَ:

- الْوَسْوَسَةِ فِيْ حُرُوْفِهِ.
- وَالْقَوْلِ عَلَى اللّٰهِ بِلَا عِلْمٍ فِي مَعَانِيْهِ.
- وَالْعَجَلَةِ فِيْ تِلَاوَتِهِ وَتَدَبُّرِهِ.

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

دوسرے مسئلے کا خلاصہ

جب قرآن پر ایمان لانا واجب ہے تو اللہ نے اپنی مخلوق کے لیے اس کے الفاظ اور معنی کے حصول کو آسان بنا دیا ہے۔

اور نبی کریم ﷺ پر قرآن کے الفاظ اور معنی کے حصول کو آسان بنایا گیا۔

ہم پر واجب ہے کہ

1) ہم قرآن کے الفاظ اور معنی کے سیکھنے کا اہتمام کریں۔

2) اور بچیں:

- اس کے حروف میں کسی وسوسے سے۔
- اور اس کے معنی میں بغیر علم کے اللہ پر کوئی بات کرنے سے۔
- اور اس کی تلاوت اور تدبر میں جلد بازی سے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَلْمَسْاَلَةُ الثَّالِثَةُ: هَجْرُ الْقُرْآنِ وَالْاِعْرَاضُ عَنْهُ

شَكَا النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی رَبِّهٖ مِنْ هَجْرِ قَوْمِهٖ هٰذَ االْقُرْآنَ، كَمَا قَالَ تَعَالٰی:

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا﴾

[الفرقان:30]

وَ ذٰلِكَ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُصْغُوْنَ لِلْقُرْآنِ وَلَا يَسْمَعُوْنَهٗ، كَمَا قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ﴾. [حم السجدة: 26]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

- وَكَانُوْا اِذَا تُلِيَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ، اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْكَلَامَ فِیْ غَيْرِهٖ، حَتّٰی لَا يَسْمَعُوْهُ، فَهٰذَا مِنْ هِجْرَانِهٖ.
- وَتَرْكُ عِلْمِهٖ وَ حِفْظِهٖ اَيْضًا مِنْ هِجْرَانِهٖ.
- وَتَرْكُ الْاِيْمَانِ بِهٖ وَ تَصْدِيْقِهٖ مِنْ هِجْرَانِهٖ.
- وَتَرْكُ تَدَبُّرِهٖ وَتَفَهُّمِهٖ مِنْ هِجْرَانِهٖ.
- وَتَرْكُ الْعَمَلِ بِهٖ وَامْتِثَالِ اَوَامِرِهٖ وَاجْتِنَابِ زَوَاجِرِهٖ مِنْ هِجْرَانِهٖ.

تیسرا مسئلہ: قرآن کا چھوڑنا اور اس سے اعراض برتنا

نبی کریم ﷺ اپنے رب کے پاس شکایت کریں گے کہ ان کی قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ’’اور رسول کہے گا اے میرے رب! بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا‘‘۔

کیونکہ مشرکین لَا یُصْغُوْنَ قرآن کو کان لگا کر نہیں سنتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’اور ان لوگوں نے کہا جنہوں نے کفر کیا، اس قرآن کو مت سنو اور اس میں شور مچاؤ، تاکہ تم غالب رہو‘‘۔

- اور ان کا حال یہ تھا کہ جب ان پر قرآن کی تلاوت کی جاتی، تو وہ بہت زیادہ شور شرابہ کرتے اور اس کے علاوہ دوسری چیزوں کے بارے میں گفتگو کرتے یہاں تک وہ اس کو سن نہ سکتے، تو یہی قرآن کو چھوڑنا ہے۔
- اور اس کا علم اور اس کے حفظ کو ترک کرنا بھی اس کو چھوڑنا ہے۔
- اور اس پر ایمان اور اس کی تصدیق کو ترک کرنا بھی اس کو چھوڑنا ہے۔
- اور اس میں غور و فکر اور اس کے فہم کو ترک کرنا بھی اس کو چھوڑنا ہے۔
- اس کے مطابق عمل، اس کے اوامر کی بجا آوری اور اس کی تنبیہات سے بچنے کو ترک کرنا بھی اس کو چھوڑنا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• وَالْعُدُوْلُ عَنْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ مِنْ شِعْرٍ اَوْ قَوْلٍ اَوْ غِنَاءٍ اَوْ لَهْوٍ اَوْ كَلَامٍ اَوْ طَرِيْقَةٍ مَاْخُوْذَةٍ مِنْ غَيْرِهٖ مِنْ هِجْرَانِهٖ. [تفسير القرآن العظيم، لابن كثير، ج:3، ص:436]

وَوَبَّخَ اللّٰهُ وَاَنْكَرَ عَلٰى مَنْ اَعْرَضَ عَنْ تَدَبُّرِ كِتَابِهٖ، وَقَدْ جَاءَ مُوَضِّحًا فِيْ آيَاتٍ كَثِيْرَةٍ، كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا﴾ [النسآء:82]، وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ﴾ [المؤمنون:68] وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾. [محمد:24]

وَقَدْ ذَمَّ جَلَّ وَعَلَا الْمُعْرِضَ عَنْ هٰذَا الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ فِيْ آيَاتٍ كَثِيْرَةٍ، كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا﴾ [الكهف:57]

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا﴾ [طٰه:100]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• اوراس کو چھوڑ کر کسی اور چیز کی طرف پھرنا چاہے وہ شعر ہو یا قول ہو یا گیت گانا ہو یا کھیل کود ہو یا کوئی اور کلام ہو یا کوئی ایسا طریقہ ہو جو قرآن کے علاوہ کسی اور چیز سے اخذ کیا ہو، تو ایسا کرنا بھی اس کو چھوڑنا ہے۔

اور اللہ نے ایسے لوگوں کو ڈانٹا ہے اور ان کی مذمت کی ہے جو اس کی کتاب میں تدبر اور غور وفکر سے روگردانی کرتے ہیں۔اور یہ بہت سی آیات میں واضح بیان ہوا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''تو کیا وہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے ،اور اگر (یہ قرآن) غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے''۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''تو کیا انہوں نے اس بات میں غور وفکر بھی نہیں کیا؟ یا ان کے پاس وہ چیز آئی ہے جو ان کے پہلے باپ دادا کے پاس نہیں آئی تھی''۔

اور اس کا فرمان ہے: ''تو کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے ، یا اُن کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں''؟

اور اللہ جل وعلا نے بہت سی آیات میں اس قرآن عظیم سے روگردانی کرنے والے شخص کی مذمت کی ہے، جیسا کہ اس کا فرمان ہے: ''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اس کے رب کی آیات کے ساتھ نصیحت کی گئی تو اس نے ان سے منہ پھیر لیا''۔

اور اس کا فرمان ہے: ''جو اس سے منہ پھیرے گا تو یقیناً وہ قیامت کے دن ایک بڑا بوجھ اٹھائے گا''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿**وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا
وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى**﴾. [طٰه:124]

وَمَعْلُوْمٌ اَنَّ كُلَّ مَنْ لَمْ يَشْتَغِلْ **بِتَدَبُّرِ آيَاتِ هٰذَا الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ** اَىْ: تَصَفُّحِهَا، وَتَفَهُّمِهَا، وَاِدْرَاكِ مَعَانِيْهَا، وَالْعَمَلِ بِهَا، فَاِنَّهٗ مُعْرِضٌ عَنْهَا، غَيْرُ مُتَدَبِّرٍ لَهَا، فَيَسْتَحِقُّ الْاِنْكَارَ وَالتَّوْبِيْخَ الْمَذْكُوْرَ فِى الْاٰيَاتِ اِنْ كَانَ اللّٰهُ اَعْطَاهُ فَهْمًا يَقْدِرُ بِهٖ عَلَى التَّدَبُّرِ.

بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ نَمُوْذَجٌ:

اِنَّ مُعْظَمَ الْاٰيَاتِ الَّتِىْ وُجِّهَتْ اِلٰى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ، وَعَاتَبَهُمُ اللّٰهُ فِيْهَا، وَاَدَانَهُمْ بِهَا، كَانَتْ مُرْتَبِطَةً بِتِلَاوَتِهِمُ الْكِتَابَ، لِاَنَّهُمْ اَقَامُوْا حُرُوْفَهٗ وَاَضَاعُوْا حُدُوْدَهٗ.

قَالَ تَعَالٰى مُنْكِرًا عَلَيْهِمْ: ﴿**اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ
وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ**﴾[البقرة:44]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور اس کا فرمان ہے: ''اور جس نے میری نصیحت سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ گزران ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے''۔

اور یہ معلوم ہی ہے کہ جو شخص بھی اس قرآن عظیم کی آیات میں تدبر کرنے میں مشغول نہیں ہوتا یعنی اس میں تحقیق کرنے، اس کا فہم حاصل کرنے، اس کے معنی کو جاننے اور اس پر عمل کرنے میں مشغول نہیں ہوتا، تو ایسا شخص قرآن سے روگردانی کرنے والا قرار پائے گا، ایسا شخص قرآن میں تدبر کرنے والا نہیں ہوگا۔ پس اگر اللہ نے اس کو ایسا فہم عطا کیا ہے جس کی وجہ سے وہ تدبر کرنے پر قدرت رکھتا ہے (لیکن وہ پھر بھی تدبر نہیں کرتا) تو ایسا شخص اس ڈانٹ اور مذمت کا مستحق ہے جس کا ان آیات میں ذکر کیا گیا ہے۔

بنی اسرائیل نمونہ ہے:

بے شک زیادہ تر آیات جن میں بنی اسرائیل کو متوجہ کیا گیا ہے اور ان میں اللہ نے اُن پر عتاب کیا ہے، اور ان کے ذریعے اُن کی مذمت کی ہے وہ ان کی کتاب کی تلاوت کرنے سے متعلق تھیں، کیونکہ انہوں نے اس کے حروف کو تو برقرار رکھا لیکن اس کی حدود کو ضائع کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: ''کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو، تو کیا تم نہیں سمجھتے''؟

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَقَالَ: ﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَیْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَیْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ﴾ [البقرة:113]

فَالتِّلَاوَةُ وَحْدُهَا لَا تَكْفِی.

وَوَصَفَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بَعْضَ بَنِی اِسْرَائِيْلَ بِالْاُمِّيَّةِ؛ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَعْرِفُوْنَ مِنَ الْكِتَابِ اِلَّا قِرَاءَتَهُ، دُوْنَ اَدَاءِ مَا تَقْتَضِيْهِ الْقِرَاءَةُ مِنْهُمْ، قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِیَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ﴾ [البقرة:78]، فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتَابَ اِلَّا مَا يَقْرَؤُوْنَ قِرَاءَةً عَارِيَةً عَنْ مَعْرِفَةِ الْمَعْنٰى وَتَدَبُّرِهِ.

فِیْ حِيْنِ اَنَّهُ عَزَّوَجَلَّ امْتَدَحَ فَرِيْقًا آخَرًا مِنْهُمْ؛ لِاَنَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ حَقَّ التِّلَاوَةِ، فَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ﴾ [البقرة:121].

وَحَقُّ التِّلَاوَةِ: هُوَ تَفَهُّمُ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ، وَتَدَبُّرِهِ، وَالتَّاَثُّرِ بِهِ، وَاتِّبَاعِهِ،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اوراس نے فرمایا:''اور یہودیوں نے کہا نصاریٰ کسی چیز پرنہیں ہیں اور نصاریٰ نے کہا یہودی کسی چیز پرنہیں ہیں، حالانکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں''تو صرف تلاوت کرنا ہی کافی نہیں ہے۔

اوراللہ عزوجل نے بعض بنی اسرائیل کا یہ وصف بیان کیا کہ وہ اَن پڑھ ہیں، کیونکہ وہ صرف کتاب کی لفظی قراءت بغیر عمل ہی کے جانتے تھے، جس کا قرأت ان سے تقاضا کرتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''اوران میں سے کچھ اَن پڑھ ہیں، جو کتاب کا علم نہیں رکھتے سوائے چند آرزوؤں کے اور وہ صرف گمان کرتے ہیں''۔

پس وہ کتاب کا علم نہیں رکھتے تھے اور صرف ایسی قراءت کرنا ہی جانتے تھے جو معنی سمجھنے اوراس میں غوروفکر کرنے سے خالی ہوتی تھی۔

اس وقت اللہ عزوجل نے ان میں سے ایک دوسرے گروہ کی تعریف بھی کی، کیونکہ وہ کتاب کی اس طرح تلاوت کرتے تھے جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے، وہ اسے پڑھتے ہیں جیسے اسے پڑھنے کا حق ہے، یہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں''۔

اور تلاوت کا حق: وہ قرآن عظیم کا فہم حاصل کرنا، اس میں غوروفکر کرنا، اس سے متاثر ہونا، اس کی پیروی کرنا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَاِقَامَتِهٖ، وَالْاِعْتِصَامِ بِهٖ،وَالثَّبَاتِ عَلَيْهِ، وَاَخْذِهٖ بِقُوَّةٍ، وَتَبْلِيْغِهٖ لِلنَّاسِ،

وَتَبْيِيْنِهٖ لَهُمْ، وَالتَّاَدُّبِ مَعَهٗ، وَالْعَمَلِ بِهٖ.

اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ اَسْبَابِ شَقَاءِ الْيَهُوْدِ هُوَ اَنَّهُمْ اكْتَفَوْا بِقِرَاءَةِ التَّوْرَاةِ وَسَمَاعِهَا دُوْنَ اَنْ يَّتْبَعَ ذٰلِكَ عَمَلٌ، وَقَدْ ضَرَبَ اللّٰهُ لِهٰؤُلَاءِ مَثَلًا بِحَالِ حِمَارٍ يَحْمِلُ اَسْفَارًا، لَاحَظَّ لَهٗ مِنْهَا اِلَّا الْحَمْلَ دُوْنَ عِلْمٍ وَلَا فَهْمٍ فَقَالَ: ﴿**مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ**﴾. [الجمعة:5]

فَهٰؤُلَاءِ الْيَهُوْدُ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ، اَىْ: عَلِمُوْهَا وَكُلِّفُوا الْعَمَلَ بِهَا، ثُمَّ لَمْ يَعْمَلُوْا بِهَا، وَلَمْ يَنْتَفِعُوْا بِمَا فِيْهَا، كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ كُتُبًا يَتْعَبُ فِىْ حَمْلِهَا وَلَا يَنْتَفِعُ بِهَا، فَقَدْ ذَمَّ اللّٰهُ تَعَالٰى الْيَهُوْدَ؛ لِاَنَّهُمْ اقْتَنِعُوْا مِنَ الْعِلْمِ بِاَنْ يَحْمِلُوْا التَّوْرَاةَ دُوْنَ فَهْمٍ،وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اس کو قائم کرنا، اور اس کو مضبوطی سے تھامنا، اس پر ثابت قدم رہنا، اس کو قوت سے پکڑنا، لوگوں کو اس کی تبلیغ کرنا، لوگوں کے لیے اس کو بیان کرنا، اس کا ادب و احترام کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔

بے شک یہودیوں کی بدنصیبی کے بڑے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ انہوں نے تورات پر عمل کرنے کی بجائے صرف اس کی قراءت اور سماعت پر اکتفا کیا، اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مثال ایک ایسے گدھے سے بیان کی ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوتا ہے، تو اس گدھے کا بوجھ اٹھانے کے سوا ان کتابوں میں موجود علم اور فہم میں سے کوئی حصہ نہیں ہوتا، پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کا بوجھ لادا گیا تھا، پھر انہوں نے اسے نہیں اٹھایا، اُن کی مثال گدھے کی سی ہے جو کئی کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے، بہت بڑی ہے مثال اُن لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا''۔

تو یہ یہودی ہیں جن پر تورات کی ذمہ داری ڈالی گئی، یعنی اس کا علم حاصل کریں اور ان کو اس کتاب پر عمل کرنے کا بھی مکلّف ٹھہرایا گیا، لیکن پھر انہوں نے نہ اس پر عمل کیا اور نہ اُس علم سے فائدہ اُٹھایا جو اُس میں تھا، ان کی مثال گدھے کی طرح ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے اور ان کے اٹھانے سے تھک جاتا ہے لیکن ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی مذمت کی۔ کیونکہ وہ علم میں سے صرف اسی بات پر قناعت کر بیٹھے کہ وہ فہم کے علاوہ تورات کو اٹھائیں اور انہوں نے یہ سمجھا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ادِّخـارَ اَسفَارِ التَّوُرَاةِ وَانُتِقالَهَا مِنُ بَيُتٍ اِلٰى بَيُتٍ كَافٍ فِى التَّبَجُّحِ بِهَا.

فَـاِعُـرَاضُ كَثِيُـرٍ مِـنَ الْاَقُـطَـارِ عَـنِ الـنَّظَرِ فِىُ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَفَهُّمِهٖ وَالْـعَـمَلِ بِهٖ وَبِالسُّنَّةِ الثَّابِتَةِ الْمُبَيِّنَةِ لَهٗ، مِنُ اَعُظَمِ الْمَنَاكِرِ وَاَشُنَعِهَا، وَاِنُ ظَنَّ فَاعِلُوُهُ اَنَّهُمُ عَلٰى هُدًى، فَهُمُ بِهٰذَا يَعُمَلُوُنَ مِثُلَ عَمَلِ بَنِى اِسُرَائِيُلَ.

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

کہ تورات کی کتابوں کے ذخیرے کو ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل کرنا یہی تورات پر فخر کرنے کے لیے کافی ہے۔

بہت سے ممالک کے لوگوں کا اللہ کی کتاب میں غور وفکر کرنے ،اس کا فہم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے اور اس سنت ثابتہ پر عمل کرنے سے روگردانی کرنا جو قرآن کی وضاحت کرتی ہو، بدترین اور قبیح ترین منکرات سے ہے، اگرچہ اس کو کرنے والے خود کو ہدایت پر ہی سمجھتے ہوں، تو ایسا کرنے والوں کا عمل بھی بنی اسرائیل کی مانند ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

شُبُهَةٌ سَوَّغَتْ هَجرَ تَدَبُّرِ الْقُرآنِ

وَقَدْ ذَكَرَ هٰذِهِ الشُّبُهَةَ الشَّيخُ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ الوَهَّابِ فِیْ رِسَالَتِهٖ (اَلاُصُولُ السِّتَّةُ):اَلاَصلُ السَّادِسُ: رَدُّ الشُّبُهَةِ الَّتِیْ وَضَعَهَا الشَّیطَانُ فِیْ تَرکِ الْقُرآنِ وَالسُّنَّةِ، وَاتِّبَاعِ الْاٰرَاءِ الْاَهْوَاءِ الْمُتَفَرِّقَةِ الْمُختَلِفَةِ، **وَهِیَ اَنَّ الْقُرآنَ وَالسُّنَّةَ لَا یَعْرِفُهُمَا اِلَّا الْمُجتَهِدُ الْمُطْلَقُ**، وَالْمُجتَهِدُ هُوَ الْمَوصُوفُ بِکَذَا وَکَذَا اَوْصَافًا لَعَلَّهَا لَا تُوجَدُ تَامَّةً فِیْ اَبِیْ بَکرٍ وَعُمَرَ، فَاِنْ لَمْ یَکُنِ الْاِنْسَانُ کَذٰلِكَ، فَلْیُعْرِضْ عَنهُمَا فَرْضًا حَتْمًا لَا شَكَّ وَلَا اِشْکَالَ فِیْهِ،وَمَنْ طَلَبَ الْهُدٰی مِنهُمَا،فَهُوَ اِمَّا زِندِیْقٌ، وَاِمَّا مَجْنُوْنٌ لِاَجلِ صُعُوبَةِ فَهمِهِمَا.

[الاصول الستة، للشیخ محمد التمیمی،ج:6،ص:2]

وَلِلرَّدِّ عَلٰی هٰذِهِ الشُّبَهِ الَّتِی انْتَشَرَتْ وَ مَنَعَتِ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ التَّمَتُّعِ بِکِتَابِ اللّٰهِ وَالْاِنْتِفَاعِ بِهٖ نَنْقُلُ بِاخْتِصَارٍ رَدَّ صَاحِبِ اَضْوَاءِ الْبَیَانِ عَلَیْهَا. [اضواء البیان للشنقیطی، بتصرف،ج:7،ص:258]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ایک ایسا شبہ جو قرآن میں غور و فکر نہ کرنے کو جائز قرار دیتا ہے

اور شیخ محمد بن عبدالوہاب نے اپنے رسالے ''اصول الستہ'' میں اس شبہ کا ذکر کیا ہے، چھٹا اصول: اس شبہ کا رد کرنا جو شیطان نے قرآن وسنت کو ترک کرنے اور مختلف نظریات اور خواہشات کی پیروی کرنے میں ڈال دیا ہے، وہ شبہ یہ ہے کہ قرآن وسنت کو صرف مجتہد ہی سمجھ سکتا ہے اور مجتہد کی ایسی اور ایسی صفات ہیں کہ شاید یہ تمام صفات سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما میں بھی مکمل طور پر نہ پائی جائیں، (شیطان کہتا ہے کہ) اگر انسان میں ایسے اوصاف نہ ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ لازمی طور پر قرآن وسنت سے اعراض کرے، جس میں کوئی شک اور کوئی اشکال نہیں ہے، اور (ایسی صورت میں) جو ان دونوں سے ہدایت طلب کرتا ہے تو وہ زندیق (دین کا مخالف) ہے، یا مجنون ہے ان دونوں کو سمجھنے میں مشکلات کی وجہ سے۔

اور اس شبہ کے رد کے لیے جو پھیل گیا ہے اور اس نے مسلمانوں کو اللہ کی کتاب سے فائدہ اٹھانے سے روک دیا ہے، تو ہم ان شبہات کا رد جو اضواء البیان کے مصنف نے کیا ہے، یہاں مختصرًا بیان کرتے ہیں:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

"**اَوَّلًا:** وَلَوْ كَانَ لَا يَصِحُّ الْاِنْتِفَاعُ بِهُدَى الْقُرْآنِ اِلَّا لِخُصُوصِ الْمُجْتَهِدِيْنَ، لَمَّا اَنْكَرَ اللّٰهُ عَلَى الْكُفَّارِ عَدَمَ تَدَبُّرِهِمْ كِتَابَ اللّٰهِ، وَعَدَمَ عَمَلِهِمْ بِهِ،فَلَمَّا حَكَى اللّٰهُ عَنْ اَنْوَاعِ مَكْرِ الْمُنَافِقِيْنَ وَكَيْدِهِمْ لِاَجْلِ عَدَمِ اعْتِقَادِهِمْ صِحَّةَ دَعْوَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم لِلرِّسَالَةِ، فَلَا جَرَمَ اَمَرَهُمُ اللّٰهُ بِاَنْ يَنْظُرُوْا وَيَتَفَكَّرُوْا فِي الدَّلَائِلِ الدَّالَّةِ عَلٰى صِحَّةِ النُّبُوَّةِ فَقَالَ: ﴿**اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا**﴾". [النسآء:82]

وَكَذٰلِكَ يَقُوْلُ تَعَالٰى مُنْكِرًا عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ عَدَمِ تَفَهُّمِهِمْ لِلْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَتَدَبُّرِهِمْ لَهُ وَاِعْرَاضِهِمْ عَنْهُ﴿**اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ**﴾. [المؤمنون:68]

يُوَضِّحُ ذٰلِكَ اَنَّ الْمُخَاطِبِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ بِهِ الَّذِيْنَ نَزَلَ فِيْهِمْ هُمُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالْكُفَّارُ، لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ مُسْتَكْمِلًا لِشُرُوْطِ الْاِجْتِهَادِ الْمُقَرَّرَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْاُصُوْلِ، بَلْ لَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ مِّنْهَا اَصْلًا فَلَوْ

© AL HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پہلا: اگر قرآن کی ہدایت سے فائدہ اٹھانا خاص مجتہدین کے علاوہ کسی اور کے لیے درست نہ ہوتا تو کتاب اللہ میں غور وفکر نہ کرنے اور اس پر عمل نہ کرنے پر اللہ کافروں کی مذمت نہ کرتا۔ پس اللہ نے منافقین کی تدابیر کی مختلف اقسام اور ان کی چالوں کو نقل کیا اس لیے کہ ان کا عقیدہ نبی کریم ﷺ کی رسالت کا دعویٰ کرنے کے صحیح ہونے پر نہیں تھا۔ تو بلا شبہ اللہ کا اُن کو حکم کرنا کہ وہ اُن دلائل کو دیکھیں اور اُن میں غور وفکر کریں جو نبوت کے صحیح ہونے پر دلالت کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تو کیا وہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے، اور اگر (یہ قرآن) غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے''۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن عظیم میں فہم حاصل نہ کرنے، اور اس میں غور وفکر نہ کرنے اور اس سے اعراض کرنے پر مشرکین کی بھی مذمت کرتے ہوئے فرماتا ہے: ''تو کیا انہوں نے بات میں خوب غور نہیں کیا''۔

یہ چیز اس بات کو واضح کرتی ہے کہ اس آیت کے سب سے پہلے مخاطب وہ لوگ ہیں جن پر قرآن نازل ہوا اور وہ منافقین اور کفار ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی اجتہاد کی ان شرائط پر پورا نہیں اترتا تھا جو اہل اصول کے ہاں طے شدہ ہیں، بلکہ ان کے پاس اجتہاد کی شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی نہیں تھی،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

كَانَ الْقُرْآنُ لَا يَجُوْزُ اَنْ يَنْتَفِعَ بِالْعَمَلِ بِهِ وَالْاِهْتِدَاءِ بِهَدْيِهِ اِلَّا الْمُجْتَهِدُوْنَ، لَمَا وَبَّخَ اللّٰهُ الْكُفَّارَ وَاَنْكَرَ عَلَيْهِمْ عَدَمَ الْاِهْتِدَاءِ بِهُدَاهُ، وَلَمَّا اَقَامَ عَلَيْهِمُ الْحُجَّةَ بِهِ حَتّٰى يُحَصِّلُوْا شُرُوْطَ الْاِجْتِهَادِ الْمُقَرَّرَةِ عِنْدَ مُتَاَخِّرِي الْاُصُوْلِيِّيْنَ.

ثَانِيًا: اِنَّ الْاُمُوْرَ الْمَنْصُوْصَةَ فِيْ نَصُوْصٍ صَحِيْحَةٍ مِنَ الْكِتٰبِ وَالسُّنَّةِ، لَا يَجُوْزُ الْاِجْتِهَادُ فِيْهَا لِاَحَدٍ، حَتّٰى تَشْتَرِطَ فِيْهَا شُرُوْطَ الْاِجْتِهَادِ، بَلْ لَيْسَ فِيْهَا اِلَّا الْاِتِّبَاعُ، وَاِنَّمَا الْاِجْتِهَادُ فِيْمَا فِيْهِ مَجَالٌ لِلْاِجْتِهَادِ.

ثَالِثًا: وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ اَيْضًا اَنَّ عُمُوْمَاتِ الْاٰيَاتِ وَالْاَحَادِيْثِ الدَّالَّةِ عَلٰى حَثِّ جَمِيْعِ النَّاسِ عَلَى الْعَمَلِ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهِ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصٰى، كَقَوْلِهِ ﷺ: **((تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ))**، وَقَوْلِهِ ﷺ: **((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ))**

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پس اگر مجتہدین کے علاوہ کسی اور کے لیے قرآن پر عمل کرنے سے فائدہ اٹھانا اور اس کی ہدایت سے راہ نمائی حاصل کرنا جائز نہ ہوتا تو اس کی ہدایت سے راہ نمائی حاصل نہ کرنے پر اللہ کافروں کو نہ ڈانٹتا اور نہ ہی ان کی مذمت کرتا اور نہ ہی اللہ اس قرآن کے ساتھ ان پر حجت قائم کرتا، جب تک کہ وہ ان شرائط کو حاصل نہ کر لیتے جو متاخر اہل اصول کے ہاں طے شدہ ہیں۔

دوسرا: قرآن وسنت کی صحیح نصوص میں جن امور پر زور دیا گیا ہے، ان میں کسی ایک کے لیے بھی اجتہاد جائز نہیں ہے، یہاں تک کہ اس میں اجتہاد کی شرائط پائی جائیں، بلکہ ان میں صرف اتباع جائز ہے، اجتہاد تو صرف انہی آیات اور احادیث میں جائز ہوتا ہے جن میں اجتہاد کی گنجائش ہو۔

تیسرا: یہ بات بھی معلوم ہی ہے کہ وہ مجموعی آیات اور احادیث کے وہ عمومات جو تمام لوگوں کو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت پر عمل کرنے کی ترغیب دینے پر دلالت کرتے ہیں، وہ اس سے زیادہ ہیں کہ ان کو شمار کیا جائے،

جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ’’میں تم میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور میری سنت‘‘۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ ’’اپنے اوپر میری سنت کو لازم کر لو‘‘۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الْحَدِيْثَ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِمَّا لَا يُحْصٰى.

فَتَخْصِيْصُ جَمِيْعِ تِلْكَ النُّصُوْصِ بِخُصُوْصِ الْمُجْتَهِدِيْنَ، وَتَحْرِيْمُ الْاِنْتِفَاعِ بِهُدَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ عَلٰى غَيْرِهِمْ تَحْرِيْمًا بَاتًّا يَحْتَاجُ اِلٰى دَلِيْلٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَوْ سُنَّةِ رَسُوْلِهِ ﷺ.

رَابِعاً: غَيْرُ الْمُجْتَهِدِ اِذَا تَعَلَّمَ آيَاتِ الْقُرْآنِ، اَوْ بَعْضَ اَحَادِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ لِيَعْمَلَ بِهَا، تَعَلَّمَ ذٰلِكَ النَّصَّ الْعَامَّ اَوِ الْمُطْلَقَ، وَتَعَلَّمَ مَعَهُ مُخَصِّصَهُ وَمُقَيِّدَهُ اِنْ كَانَ مُخَصَّصًا اَوْ مُقَيَّدًا، وَتَعَلَّمَ نَاسِخَهُ اِنْ كَانَ مَنْسُوْخًا وَتَعَلُّمُ ذٰلِكَ سَهْلٌ جِدًّا بِسُؤَالِ الْعُلَمَاءِ الْعَارِفِيْنَ بِهِ، وَمُرَاجَعَةِ كُتُبِ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ الْمُعْتَدِّ بِهَا فِيْ ذٰلِكَ وَالصَّحَابَةُ كَانُوْا فِي الْعَصْرِ الْاَوَّلِ يَتَعَلَّمُ اَحَدُهُمْ اٰيَةً فَيَعْمَلُ بِهَا، وَحَدِيْثًا فَيَعْمَلُ بِهِ، وَلَا يَمْتَنِعُ مِنَ الْعَمَلِ بِذٰلِكَ حَتّٰى يُحَصِّلَ رُتْبَةَ الْاِجْتِهَادِ الْمُطْلَقِ.

وَرُبَمَا عَمِلَ الْاِنْسَانُ بِمَا عَلِمَ فَعَلَّمَهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ، كَمَا يُشِيْرُ لَهُ

اوراس طرح کے دیگر بہت سے دلائل ہیں جنہیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

تو ان تمام نصوص کو صرف مخصوص مجتہدین کے ساتھ خاص کرنا اور قرآن وسنت کی ہدایت کے ساتھ فائدہ اٹھانے کو غیر مجتہدین پر مکمل طور پر حرام قرار دینا، اللہ کی کتاب اوراس کے رسول ﷺ کی سنت سے دلیل کا محتاج ہے۔

چوتھا: غیر مجتہد جب قرآن کی آیات یا نبی کریم ﷺ کی کچھ احادیث سیکھتا ہے تاکہ ان پر عمل کرے تو وہ عام یا مطلق نص کو سیکھے گا اور اگر ان کی تخصیص اور تقیید کی گئی ہے تو وہ اس کے ساتھ ساتھ اس کو خاص کرنے والی اور مقید کرنے والی نص کو بھی سیکھے گا، اگر وہ منسوخ ہے تو اس کے ناسخ کو بھی سیکھے گا اور اس کا سیکھنا انتہائی آسان ہے، ان علماء سے سوال کر کے جو اس کو جانتے ہیں اور اس بارے میں قابل اعتماد تفاسیر اور احادیث کی کتابوں کی طرف رجوع کر کے۔ اور پہلے زمانے میں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک آیت بھی سیکھتا تو وہ اس پر عمل کرتا اور ایک حدیث بھی سیکھتا تو اس پر بھی عمل کرتا اور وہ اس پر عمل کرنے سے اس وجہ سے رک نہیں جاتا تھا کہ جب تک مجھے اجتہاد مطلق کا مرتبہ حاصل نہ ہو جائے میں اس وقت تک اس پر عمل نہیں کروں گا۔

اور کبھی انسان جس چیز کا علم حاصل کرتا ہے اس پر عمل بھی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس چیز کا بھی علم دے دیتا ہے جس کو وہ نہیں جانتا ہوتا،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَقَوْلُهُ تَعالٰى: ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ﴾ [البقرة:282]،

قَوْلُهُ تَعالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا﴾

[الأنفال:29]

عَلَى الْقَوْلِ بِاَنَّ الْفُرْقَانَ هُوَ الْعِلْمُ النَّافِعُ الَّذِىْ يُفَرَّقُ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَقَوْلُهُ تَعالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ﴾ [الحديد:28] الآيَةَ.

وَهٰذِهِ التَّقْوٰى الَّتِىْ دَلَّتِ الْاٰيَاتُ عَلَى اَنَّ اللّٰهَ يُعَلِّمُ صَاحِبَهَا بِسَبَبِهَا مَا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ لَا تَزِيْدُ عَلٰى عَمَلِهِ بِمَا عَلِمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ فَهِىَ عَمَلٌ بِبَعْضِ مَا عَلِمَ زَادَهُ اللّٰهُ بِهِ عِلْمَ مَا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ.

فَالْقَوْلُ بِمَنْعِ الْعَمَلِ بِمَا عَلِمَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ حَتّٰى يُحَصِّلَ رُتْبَةَ الْاِجْتِهَادِ الْمُطْلَقِ هُوَ عَيْنُ السَّعْيِ فِىْ حِرْمَانِ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْاِنْتِفَاعِ بِنُوْرِ الْقُرْآنِ، حَتّٰى يُحَصِّلُوْا شَرْطًا

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

جیسا کہ اس کی طرف اللہ تعالیٰ کا یہ قول اشارہ کرتا ہے: ''اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے''۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لیے (حق و باطل میں فرق کرنے کی بڑی قوت پیدا کردے گا''۔

اس قول کی بنا پر کہ فرقان سے مراد وہ مفید علم ہے جس کے ذریعے انسان حق و باطل میں فرق کرسکتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا حصہ دے گا اور تمہارے لیے ایسی روشنی کردے گا جس کے ذریعے تم چلتے رہو گے''۔

اور یہ تقویٰ جس کی آیات دلالت کرتی ہیں کہ اسے اپنانے والے کو اللہ اس کے سبب اس چیز کا علم بھی سکھا دیتے ہیں جسے وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔ اللہ کے احکام میں سے جن چیزوں کو وہ جانتا ہے تقویٰ اس سے زیادہ عمل کا تقاضا نہیں کرتا، تو اس بنا پر اس پر صرف اتنی ہی ذمہ داری ہے کہ وہ صرف اتنے ہی حصے پر عمل کرے جسے وہ جانتا ہے، اللہ اس کے ذریعے اس کو علم میں بڑھا دے گا جس کو وہ نہیں جانتا ہوگا۔

لہذا یہ کہنا کہ جب تک کوئی شخص اجتہاد مطلق کے رتبے کو حاصل نہ کرلے اس وقت تک کتاب وسنت میں سے جس چیز کا اسے علم ہے اس پر عمل کرنا ممنوع ہے، تو یہ تمام مسلمانوں کو قرآن کے نور سے فائدہ حاصل کرنے سے محروم کرنے کی صریح کوشش ہے یہاں تک کہ وہ اس شرط کو حاصل کرلیں

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مَفْقُودًا فِى اعْتِقَادِ الْقَائِلِيْنَ بِذٰلِكَ، وَادِّعَاءُ مِثْلِ هٰذَا عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى كِتَابِهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِهِ هُوَ كَمَا تَرٰى.

فَتَامَّلْ رَحِمَكَ اللّٰهُ كَيْفَ يَسُوْغُ لِمُسْلِمٍ، اَنْ يَّقُوْلَ بِمَنْعِ الْاِهْتِدَاءِ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ ﷺ وَعَدَمِ وُجُوْبِ تَعَلُّمِهِمَا وَالْعَمَلِ بِهِمَا اسْتِغْنَاءً عَنْهُمَا بِكَلَامِ رِجَالٍ غَيْرِ مَعْصُوْمِيْنَ وَلَا خِلَافَ فِىْ اَنَّهُمْ يُخْطِئُوْنَ.

فَاِنْ كَانَ قَصْدُهُمْ اَنَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ لَا حَاجَةَ اِلٰى تَعَلُّمِهِمَا، وَاَنَّهُمَا يُغْنِىْ غَيْرُهُمَا، فَهٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ، وَمُنْكَرٌ مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرٍ.

وَاِنْ كَانَ قَصْدُهُمْ اَنَّ تَعَلُّمَهُمَا صَعْبٌ لَّا يُقْدَرُ عَلَيْهِ، فَهُوَ اَيْضًا زَعْمٌ بَاطِلٌ، لِاَنَّ تَعَلُّمَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اَيْسَرُ مِنْ تَعَلُّمِ مَسَائِلِ الْاٰرَاءِ وَالْاِجْتِهَادِ الْمُنْتَشِرَةِ، مَعَ كَوْنِهَا فِىْ غَايَةِ التَّعْقِيْدِ وَالْكَثْرَةِ، وَاللّٰهُ- جَلَّ وَعَلَا - يَقُوْلُ فِىْ سُوْرَةِ الْقَمَرِ مَرَّاتٍ مُتَعَدِّدَةً: ﴿**وَلَقَدْ يَسَّرْنَا**

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

جواس عقیدے کے کہنے والوں کے مطابق ان میں پائی نہیں جارہی، اوراس جیسی چیز کا اللہ پر یا اللہ کی کتاب پر یا رسول اللہ ﷺ کی سنت پر دعویٰ کرنے کی حقیقت وہی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔

اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ غور کریں کہ ایک مسلمان کے لیے کس طرح جائز ہوسکتا ہے کہ وہ کتاب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سنت سے ہدایت حاصل کرنے سے روک دے، اور قرآن وسنت سے بے نیاز ہوتے ہوئے یہ کہہ دے کہ ان کا علم حاصل کرنا اور ان پر عمل کرنا واجب نہیں ہے، اور ایسے لوگوں کے کلام کو اہمیت دے جو معصوم بھی نہیں ہیں اور اس میں کوئی اختلاف بھی نہیں ہے کہ ان سے غلطیاں ہوتی ہیں۔

پس اگر ان کا مقصد یہ ہے کہ قرآن وسنت کا علم حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور قرآن وسنت کے علاوہ کوئی ایسا ہے جو ان کے سیکھنے سے بے نیاز کرسکتا ہے، تو یہ کہنا بہت بڑا بہتان ہے اور یہ ایک منکر قول اور جھوٹی بات ہے۔

اور اگر ان کا مقصد یہ ہے کہ ان کا علم حاصل کرنا اور سیکھنا مشکل ہے اس پر قدرت حاصل نہیں کی جاسکتی، تو یہ دعویٰ بھی باطل ہے،

کیونکہ قرآن وسنت کا سیکھنا وسیع پیمانے پر پھیلے ہوئے نظریات کے سیکھنے سے زیادہ آسان ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ نظریات بہت پیچیدہ اور کثرت سے ہیں، اور اللہ جل وعلا سورۃ القمر میں کئی مرتبہ فرماتا ہے:

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ [القمر:17] وَيَقُوْلُ تَعالٰى فِى الدُّخَانِ:

﴿فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ﴾ [الدخان:58] وَيَقُوْلُ فِى مَرْيَمَ: ﴿فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا﴾. [مريم:97]

فَهُوَ كِتَابٌ مُيَسَّرٌ بِتَيْسِيرِ اللّٰهِ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِلْعَمَلِ بِهِ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ:

﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ فِىْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ﴾ [العنكبوت:49]

وَيَقُوْلُ ﴿وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾. [الاعراف:52] فَلَا شَكَّ اَنَّ الَّذِى يَتَبَاعَدُ عَنْ هُدَاهُ يُحَاوِلُ التَّبَاعُدَ عَنْ هُدَى اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ.

وَلَا شَكَّ اَنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ هُوَ النُّوْرُ الَّذِى اَنْزَلَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَرْضِهِ، لِيُسْتَضَاءَ بِهِ،فَيُعْلَمَ فِى ضَوْئِهِ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ، وَالْحَسَنُ مِنَ الْقَبِيْحِ وَالنَّافِعُ مِنَ الضَّارِّ، وَالرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا﴾. [النساء:174]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

’’اور بلاشبہ یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا، تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟‘‘

اور سورۃ الدخان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’پس حقیقت یہی ہے کہ ہم نے اسے آپ کی زبان میں آسان کر دیا‘‘۔

اور سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’پس بے شک ہم نے اسے آپ کی زبان میں آسان کر دیا ہے، تاکہ آپ متقی لوگوں کو اس کے ذریعے خوش خبری دیں اور ان لوگوں کو ڈرائیں جو سخت جھگڑالو ہیں‘‘۔

تو یہ کتاب اللہ نے اس شخص کے لیے آسان بنائی ہے جس کو اللہ نے اس پر عمل کرنے کی توفیق دی، اور اللہ فرماتا ہے: ’’بلکہ یہ تو واضح آیات ہیں ان لوگوں کے سینوں میں جنہیں علم دیا گیا ہے‘‘۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’اور بلاشبہ یقیناً ہم ان کے پاس ایسی کتاب لائے ہیں جسے ہم نے علم کی بنا پر خوب کھول کر بیان کیا ہے، ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت بنا کر جو ایمان رکھتے ہیں‘‘۔ تو کوئی شک نہیں کہ جو اپنی ہدایت سے خود دوری اختیار کرتا ہے وہ اللہ کی ہدایت اور اس کی رحمت سے دور رہنے کی کوشش کر رہا ہے۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قرآن عظیم وہ نور ہے جسے کو اللہ نے اپنی زمین پر اتارا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے روشن ہو، پھر اس کی روشنی میں حق کو باطل سے، اور اچھے کو برے سے، اور مفید کو نقصان دہ سے، اور ہدایت کو گمراہی سے معلوم کر لیا جائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’اے لوگو! بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک واضح نور نازل کیا ہے‘‘۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾. [المائدۃ:15،16]

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا﴾ [الشوری:52]

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا﴾ [التغابن:8]

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾. [الاعراف:157]

وَبِهٰذَا تَعْلَمُ.اَيُّهَا الْمُسْلِمُ الْمُنْصِفُ- اَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْكَ الْجِدُّ وَالْاِجْتِهَادُ فِيْ تَعَلُّمِ كِتَابِ اللّٰهِ، وَسُنَّةِ رَسُوْلِهِ ﷺ بِالْوَسَائِلِ النَّافِعَةِ الْمُنْتِجَةِ، وَالْعَمَلُ بِكُلِّ مَا عَلَّمَكَ اللّٰهُ مِنْهُمَا عِلْمًا صَحِيْحًا.

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی اور واضح کتاب آئی ہے۔ جس کے ساتھ اللہ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیچھے چلیں، سلامتی کے راستوں کی ہدایت دیتا ہے اور انہیں اپنے حکم سے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے اور انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے''۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے ایک روح کی وحی کی، آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا ہے اور لیکن ہم نے اسے ایک ایسی روشنی بنا دیا ہے جس کے ساتھ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں راہ دکھاتے ہیں''۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''سو تم اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا''۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''سو وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اسے قوت دی اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں''۔

اور اے عادل مسلمان! اس سے جان لو کہ آپ پر مفید اور نتیجہ خیز ذرائع کے ساتھ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کو سیکھنے میں محنت اور کوشش کرنا لازم ہے، اور جو کچھ اللہ نے آپ کو صحیح علم کے طور پر جو کچھ بھی سکھایا ہے اس پر عمل کرنا لازم ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَلْتَعْلَمْ اَنَّ تَعَلُّمَ كِتَابِ اللّٰهِ، وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فِیْ هٰذَا الزَّمَانِ اَيْسَرُ مِنْهُ بِكَثِيْرٍ فِی الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی، لِسُهُوْلَةِ مَعْرِفَةِ جَمِيْعِ مَا يَتَعَلَّقُ بِذٰلِكَ، مِنْ نَّاسِخٍ وَمَنْسُوْخٍ وَعَامٍّ وَخَاصٍّ، وَمُطْلَقٍ وَمُقَيَّدٍ، وَمُجْمَلٍ وَمُبَيَّنٍ وَاَحْوَالِ الرِّجَالِ مِنْ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ، وَالتَّمْيِيْزِ بَيْنَ الصَّحِيْحِ وَالضَّعِيْفِ؛ لِاَنَّ الْجَمِيْعَ ضُبِطَ وَاُتْقِنَ وَ دُوِّنَ، فَالْجَمِيْعُ سَهْلَ التَّنَاوُلَ الْيَوْمَ.

فَكُلُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ قَدْ عُلِمَ مَا جَاءَ فِيْهَا مِنَ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَ كِبَارِ الْمُفَسِّرِيْنَ، وَجَمِيْعُ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ عَنْهُ ﷺ حُفِظَتْ وَدُوِّنَتْ، وَعُلِمَتْ اَحْوَالُ مُتُوْنِهَا وَاَسَانِيْدِهَا، وَمَا يَتَطَرَّقُ اِلَيْهَا مِنَ الْعِلَلِ وَالضَّعْفِ.

فَجَمِيْعُ الشُّرُوْطِ الَّتِی اشْتَرَطُوْهَا فِی الْاِجْتِهَادِ يَسْهُلُ تَحْصِيْلُهَا جِدًّا عَلٰی كُلِّ مَنْ رَزَقَهُ اللّٰهُ فَهْمًا وَعِلْمًا، وَالنَّاسِخُ وَالْمَنْسُوْخُ،

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ موجودہ دور میں کتاب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کا علم حاصل کرنا پچھلے زمانے کی نسبت زیادہ آسان ہو گیا ہے، متعلقہ تمام علوم کی بسہولت پہچان (معرفت) کی وجہ سے، ناسخ و منسوخ، عام اور خاص، مطلق و مقید، مجمل و مبیّن، روایت حدیث میں راویوں کے حالات، صحیح و ضعیف میں تمیز کرنے میں۔ کیونکہ ان سب کو کامل ضبط تحریر میں لا کر محفوظ کر لیا گیا ہے۔ تو فی زمانہ ان سب نے ان کا حصول آسان بنا دیا ہے۔

تو اللہ کی کتاب میں سے ہر آیت کے متعلق نبی کریم ﷺ سے جو کچھ وارد ہوا ہے اُسے معلوم کر لیا گیا ہے، پھر صحابہؓ و تابعین اور کبار مفسرین کی طرف سے جو کچھ آیات کے بارے میں وارد ہوا ہے اس کو معلوم کر لیا گیا ہے اور تمام احادیث جو آپ ﷺ سے وارد ہوئی ہیں ان کو محفوظ کر کے ضبط تحریر میں لایا گیا ہے۔ اور ان کے متون اور سندوں کے احوال کو اور ان میں جو بھی علتیں اور ضعف ہے ان کو بھی معلوم کر لیا گیا ہے۔

تو وہ تمام شرائط جو انہوں نے اجتہاد میں لگائی ہیں ان کو حاصل کرنا ہر اس آدمی کے لیے جس کو اللہ نے فہم اور علم عطا کیا ہے انتہائی آسان ہو چکا ہے، اور آج کے زمانے میں ناسخ و منسوخ،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَالْـخَـاصُّ وَالْـعَـامُّ، وَالْمُطْلَقُ وَالْمُقَيَّدُ، وَنَحْوُ ذٰلِكَ تَسْهُلُ مَعْرِفَتُهُ الْيَوْمَ عَلٰى كُلِّ نَاظِرٍ فِى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مِمَّنْ رَزَقَهُ اللّٰهُ فَهْمًا وَوَفَّقَهُ لِتَعَلُّمِ كِتَابِ اللّٰهِ،وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ. [اضواء البيان فى ايضاح القرآن بالقرآن، الشنقيطى بتصرف،ج:7، ص:264]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

خاص اور عام، مطلق اور مقید اور اسی طرح کے دیگر مسائل کا جاننا، تا کہ ہر اس آدمی کے لیے آسان ہو چکا ہے جو کتاب وسنت میں غور کرنے والا ہے اس فہم اور توفیق سے جو اللہ نے اُسے عطا کیا ہے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کا علم سیکھے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

مُلَخَّصُ الْمَسْاَلَةِ الثَّالِثَةِ

1) شَكْوَى النَّبِيِّ ﷺ اِلٰى رَبِّهِ هَجرَ الْقُرْآنِ.

2) تَوْبِيْخُ اللّٰهِ لِمَنْ اَعْرَضَ عَنْ تَدَبُّرِ الْقُرْآنِ.

3) بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ نَمُوْذَجٌ لِلتَّوْبِيْخ.

4) شُبْهَةٌ سَوَّغَتْ هَجْرَ تَدَبُّرِ الْقُرْآنِ وَالرَّدُّ عَلَيْهَا.

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

تیسرے مسئلے کا خلاصہ

1۔ نبی کریم ﷺ کا اپنے رب سے اس بات کا شکوہ کرنا کہ ان کی امت نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔

2۔اللہ کا ایسے لوگوں کو ڈانٹنا جو قرآن میں غور وفکر سے اعراض کرتے ہیں۔

3۔بنی اسرائیل زجر وتوبیخ کے لیے نمونہ ہیں۔

4۔اُس شبے کا رد جس نے قرآن میں غور وفکر کو چھوڑنے کو جائز قرار دیا۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اَلْمَسْاَلَةُ الرَّابِعَةُ: اَحْوَالُ قُرَّاءِ الْقُرْآنِ

بَيَّنَ النَّبِیُّ ﷺ اَحْوَالَ قُرَّاءِ الْقُرْآنِ، وَاَنَّ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنَ وَالْمُنَافِقَ وَالْفَاجِرَ.

عَنْ بَشِيرِ بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو الْخَوْلَانِیِّ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاسَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((... **وَيَقْرَاُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ وَ مُنَافِقٌ وَ فَاجِرٌ**)).

قَالَ بَشِيْرٌ: فَقُلْتُ لِلْوَلِيْدِ: مَا هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ؟ قَالَ: الْمُنَافِقُ كَافِرٌ بِهٖ، وَالْفَاجِرُ يَتَاَكَّلُ بِهٖ، وَالْمُؤْمِنُ يُؤْمِنُ بِهٖ. [المستدرك للحاكم: 3468] صحيح

قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ: اِنَّ قِرَاءَةَ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ لَا تَرْتَفِعُ اِلَی اللّٰهِ وَلَا تَزْكُوْ عِنْدَهُ، وَاِنَّمَا يَزْكُوْ عِنْدَهُ مَا اُرِيْدَ بِهٖ وَجْهُهُ وَكَانَ عَلٰی نِيَّةِ التَّقَرُّبِ اِلَيْهِ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

چوتھا مسئلہ: قرآن کے قاریوں کے حالات

نبی کریم ﷺ نے قرآن پڑھنے والوں کے حالات بیان کیے ہیں اوران میں کچھ مومن، کچھ منافق اور کچھ فاجر ہیں۔

بشیر بن ابوعمرو خولانیؒ سے مروی ہے کہ ولید بن قیسؒ نے اُن سے بیان کیا، انہوں نے سیدنا ابوسعید خدریؓ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:... اور قرآن کی قراءت تین طرح کے لوگ کرتے ہیں: مومن اور منافق اور فاجر۔

بشیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے ولیدؒ سے پوچھا کہ یہ تین لوگ کس طرح سے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ منافق تو اس کا انکار کرنے والا ہوتا ہے، اور فاجر اس کے ذریعے کھاتا ہے اور مومن اس پر ایمان رکھتا ہے۔

ابن بطالؒ کہتے ہیں کہ فاجر اور منافق کی قراءت اللہ کی طرف بلند نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے ہاں قبولیت کا درجہ پاتی ہے۔ اس کے پاس صرف وہی قراءت قبولیت کا درجہ حاصل کرتی ہے جس کے ذریعے اس کا چہرہ چاہا جائے اور اس کے ذریعے اس کا قرب پانے کی نیت کی جائے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

وَقَالَ ﷺ:((**اَكْثَرُ مُنَافِقِیْ اُمَّتِیْ قُرَّاؤُهَا**)) . [مسند احمد: 6634]

وَقَدْ خَافَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی اُمَّتِهٖ مِنْ هٰؤُلَاءِ بِقَوْلِهٖ: ((**اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِیْمِ اللِّسَانِ**)) . [مسند احمد:143] اَیْ كَثِیْرُ عِلْمِ اللِّسَانِ، جَاهِلُ الْقَلْبِ وَالْعَمَلِ، اتَّخَذَ الْعِلْمَ حِرْفَةً یَتَاَكَّلُ بِهَا، ذَاهِبِیَةٍ وَاُبَّهَةٍ یَتَعَزَّزُ وَیَتَعَاظَمُ بِهَا، یَدْعُو النَّاسَ اِلَی اللّٰهِ وَیَفِرُّ هُوَ مِنْهُ، وَیَسْتَقْبِحُ عَیْبَ غَیْرِهٖ وَ یَفْعَلُ مَا هُوَ اَقْبَحُ مِنْهُ، وَیُظْهِرُ لِلنَّاسِ التَّنَسُّكَ وَالتَّعَبُّدَ، وَیُسَارِرُ رَبَّهٗ بِالْعَظَائِمِ، اِذَا خَلَا بِهٖ ذِئْبٌ مِنَ الذِّئَابِ، لٰكِنْ عَلَیْهِ ثِیَابٌ، فَهٰذَا هُوَ الَّذِیْ حَذَّرَ مِنْهُ الشَّارِعُ هُنَا حَذْرًا مِنْ اَنْ یَخْطِفَكَ بِحَلَاوَةِ لِسَانِهٖ، وَیُحْرِقَكَ بِنَارِ عِصْیَانِهٖ، وَیَقْتُلَكَ بِنَتَنِ بَاطِنِهٖ وَجَنَائِهٖ . [فیض القدیر، ج:2، ص:419]

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((**مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ، وَرِیْحُهَا طَیِّبٌ**.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے زیادہ تر منافق قراء ہیں''۔

اور نبی کریم ﷺ اپنی امت پر ان منافقین کا خوف رکھتے تھے، جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''مجھے اپنی امت کے متعلق سب سے زیادہ خطرہ اس منافق سے ہے جو زبان دان ہو''۔ یعنی زبان کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے، دل اور عمل کے لحاظ سے جاہل ہے۔ وہ علم کو ایک پیشہ بنالیتا ہے جس کے ذریعے وہ (دنیا کا مال) کھاتا ہے، وہ ہیبت اور وقار والا ہے، وہ اس کے ساتھ معزز اور بڑا بنتا ہے۔ وہ لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے لیکن خود اس راستے سے بھاگتا ہے۔ اور وہ دوسرے کے عیبوں کو برا جانتا ہے اور خود ایسے کام کرتا ہے جو اس سے بھی برے ہوتے ہیں، وہ لوگوں کے لیے عبادت کو ظاہر کرتا ہے لیکن تنہائی میں اپنے رب کی بڑی بڑی نافرمانیاں کرتا ہے، جب وہ تنہا ہوتا ہے تو بھیڑیوں میں سے ایک بھیڑیا ہوتا ہے لیکن اس نے لباس پہنا ہوا ہے۔ تو یہی وہ شخص ہے جس سے شارع نے ہمیں ڈرایا ہے کہ کہیں وہ اپنی زبان کی مٹھاس کے ساتھ آپ کو اغوا نہ کرلے اور اپنی نافرمانیوں کی آگ کے ساتھ آپ کو جلا نہ دے اور کہیں وہ آپ کو اپنے باطن اور دل کی بدبو کے ساتھ ہلاک نہ کردے۔

اور سیدنا ابو موسیٰ اشعریؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مومن جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال سنگترے جیسی ہے جس کا ذائقہ بھی لذیذ اور اس کی خوشبو بھی بہترین ہوتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِى لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِى يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِى لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ، وَلَا رِيحَ لَهَا)) [سنن ابن ماجه:214]

قَالَ السِّنْدِىُّ: "**(طَعْمُهَا طَيِّبٌ)**: فِيهِ تَشْبِيهُ الْاِيمَانِ بِالطَّعْمِ الطَّيِّبِ لِكَوْنِهِ خَيْرًا بَاطِنِيًّا لَا يَظْهَرُ لِكُلِّ اَحَدٍ وَالْقُرْآنِ بِالرِّيحِ الطَّيِّبِ يَنْتَفِعُ بِسَمَاعِهِ كُلُّ اَحَدٍ وَ يَظْهَرُ سَمْحًا لِكُلِّ سَامِعٍ". [حاشية السندى على سنن ابن ماجه، ج:1، ص:93]

قَالَ الْمُنَاوِىُّ: (وَطَعْمُهَا مُرٌّ): "لِاَنَّ النِّفَاقَ كُفْرُ الْبَاطِنِ، وَالْحَلَاوَةُ اِنَّمَا هِىَ الْاِيمَانُ، فَشَبَّهَهُ بِالرَّيْحَانَةِ لِكَوْنِهِ لَمْ يَنْتَفِعْ بِبَرَكَةِ الْقُرْآنِ، وَلَمْ يَفُزْ بِحَلَاوَةِ اَجْرِهِ، **فَلَمْ يُجَاوِزِ الطَّيِّبُ مَوْضِعَ الصَّوْتِ وَهُوَ الْحَلْقُ، وَلَا اتَّصَلَ بِالْقَلْبِ**". [المناوي، فيض القدير، ج:5، ص:513]

وَهٰذِهِ الْحَقِيقَةُ قَدْ بَيَّنَهَا الرَّسُولُ ﷺ فِى حَدِيثِ اَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِىِّ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور وہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور جیسی ہے جس کا ذائقہ تو اچھا لیکن اس میں خوشبو نہیں۔ اور وہ منافق جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال گل ریحان جیسی ہے اس کی خوشبو اچھی ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہے۔ اور وہ منافق جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن (کڑوا پھل) جیسی ہے جس کا ذائقہ کڑوا اور اس میں خوشبو بھی نہیں ہے۔

سندیؒ ((طَعْمُهَا طَيِّبٌ)) کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس حدیث میں ایمان کو اچھے اور لذیذ ذائقے سے تشبیہ دی گئی ہے اُس کی باطنی خیر و بھلائی کی وجہ سے جو ہر ایک کے لیے ظاہر نہیں ہوتی، اور قرآن کو پاکیزہ خوشبو کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے ہر ایک اس کی سماعت سے مستفید ہوتا ہے اور جو ہر سننے والے کو بھلی لگتی ہے۔

مناویؒ ((وَطَعْمُهَا مُرٌّ)) کے بارے میں کہتے ہیں کہ نفاق کیونکہ باطن کا کفر ہوتا ہے اور لذت تو ایمان سے ہوتی ہے، لہذا اس کو گل ریحان کے ساتھ تشبیہ دی ہے کیونکہ منافق نے قرآن کی برکت سے فائدہ نہیں اٹھایا اور نہ ہی اس کے اجر کی لذت اور شیرینی سے کامیابی حاصل کی اور یہ خوشبو اس کی آواز کے مقام سے آگے نہیں گئی جو کہ حلق ہے اور نہ ہی دل سے ملی۔

اور سیدنا ابو سعید خدریؓ سے مروی حدیث میں اس حقیقت کو رسول ﷺ نے بیان کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ:((یَخْرُجُ فِیْکُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَکُمْ مَعَ صَلَاتِہِمْ وَصِیَامَکُمْ مَعَ صِیَامِہِمْ وَعَمَلَکُمْ مَعَ عَمَلِہِمْ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَہُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یَنْظُرُ فِی النَّصْلِ فَلَا یَرٰی شَیْئًا وَیَنْظُرُ فِی الْقِدْحِ فَلَا یَرٰی شَیْئًا وَ یَنْظُرُ فِی الرِّیْشِ فَلَا یَرٰی شَیْئًا وَیَتَمَارٰی فِی الْفُوْقِ)).[صحیح البخاری:5058]

قَالَ الْقَاضِی عَیَّاضٌ فِیْ قَوْلِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم (لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَہُمْ):" فِیْہِ تَاْوِیْلَانِ:

اَحَدُہُمَا: مَعْنَاہُ لَا تَفْقَہُہٗ قُلُوْبُہُمْ وَلَا یَنْتَفِعُوْنَ بِمَا تَلَوْا مِنْہُ وَلَا لَہُمْ حَظٌّ سِوٰی تِلَاوَۃِ الْفَمِ وَالْحَنْجَرَۃِ وَالْحَلْقِ اِذْ بِہِمَا تَقْطِیْعُ الْحُرُوْفِ.

وَالثَّانِی: مَعْنَاہُ لَا یَصْعَدُ لَہُمْ عَمَلٌ وَلَا تِلَاوَۃٌ وَلَا تُتَقَبَّلُ.[السندی کفایۃ الحاجۃ فی سنن ابن ماجہ]

اِنَّ ھٰؤُلَاءِ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ بَغْتَۃً کَخُرُوْجِ السَّہْمِ اِذَا رَمَاہُ رَامٍ

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

''تم میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں حقیر خیال کرو گے۔ تمہیں اپنے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں اور اپنے اعمال ان کے اعمال کے مقابلے میں معمولی نظر آئیں گے۔ وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کرتے ہوئے نکل جاتا ہے۔ شکاری پیکان کو دیکھتا ہے تو اس میں کچھ نہیں پاتا۔ وہ تیر کو دیکھتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہیں پاتا۔ وہ (تیر کے) پر کو دیکھتا ہے تو کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ اور وہ سوفار (چٹکی) میں شک کرتا ہے (کہ شاید اس میں کوئی چیز ہو)۔

قاضی عیاضؒ آپ ﷺ کے فرمان (لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ) ''قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا'' کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس کے دو معنی ہیں:

پہلا: اس کا مطلب ہے کہ ان کے دل اس کو نہیں سمجھتے اور جو کچھ وہ تلاوت کرتے ہیں اس سے وہ کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتے، اور ان کا تلاوت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا سوائے منہ، گلا اور حلق سے حروف کے نکلنے کے جو ان حروف کو الگ الگ کرنے کے مقامات ہیں۔

اور دوسرا: اس کا مطلب ہے ان کا کوئی عمل اور تلاوت اوپر نہیں چڑھتی اور نہ ہی قبول کی جاتی ہے۔

یہ لوگ اسلام سے اچانک ہی نکل جاتے ہیں، تیر کے نکلنے کی طرح کہ جب مضبوط بازوؤں والا تیر کو پھینکتا ہے

قَـوِیُّ السَّـاعِـدِ، فَـاَصَـابَ مَـا رَمَاهُ، فَنَفَذَ مِنْهُ بِسُرْعَةٍ، بِحَيْثُ لَا يَتَعَلَّقُ بِالسَّهْمِ وَلَا بِشَیْءٍ مِنْهُ مِنَ الْمَرْمِیِّ شَیْءٌ، فَاِذَا الْتَمَسَ الرَّامِیُ سَهْمَهُ، لَمْ يَجِدْهُ عَلِقَ بِشَیْءٍ مِنَ الدَّمِ وَلَا غَيْرِهِ [تنویر الهولك، نقلا من هجر القرآن العظیم انواعه و احکام، محمود الدوسری]

"قَدْ يَقُولُ قَائِلٌ: كَيْفَ يَكُونُ قَارِیءٌ لِلْقُرْآنِ مُنَافِقٌ وَفَاجِرٌ وَمُرْتَكِبٌ لِلْمَعَاصِیْ؟

اَلْـجَـوَابُ:هٰؤُلَاءِ الْـحُفَّاظُ الْفَسَقَةُ لَمْ يَعْرِفُوا قِيْمَةَ مَا تَحَمَّلُوْهُ مِنْ كِتَـابِ اللّٰهِ، فَحَالُهُمْ وَبَالٌ عَلَيْهِمْ وَفِتْنَةٌ لِغَيْرِهِمْ، وَهُمْ مُسْتَدْرَجُوْنَ بِهٰذَا الْـحِـفْظِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ، وَلَا يَكُوْنُ فِی حِفْظِهِمْ نَفْعٌ وَلَا بَـرَكَةٌ غَـالِبًـا، وَلَـوْ اَنَّهُـمْ عَـظَّمُوا الْقُرْآنَ الَّذِیْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ لَا نْـكَسَرُوْا اِخْبَـاتًا وَ خُشُـوْعًـا وَ خَـوْفًـا وَ مُسَارَعَةً لِمَرْضَاةِ رَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی". [انظر معشد الحیران الی طرق حفظ القرآن، ص: 48]

وَمَا اَحْسَنَ مَا قَالَهُ التَّابِعِیُّ الْجَلِيْلُ مَالِكُ بْنُ دِيْنَار -رَحِمَهُ اللّٰهُ-:

تو یہ تیر اس چیز پر جا کر لگتا ہے جس کی طرف تیر پھینکا ہوتا ہے،تو وہ تیر اس تیزی سے آر پار ہو جاتا ہے اور تیر کو شکار میں سے کوئی بھی چیز نہیں لگتی، پھر جب تیر پھینکنے والا اپنے تیر کو تلاش کرتا ہے تو وہ اس کے ساتھ کوئی خون یا اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں پاتا ہے۔

تحقیق ایک کہنے والا کہتا ہے کہ منافق اور فاجر اور گناہوں کا ارتکاب کرنے والا قاری قرآن کیسے ہوسکتا ہے؟

جواب: ان فاسق حفاظ نے اللہ کی کتاب میں سے جس چیز کو اپنے ذمے اٹھایا ہے وہ اس کی قدر و قیمت کو نہیں پہچانتے۔ تو ان کی حالت ان کے اپنے لیے وبال ہے اور دوسروں کے لیے فتنہ کا سبب ہے، اور اس حفظ کی وجہ سے ان کو درجہ بہ درجہ ایسی جگہ سے پکڑا جائے گا جہاں سے وہ شعور بھی نہ رکھتے ہوں گے۔ اور اکثر ان کے حفظ میں نہ تو کوئی فائدہ ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی برکت ہوتی ہے۔ اور اگر وہ قرآن کی تعظیم کرتے جو ان کے سینوں میں ہے تو عاجزی، خشوع، خوف اور اپنے رب تبارک وتعالی کی رضا کو جلدی حاصل کرنے کے لیے انکساری اختیار نہیں کرتے۔

اور ایک جلیل القدر تابعی مالک بن دینارؒ نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

”اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا طَـلَبَ الْعِلْمَ لِلْعَمَلِ كَسَرَهُ عِلْمُهُ، وَاِذَا طَلَبَهُ لِغَيْرِ ذٰلِكَ اِزْدَادَ بِهِ فُجُوْرًا اَوْ فَخْرًا“.

[شعب الایمان للبیھقي، ج:2،1827،وانظر حلیة الاولیاء، ج:2،ص:372،تاریخ الاسلام،اقتضاء العلم العمل]

وَلَا اَجِـدُ لِحَالِ هٰؤُلَاءِ مَثَلًا، اِلَّا مَا قَالَهُ ”مُحَمَّدُ بْنُ السَّمَّاكِ رَحِمَهُ اللّٰـهُ: كَـمْ مِنْ مُذَكِّرٍ بِاللّٰهِ نَاسٍ لِلّٰهِ، وَكَمْ مِنْ مُخَوِّفٍ بِاللّٰهِ جَرِیْءٍ عَـلَـی اللّٰهِ، وَكَمْ مِنْ دَاعٍ اِلَی اللّٰهِ فَارٌّ مِنَ اللّٰهِ، وَكَمْ مِنْ تَالٍ كِتَابَ اللّٰهِ مُنْسَلِخٌ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ“. [شعب الایمان للبیهقی، ج:2،1916]

☆ اَمَّا حَالُ الْمُؤْمِنِ مَعَ الْقُرْآنِ فَهِیَ كَمَا وَصَفَ الْاٰجُرِیُّ:

”یَتَصَفَّحُ الْقُرْآنَ لِیُؤَدِّبَ بِهِ نَفْسَهُ، وَلَا یَرْضٰی مِنْ نَفْسِهِ اَنْ یُّؤَدِّیَ مَا فَـرَضَ اللّٰـهُ عَـزَّوَجَلَّ عَلَیْهِ بِجَهْلٍ، قَدْ جَعَلَ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ دَلِیْلَهُ اِلٰی كُلِّ خَیْرٍ“۔

اِذَا دَرَسَ الْقُرْآنَ فَبِحُضُوْرِ فَهْمٍ وَعَقْلٍ، هِمَّتُهُ اِیْقَاعُ الْفَهْمِ لِمَا اَلْزَمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنِ اتِّبَاعِ مَا اَمَرَ، وَالْاِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰی، لَیْسَ هِمَّتُهُ مَتٰی

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

کہ جب بندہ علم کو عمل کرنے کے لیے حاصل کرتا ہے تو اس کا علم اس میں انکساری پیدا کر دیتا ہے اور جب وہ اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے علم حاصل کرتا ہے تو وہ نافرمانی اور فخر میں زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

ان لوگوں کی مجھے کوئی مثال نہیں مل سکتی سوائے اس کے جو محمد بن سماکؒ نے بیان کی کہ کتنے ہی اللہ کی یاد دلانے والے اللہ کو بھول جانے والے ہیں اور کتنے ہی اللہ کا خوف دلانے والے اللہ کے خلاف جسارت کرتے ہیں اور کتنے ہی اللہ کی طرف دعوت دینے والے خود اللہ سے دور بھاگتے ہیں، اور کتنے ہی اللہ کی کتاب کی تلاوت کرنے والے اللہ کی آیات سے نکل جانے والے ہیں۔

• جہاں تک قرآن کے ساتھ مومن کا حال ہے تو اس کا وصف آجری نے بیان کیا ہے:

وہ قرآن پر غور کرتا ہے تا کہ اس سے اپنے نفس کو ادب سکھا سکے۔ اور اس کا نفس اس سے راضی نہیں ہوتا کہ جو اللہ عزوجل نے اس پر فرض کیا ہے وہ اس کی ادائیگی جہالت کے ساتھ کرے بلکہ اس نے ہر بھلائی کے لیے علم اور فقہ کو اپنی دلیل بنایا ہوا ہے۔

جب وہ قرآن پڑھتا ہے تو فہم و عقل کو حاضر کر کے پڑھتا ہے، اس کا پورا عزم و ارادہ ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اس پر جو چیز لازم ٹھہرائی ہے وہ اس کے لیے اپنے فہم و عقل کو حاضر کر کے، اس کی پیروی کرے اور اللہ نے جس چیز سے روکا ہے اس سے رک جائے

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اَخْتِمُ السُّوْرَةَ، هِمَّتُهُ مَتٰى اسْتَغْنِی بِاللّٰهِ عَنْ غَیْرِهٖ، مَتٰى اَکُوْنُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ، مَتٰى اَکُوْنُ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ، مَتٰى اَکُوْنُ مِنَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ، مَتٰى اَکُوْنُ مِنَ الْخَاشِعِیْنَ، مَتٰى اَکُوْنُ مِنَ الصَّابِرِیْنَ، مَتٰى اَکُوْنُ مِنَ الصَّادِقِیْنَ، مَتٰى اَکُوْنُ مِنَ الْخَائِفِیْنَ، مَتٰى اَکُوْنُ مِنَ الرَّاجِیْنَ؟

مَتٰى اَزْهَدُ فِی الدُّنْیَا، مَتٰى اَرْغَبُ فِی الْاٰخِرَةِ، مَتٰى اَتُوْبُ مِنَ الذُّنُوْبِ، مَتٰى اَعْرِفُ النِّعَمَ الْمُتَوَاتِرَةَ، مَتٰى اَشْکُرُ عَلَیْهَا، مَتٰى اَعْقِلُ عَنِ اللّٰهِ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ الْخِطَابَ، مَتٰى اَفْقَهُ مَا اَتْلُوْ، مَتٰى اَغْلِبُ نَفْسِیْ عَلٰى هَوَاهَا، مَتٰى اُجَاهِدُ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَقَّ الْجِهَادِ، مَتٰى اَحْفَظُ لِسَانِیْ، مَتٰى اَغُضُّ طَرْفِیْ، مَتٰى اَحْفَظُ فَرْجِیْ، مَتٰى اَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَقَّ الْحَیَاءِ، مَتٰى اَشْتَغِلُ بِعَیْبِیْ، مَتٰى اُصْلِحُ مَا فَسَدَ مِنْ اَمْرِیْ، مَتٰى اُحَاسِبُ نَفْسِیْ؟

مَتٰى اَتَزَوَّدُ لِیَوْمِ مَعَادِیْ، مَتٰى اَکُوْنُ عَنِ اللّٰهِ رَاضِیًا، مَتٰى اَکُوْنُ بِاللّٰهِ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اس کا یہ ارادہ نہیں ہوتا کہ میں کب سورت ختم کرتا ہوں بلکہ اس کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ کب میں اللہ کے علاوہ دوسروں سے بے نیاز ہوں گا، کب میں متقین میں شمار ہوں گا، کب میں محسنین میں شمار ہوں گا، کب میں توکل کرنے والوں میں شمار ہوں گا، کب میں خشوع کرنے والوں میں شمار ہوں گا، کب میں صبر کرنے والوں میں شمار ہوں گا، کب میں سچ بولنے والوں میں شمار ہوں گا، کب میں ڈرنے والوں میں شمار ہوں گا، اور کب میں رجوع کرنے والوں میں شمار ہوں گا؟ کب میں دنیا سے بے رغبتی وزہد اختیار کروں گا؟ کب میں آخرت میں رغبت کروں گا؟ کب میں گناہوں سے توبہ کروں گا؟ کب میں مسلسل حاصل ہونے والی نعمتوں کو پہچانوں گا؟ کب میں ان نعمتوں کا شکر ادا کروں گا؟ اللہ جو عظیم عظمت والا ہے میں اس کے خطاب کو کب سمجھوں گا؟ جو کچھ بھی میں تلاوت کرتا ہوں میں اس کی سمجھ کب حاصل کروں گا؟ میں اپنے نفس کی خواہشات پر کب غلبہ حاصل کروں گا؟ میں اللہ عزوجل کے راستے میں کب ایسا جہاد کروں گا جس طرح جہاد کرنے کا حق ہے؟ میں اپنی زبان کی حفاظت کب کروں گا؟ میں اپنی نگاہوں کو کب جھکاؤں گا؟ میں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کب کروں گا؟ میں اللہ عزوجل سے کما حقہ حیا کب کروں گا؟ میں اپنے عیوب کو ڈھونڈنے میں کب مشغول ہوں گا؟ میں اپنے بگڑے ہوئے معاملات کی کب اصلاح کروں گا؟ میں اپنے نفس کا محاسبہ کب کروں گا؟

میں کب اپنی آخرت کے لیے زادراہ تیار کروں گا؟ میں اللہ سے کب راضی ہوں گا؟

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَاثِـقًا، مَتٰی اَکُوْنُ بِزَجرِ الْقُرْآنِ مُتَّعِظًا، مَتٰی اَکُوْنُ بِذِکرِہٖ عَنْ ذِکرِ غَیْـرِہٖ مُشْتَـغِلًا، مَتٰـی اُحِـبُّ مَـا اَحَـبَّ، مَتٰی اُبْغِضُ مَا اَبْغَضَ،مَتٰی اَنْصَحُ لِلّٰہِ، مَتٰـی اُخْـلِـصُ لَہٗ عَـمَلِیْ؟ مَتٰی اُقَصِّرُ اَمَلِیْ، مَتٰی اَتَاَھَّبُ لِیَـوْمِ مَـوْتِیْ، وَقَدْ غُیِّبَ عَنِّیْ اَجَلِیْ،مَتٰی اُعَمِّرُ قَبرِیْ، مَتٰی اُفَکِّرُ فِی الْـمَـوْقِفِ وَشِـدَّتِـہٖ، مَتٰـی اُفَـکِّرُ فِیْ خَلْوَتِیْ مَعَ رَبِّی، مَتٰی اُفَکِّرُ فِی الْمُنْقَلَبِ؟!

مَتٰـی اَحْـذَرُ مَـا حَـذَّرَنِیْ مِنْہُ رَبِّی، مِنْ نَّارٍ حَرُّھَا شَدِیْدٌ، وَقَعْرُھَا بَعِیْدٌ، وَغَـمُّھَـا طَـوِیْلٌ، لَا یَمُوْتُ اَھْلُھَا فَیَسْتَرِیْحُوْا، وَلَا تُقَالُ عَثْرَتُھُمْ، وَلَا تُـرْحَمُ عَبْرَتُھُمْ، طَعَامُھُمُ الزَّقُّوْمُ، وَشَرَابُھُمُ الْحَمِیْمُ ﴿**كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَیْرَھَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ**﴾ [النساء:56]

نَـدِمُـوْا حَیْـثُ لَا یَـنْـفَـعُـھُـمُ النَّدَمُ،وَعَضُّوْا عَلَی الْاَیْدِیْ اَسَفًا عَلٰی تَقْصِیْرِھِمْ فِیْ طَاعَةِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، وَرُکُوْبِھِمْ لِمَعَاصِی اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

میں اللہ پر کب بھروسا کرنے والا بنوں گا؟ میں قرآن کی ڈانٹ کے ساتھ کب نصیحت پکڑوں گا؟ میں کب دوسروں کے ذکر سے پھر کر اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں گا؟ میں کب اس سے محبت کروں گا جس سے اللہ نے محبت کی ہے؟ میں کب اس سے نفرت رکھوں گا جس سے اللہ نے نفرت کی ہے؟ میں کب اللہ کی خیر خواہی کروں گا؟ اور میں اپنے عمل کو اللہ کے لیے کب خالص کروں گا؟ میں اپنی آرزوؤں کو کب کم کروں گا؟ میں کب اپنی موت کے دن کی تیاری کروں گا جبکہ میری موت مجھ سے اوجھل کردی گئی ہے؟ میں اپنی قبر کو کب آباد کروں گا؟ میں حشر کے دن کے کھڑے ہونے اور اس کی سختی میں کب غور کروں گا؟ میں اپنے رب کے ساتھ تنہائی میں مناجات کرنے کے بارے میں کب سوچوں گا؟ میں اپنے لوٹنے کی جگہ کے بارے میں کب غور کروں گا؟

میں کب اس چیز سے ڈروں گا جس سے میرے رب نے مجھے ڈرایا ہے؟ اس آگ سے جس کی تپش بہت شدید ہے اور اس کی گہرائی بہت گہری اور جس کا غم بہت طویل ہے، جس میں رہنے والوں کو موت نہیں آئے گی تاکہ وہ سکون پا سکیں، ان کی غلطیوں کو معاف نہیں کیا جائے گا، ان کے آنسوؤں پر ترس نہیں کھایا جائے گا، ان کا کھانا زقوم ہوگا، اور ان کا مشروب کھولتا ہوا گرم پانی ہوگا۔ ''جب بھی ان کی کھالیں گل سڑ جائیں گی ہم انہیں ان کے علاوہ اور کھالیں بدل دیں گے، تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں''۔

وہ اس جگہ پشیمان ہوں گے جہاں ان کو ندامت کوئی فائدہ نہیں دے گی، اور وہ اللہ عزوجل کی اطاعت میں اپنی کوتاہیوں پر اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کا ارتکاب کرنے پر افسوس کرتے ہوئے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مِنْهُمْ قَائِلٌ : ﴿ يٰلَيْتَنِىْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِى ﴾ [الفجر:24] وَقَالَ قَائِلٌ: ﴿قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِo لَعَلِّىْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ﴾ [المؤمنون:100-99]

وَقَالَ قَائِلٌ: ﴿يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا﴾ [الكهف:49] وَقَالَ قَائِلٌ: ﴿ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا﴾ [الفرقان:28] وَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ وَوُجُوْهُمْ تَتَقَلَّبُ فِى اَنْوَاعٍ مِنَ الْعَذَابِ - فَقَالُوا: ﴿يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا﴾ [الاحزاب:66]

فَهٰذِهِ النَّارُ، يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، يَاحَمَلَةَ الْقُرْآنِ، حَذَّرَهَا اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِهِ، فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ﴾ [التحريم:6]، وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ﴾ [ال عمران:131]، وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾. [الحشر:18]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اپنے ہی ہاتھوں کو کاٹ کھائیں گے تو ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا: ”اے کاش! میں نے اپنی زندگی کے لیے آگے بھیجا ہوتا“۔

اور ایک کہنے والا کہے گا: ”اے میرے رب! مجھے واپس بھیج۔تا کہ میں جو کچھ چھوڑ آیا ہوں اس میں کوئی نیک عمل کرلوں“۔

اور ایک کہنے والا کہے گا: ”ہائے ہماری بربادی! کیسی ہے یہ کتاب کہ، نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑتی ہے اور نہ بڑی مگر اس نے اسے شمار کر رکھا ہے“۔

اور ایک کہنے والا کہے گا: ”ہائے میری بربادی! کاش کہ میں فلاں کو دلی دوست نہ بناتا“۔

اور ان میں سے ایک گروہ کے چہروں کو عذاب کی مختلف اقسام میں الٹ پلٹ کیا جائے گا تو وہ کہیں گے:

”اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کا کہنا مانا ہوتا“۔

تو یہ آگ ہے! اے مسلمانوں کی جماعت! اے حاملین قرآن! اللہ نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر اس سے مؤمنوں کو ڈرایا ہے تو اللہ عزوجل نے فرمایا: ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر سخت دل، بہت مضبوط فرشتے مقرر ہیں“۔

ور اللہ عزوجل نے فرمایا: ”اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے“۔

اور اللہ عزوجل نے فرمایا: ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کر رہے ہو“۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ثُـمَّ حَـذَّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ يَّغْفُلُوْا عَمَّا فَرَضَ عَلَيْهِمْ، وَمَا عَهِدَهُ اِلَيْهِمْ، اَنْ لَا يُضَيِّعُوْهُ، وَاَنْ يَّحْفَظُوْا مَا اسْتَرْعَاهُمْ مِنْ حُدُوْدِهٖ، وَلَا يَكُوْنُوْا كَغَيْرِهِمْ مِّمَّنْ فَسَقَ عَنْ اَمْرِهٖ، فَعَذَّبَهٗ بِاَنْوَاعِ الْعَذَابِ.

وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: ﴿**وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ**﴾ [الحشر:19] ثُـمَّ اَعْـلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهٗ لَا يَسْتَوِى اَصْـحَـابُ الـنَّـارِ وَاَصْـحَـابُ الْجَنَّةِ، فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: ﴿**لَا يَسْتَوِىْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ**﴾.

[الحشر:20]

فَالْمُؤْمِنُ الْعَاقِلُ اِذَا تَلَا الْـقُرْآنَ اسْتَعْرَضَهُ، فَكَانَ كَالْمِرْآةِ يَرٰى بِهَا مَاحَسُنَ مِنْ فِعْلِهٖ، وَمَا قَبُحَ فِيْهِ، فَمَا حَذَّرَهُ مَوْلَاهُ حَذِرَهُ، وَمَا خَوَّفَهٗ بِهٖ مِنْ عِقَابِهٖ خَافَهُ، وَمَا رَغَّبَهُ فِيْهِ مَوْلَاهُ رَغِبَ فِيْهِ وَرَجَاهُ.

فَـمَـنْ كَـانَـتْ هٰـذِهٖ صِفَتُهُ، اَوْ مَا قَارَبَ هٰذِهِ الصِّفَةَ، فَقَدْ تَلَاهُ حَقَّ تِلَاوَتِـهٖ، وَرَعَـاهُ حَـقَّ رِعَـايَتِـهٖ، وَكَـانَ لَـهُ الْقُرْآنُ شَاهِدًا، وَشَفِيْعًا،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پھر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس بات سے بھی ڈرایا ہے کہ اس نے جو کچھ بھی ان پر فرض کیا ہے وہ اس سے وہ غافل نہ ہوں اور اللہ نے ان کو جو احکامات دیئے ہیں ان کو وہ ضائع نہ کریں، اور اس کی حدود میں سے جن کی حفاظت کا ان سے مطالبہ کیا گیا ہے وہ ان کی حفاظت کریں، اور وہ دیگر لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جو اللہ کے حکم سے نکل گئے تو اللہ نے ان کو مختلف قسم کے عذاب دیئے۔

اور اللہ عزوجل نے فرمایا: ''اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اس نے انہیں ان کی جانیں بھلوا دیں، یہی لوگ نافرمان ہیں''۔

پھر اللہ نے مومنوں کو بتا دیا کہ آگ والے اور جنت والے برابر نہیں ہو سکتے، پس اللہ عزوجل نے فرمایا: ''آگ والے اور جنت والے برابر نہیں ہیں، جو جنت والے ہیں، وہی دراصل کامیاب ہیں''۔

تو عقل مند مومن جب قرآن کو پڑھتے ہوئے اِن کو پیش نظر رکھتا ہے، تو وہ ایک آئینہ کی مانند ہو جاتا ہے جو قرآن کے ذریعے اپنے افعال دیکھتا ہے کہ ان میں کیا اچھا ہے اور کیا بُرا ہے، تو جس فعل سے اس کے مالک نے اس کو ڈرایا ہے وہ اس سے بچتا ہے۔ اور اپنے جس عذاب سے خوف دلایا ہے وہ اس سے خوف کھاتا ہے، اور جس چیز میں بھی اس کے مالک نے اس کو ترغیب دی ہے وہ اس میں رغبت رکھتا ہے اور اس کی امید کرتا ہے۔

تو جس کی یہ صفت ہو یا جو اس صفت کے قریب ہو تو اس نے قرآن کی تلاوت کا حق ادا کیا، اور اس کی اس طرح حفاظت کی جس طرح اس کی حفاظت کرنے کا حق تھا، تو یہ قرآن اس شخص کے حق میں گواہی دینے والا، اس کی سفارش کرنے والا،

© AL HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَاَنِیۡسًا، وَحِرۡزًا، وَمَنۡ کَانَ هٰذَا وَصُفُهٗ نَفعَ نَفۡسَهٗ، وَنَفعَ اَهُلَهٗ، وَعَادَ عَلٰی وَالِدَیۡهِ، وَعَلٰی وَلَدِهِ کُلُّ خَیۡرٍ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ“.

[مختصراخلاق حملة القرآن للآجري،ج:1، ص:32]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اس کے ساتھ انس کرنے والا اور اس کو تحفظ دینے والا ہوگا اور جس کی یہ صفت ہو اس نے اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچایا، اور اپنے گھر والوں کو بھی فائدہ پہنچایا اور اس طرح سے اس نے اپنے والدین اور اپنی اولاد کو بھی دنیا اور آخرت کی ہر خیر و بھلائی لوٹا دی۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

مُلَخَّصُ الْمَسْأَلَةِ الرَّابِعَةِ

1) بَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْوَالَ الْقُرَّاءِ مَعَ الْقُرْآنِ، وَإِنَّ مِنْهُم الْمُؤْمِنَ وَالْمُنَافِقَ وَالْفَاجِرَ.

2) كَيْفَ يَكُونُ قَارِئُ الْقُرْآنِ مُنَافِقًا أَوْ فَاجِرًا.

3) صِفَةُ الْمُؤْمِنِ مَعَ الْقُرْآنِ.

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

چوتھے مسئلے کا خلاصہ

1۔ نبی کریم ﷺ نے قرآن کے ساتھ قرآن پڑھنے والوں کے حالات بیان کیے ہیں،اور یہ کہ ان میں سے کچھ مومن ہیں اور کچھ منافق ہیں اور کچھ فاجر ہیں۔

2۔ قرآن پڑھنے والا منافق اور فاجر کیسے ہوتا ہے۔

3۔ قرآن کے ساتھ مومن کی صفت کا بیان۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اَلْمَسْاَلَةُ الْخَامِسَةُ: قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَزِيَادَةُ الْاِيْمَانِ

اِنَّ الْفَارِقَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ عِنْدَ سَمَاعِ الْقُرْآنِ هُوَ زِيَادَةُ الْاِيْمَانِ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ فِىْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ: ﴿وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ o وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ﴾. [التوبة:125-124]

فَهٰذَا بَيَانٌ لِحَالِ الْمُنَافِقِيْنَ وَحَالِ الْمُؤْمِنِيْنَ عِنْدَ نُزُوْلِ الْقُرْآنِ، وَتَفَاوُتِ مَا بَيْنَ الْفَرِيْقَيْنِ.

قَالَ اَبُو السَّعُوْدِ: ﴿وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ﴾ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ ﴿فَمِنْهُمْ﴾ اَىْ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ ﴿مَّنْ يَّقُوْلُ﴾ لِاِخْوَانِهِمْ لِيُثَبِّتَهُمْ عَلَى النِّفَاقِ اَوْ لِعَوَامِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَضَعَفَتِهِمْ لِيَصُدَّهُمْ عَنِ الْاِيْمَانِ ﴿اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ﴾ السُّوْرَةُ ﴿اِيْمَانًا﴾.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پانچواں مسئلہ: قرآن کی قراءت سے ایمان کا بڑھ جانا

قرآن کو سننے کے موقع پر مومن اور منافق کے درمیان فرق کرنے والی چیز ''ایمان کا بڑھ جانا'' ہے، اور اللہ تعالیٰ سورۃ التوبہ میں فرماتا ہے: ''اور جب بھی کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اس نے تم میں سے کس کو ایمان میں زیادہ کیا؟ پس جو لوگ ایمان لائے، سو ان کو تو اس نے ایمان میں زیادہ کر دیا اور وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور رہے وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے تو اس نے ان کو ان کی گندگی کے ساتھ اور گندگی میں زیادہ کر دیا اور وہ اس حال میں مرے کہ وہ کافر تھے''۔

تو قرآن کے نزول کے وقت یہ مومنوں اور منافقوں کی حالت اور دونوں گروہوں میں پائے جانے والے فرق کا بیان ہے۔

ابو سعودؒ کہتے ہیں کہ ''اور جب بھی کوئی سورت نازل کی جاتی ہے''۔ قرآن کی سورتوں میں سے، ''تو ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں''۔ یعنی منافقین میں سے، ''جو کہتے ہیں'' اپنے بھائیوں سے تاکہ وہ ان کو نفاق پر جما دیں یا وہ عام مؤمنوں اور ان کے کمزور لوگوں سے کہتے ہیں تاکہ ان کو ایمان سے روک دیں کہ ''تم میں سے کس کو زیادہ کیا اس نے'' یعنی اس سورت نے ''ایمان میں''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

﴿**فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا**﴾ جَوَابٌ مِنۡ جِهَتِهٖ سُبۡحَانَهٗ وَتَحۡقِيۡقٌ لِلۡحَقِّ وَتَعۡيِيۡنٌ لِحَالِهِمۡ عَاجِلًا وَآجِلًا، اَىۡ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ آمَنُوۡا بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَبِمَا جَاءَ مِنۡ عِنۡدِهٖ ﴿**فَزَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا**﴾ بِزِيَادَةِ الۡعِلۡمِ الۡيَقِيۡنِىِّ الۡحَاصِلِ مِنَ التَّدَبُّرِ فِيۡهَا وَالۡوُقُوۡفِ عَلٰى مَا فِيۡهَا مِنَ الۡحَقَائِقِ، وَانۡضِمَامِ اِيۡمَانِهِمۡ بِمَا فِيۡهَا بِاِيۡمَانِهِمُ السَّابِقِ.

﴿**وَّهُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ**﴾ بِنُزُوۡلِهَا وَبِمَا فِيۡهِ مِنَ الۡمَنَافِعِ الدِّيۡنِيَّةِ وَالدُّنۡيَوِيَّةِ. [تفسير أبى السعود:ارشاد العقل السليم الى مزايا الكتاب الكريم،ج:4،ص:113-112]

وَاللّٰهُ يَقُوۡلُ فِىۡ وَصۡفِ اَهۡلِ الۡاِيۡمَانِ: ﴿**اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ وَاِذَا تُلِيَتۡ عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُهٗ زَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ**﴾ [الانفال:2]، **قَالَ الشَّيۡخُ السَّعۡدِىُّ:** "وَوَجۡهُ ذٰلِكَ اَنَّهُمۡ يُلۡقُوۡنَ لَهُ السَّمۡعَ وَيُحۡضِرُوۡنَ قُلُوۡبَهُمۡ لِتَدَبُّرِهٖ، فَعِنۡدَ ذٰلِكَ يَزِيۡدُ اِيۡمَانُهُمۡ؛

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

’’پس جولوگ ایمان لائے‘‘۔ یہ اللہ سبحانہ کی طرف سے یہ جواب ہے اور حق کو ثابت کیا گیا ہے اور ان کی حالت کو دنیا اور آخرت میں متعین کردیا گیا ہے۔یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پراور جو کچھ اس کے پاس سے آیا ہے وہ اس پر ایمان لائے۔

’’تو اس نے اس کو ایمان میں زیادہ کردیا‘‘۔یعنی قرآن میں تدبر کرکے اور اس سورت میں پائے جانے والے حقائق سے آگاہی حاصل کرکے اور اس ایمان کے اُن کے سابقہ ایمان سے مل جانے کی وجہ سے اُن کے علمِ یقین میں اضافہ ہوا۔

’’اور وہ بہت خوش ہوتے ہیں‘‘۔اس سورت کے نازل ہونے پر اور اُن پر جو اس میں دینی اور دنیاوی منافع پائے جاتے ہیں۔

اور اللہ اہل ایمان کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: ’’(اصل) مومن تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جائیں تو انہیں ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسا رکھتے ہیں‘‘۔شیخ سعدیؒ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ قرآن کو کان لگا کر سنتے اور اس میں تدبر کرنے کے لیے اپنے دلوں کو حاضر رکھتے ہیں،تو اس وقت ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- لِاَنَّ التَّدَبُّرَ مِنْ اَعمَالِ الْقُلُوْبِ
- وَلِاَنَّهُ لَا بُدَّ اَنْ يُبَيِّنَ لَهُمْ مَعْنٰى كَانُوْا يَجْهَلُوْنَهُ
- اَوْ يَتَذَكَّرُوْنَ مَا كَانُوْا نَسُوْهُ
- اَوْ يُحدِثُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ رَغْبَةً فِى الْخيرِ وَاشْتِيَاقًا اِلٰى كَرَامَةِ رَبِّهِمْ
- اَوْ وَجَلًا مِنَ الْعُقُوْبَاتِ وَازْدِجَارًا عَنِ الْمَعَاصِىْ
- وَكُلُّ هٰذَا مِمَّا يَزِيْدُ بِهِ الْاِيْمَانَ".

لِذَالِكَ كَانَتْ **زِيَادَةُ الْاِيْمَانِ هِىَ الْمِقْيَاسُ الصَّحِيْحُ لِصِحَّةِ الْعَلَاقَةِ بِالْقُرْآنِ**، فَاِنَّ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ كَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَيَرْضٰى لَا بُدَّ اَنْ يَزْدَادَ اِيْمَانًا.

وَتَـامَّلْ ذِكْرَ هٰذِهِ الْعَلَامَةِ فِى الْقُرْآنِ ﴿**وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ**﴾ [الشورى:52]

وَتَامَّلْ ﴿**وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ**﴾. [الروم:56] وَتَامَّلْ ﴿**وَّلِيَعْلَمَ**

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- کیونکہ غور وفکر کرنا دل کے اعمال میں سے ہے
- اور ضروری ہے کہ یہ غور وفکر ان کے لیے ایک ایسا معنی بیان کردے جس سے وہ ناواقف تھے
- یا وہ چیز انہیں یاد آجاتی ہے جس کو وہ بھولے ہوئے تھے
- یا یہ قرآن ان کے دلوں میں نئے سرے سے بھلائی کی خواہش اور رغبت پیدا کر دیتا ہے اور اپنے رب کی تکریم کا شوق پیدا کر دیتا ہے
- یا کس قدر سزاؤں کا ڈر پیدا کر دیتا ہے اور نافرمانیوں سے روک دیتا ہے
- اور یہ سب وہ چیزیں ہیں جن سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

اسی لیے ایمان کا بڑھ جانا وہ صحیح کسوٹی ہے جو قرآن کے ساتھ درست تعلق ہونے کا معیار ہے تو جس نے ویسے ہی قرآن پڑھا جیسا کہ اللہ پسند کرتا اور راضی ہوتا ہے تو لازمی ہے کہ وہ ایمان میں بڑھ جائے۔

اور قرآن میں اس علامت کے ذکر پر غور کریں: ''اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے ایک روح کی وحی کی، آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے''۔ اور آپ غور کریں: ''اور وہ لوگ کہیں گے جن کو علم اور ایمان دیا گیا''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الَّذِينَ اُوتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَيُؤْمِنُوا بِهٖ ...﴾ [الحج:54]

عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَـالَ: ((**كُنَّـا غِـلْمَانًا حَزَاوِرَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَتَعَلَّمْنَا الْاِيْمَانَ قَبْلَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَازْدَدْنَا بِهٖ اِيْمَانًا**)) [سنن الکبری للبیھقی:5292]

كَيْفَ يَكُوْنُ تَعَلُّمُ الْقُرْآنِ سَبَبٌ لِزِيَادَةِ الْاِيْمَانِ؟

قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ - رَحِمَهُ اللّٰهُ -: "فَلَيْسَ شَیْءٌ اَنْفَعَ لِلْعَبْدِ فِیْ مَعَاشِهٖ وَمَعَادِهٖ وَاَقْرَبَ اِلٰی نَجَاتِهٖ مِنْ تَدَبُّرِ الْقُرْآنِ وَاِطَالَةِ التَّاَمُّلِ وَجَمْعِ الْفِكْرِ عَلٰی مَعَانِیْ آيَاتِهٖ

- فَاِنَّهَا تُطْلِعُ الْعَبْدَ عَلٰی مَعَالِمِ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ بِحَذَافِيْرِهِمَا وَعَلٰی طُرُقَاتِهِمَا وَاَسْبَابِهِمَا وَغَايَاتِهِمَا وَثَمَرَاتِهِمَا وَمَآلِ اَهْلِهِمَا
- وَتَتِلُّ فِیْ يَدِهٖ مَفَاتِيْحَ كُنُوْزِ السَّعَادَةِ وَالْعُلُوْمِ النَّافِعَةِ
- وَتُثَبِّتُ قَوَاعِدَ الْاِيْمَانِ فِیْ قَلْبِهٖ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور آپ اس میں بھی غور کریں: ''اور تا کہ وہ لوگ جان لیں جنہیں علم دیا گیا ہے کہ بے شک وہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے پھر وہ اس پر ایمان لے آئیں''۔

سیدنا جندبؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم جوان اور طاقتور لڑکے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ،تو ہم نے قرآن پڑھنے سے پہلے ایمان سیکھا، پھر ہم نے قرآن سیکھا تو اس سے ہمارا ایمان بڑھ گیا۔

قرآن کا سیکھنا کس طرح ایمان کے بڑھ جانے کا سبب بنتا ہے؟

ابن قیمؒ کہتے ہیں: کسی بھی بندے کے لیے قرآن میں تدبر کرنے اور اس میں بہت زیادہ غور وفکر کرنے ،اور اس کی آیات کے معنی پر اپنے فکر کو مجتمع کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز اس کی دنیا اور آخرت کی زندگی کے لیے زیادہ مفید نہیں ہوسکتی اور اس کی نجات کے زیادہ قریب نہیں ہوسکتی۔

- کیونکہ یہ معنی بندے کو خیر اور شر کے نشانات، علامتوں، ان دونوں کے راستوں، اسباب، منزلِ مقصود، نتائج وثمرات اور خیر وشر کے کرنے والوں کے انجام پر مطلع کرتے ہیں۔
- اور قرآن کے یہ معنی اس کے ہاتھ میں خوش نصیبی اور مفید علوم کے خزانوں کی چابیاں تھما دیتے ہیں
- اور اس کے دل میں ایمان کے قواعد کو جما دیتے ہیں

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- وَتَشِيدُ بُنْيَانَهُ وَتُوَطِّدُ اَرْكَانَهُ

- وَتُرِيهِ صُورَةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ فِى قَلْبِهِ

- وَتُحْضِرُهُ بَيْنَ الْاُمَمِ، وَتُرِيهِ اَيَّامَ اللّٰهِ فِيهِمْ، وَتُبَصِّرُهُ مَوَاقِعَ الْعِبَرِ، وَتُشْهِدُهُ عَدْلَ اللّٰهِ وَفَضْلِهِ

- وَتُعَرِّفُهُ ذَاتَهُ وَاَسْمَاءَهُ وَصِفَاتَهُ وَاَفْعَالَهُ وَمَا يُحِبُّهُ وَمَا يُبْغِضُهُ

- وَصِرَاطَهُ الْمُوصِلَ اِلَيْهِ، وَمَا لِسَالِكِيهِ بَعْدَ الْوُصُولِ وَالْقُدُومِ عَلَيْهِ، وَقَوَاطِعَ الطَّرِيقِ وَآفَاتِهَا

- وَتُعَرِّفُهُ النَّفْسَ وَصِفَاتِهَا وَمُفْسِدَاتِ الْاَعْمَالِ وَمُصَحِّحَاتِهَا

- وَتُعَرِّفُهُ طَرِيقَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ، وَاَعْمَالَهُمْ وَاَحْوَالَهُمْ وَسِيمَاهُمْ وَمَرَاتِبَ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَهْلِ الشَّقَاوَةِ وَاَقْسَامَ الْخَلْقِ وَاجْتِمَاعِهِمْ فِيمَا يَجْتَمِعُونَ فِيهِ وَافْتِرَاقِهِمْ فِيمَا يَفْتَرِقُونَ فِيهِ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• اوراس کی عمارت کو مضبوط کردیتے ہیں اوراس کے ستونوں کو گاڑ دیتے ہیں،

• اوراس کو دل میں دنیاو آخرت اور جنت وجہنم کی صورت بھی دکھادیتے ہیں

• اور یہ معنی اس کو سابقہ اقوام کے سامنے حاضر کرتے ہیں اوراس کو تاریخ اور عبرت کے مقامات دکھاتے ہیں، اوراس کو اللہ کا انصاف اوراس کا فضل دکھاتے ہیں۔

• اور یہ معنی اس کو اللہ کی ذات، اس کے اسماء وصفات، افعال اور جو چیزیں اللہ کو پسند ہیں اور جو ناپسند ہیں ان کا تعارف کروادیتے ہیں۔

• اور یہ معنی اس کو اللہ تک پہنچانے والے راستے اوران راستوں پر چلنے والوں کے لیے اللہ کے پاس پہنچنے کے بعد جو فضل وانعامات ہیں وہ بھی دکھادیتے ہیں اور راستوں کو کاٹنے والے امور، اس راستے کی آفات اور مشکلات کا بھی بتادیتے ہیں۔

• اوراس بندے کو نفس اوراس کی صفات، اعمال کو بگاڑنے والی اور درست کرنے والی چیزوں کا تعارف بھی کروادیتے ہیں۔

• اوراس کو اہل جنت اور اہل جہنم کا راستہ، ان کے اعمال، ان کے حالات اوران کی علامات، اور خوش نصیب لوگوں اور بدنصیب لوگوں کے درجات کے بارے میں بھی بتادیتے ہیں، اور لوگوں کی مختلف اقسام اور اُن کے اجتماع جس میں وہ جمع ہوتے ہیں اوران کا الگ ہوجانا جس میں وہ الگ ہوتے ہیں بھی بتادیتے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَبِالْجُمْلَةِ:

☆ تُعَرِّفُهُ:

1) الرَّبَّ الْمَدْعُوَّ اِلَيْهِ

2) وَطَرِيْقَ الْوُصُوْلِ اِلَيْهِ

3) وَمَا لَهُ مِنَ الْكَرَامَةِ اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِ.

وَتُعَرِّفُهُ فِيْ مُقَابِلِ ذٰلِكَ ثَلَاثَةً اُخْرٰی:

1) مَا يَدْعُوْ اِلَيْهِ الشَّيْطَانُ

2) وَالطَّرِيْقَ الْمُوْصِلَةَ اِلَيْهِ

3) وَمَا لِلْمُسْتَجِيْبِ لِدَعْوَتِهِ مِنَ الْاِهَانَةِ وَالْعَذَابِ بَعْدَ الْوُصُوْلِ اِلَيْهِ.

فَهٰذِهِ سِتَّةُ اُمُوْرٍ ضَرُوْرِيَّةٍ لِلْعَبْدِ مَعْرِفَتُهَا وَمُشَاهَدَتُهَا وَمُطَالَعَتُهَا.

- فَتُشْهِدُهُ الْاٰخِرَةَ حَتّٰى كَاَنَّهُ فِيْهَا

- وَتُغَيِّبُهُ عَنِ الدُّنْيَا حَتّٰى كَاَنَّهُ لَيْسَ فِيْهَا

مختصراً یہ معنی اس کو تعارف کروا دیتے ہیں:

1۔اس رب کا جس کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔

2۔اس تک پہنچنے کے راستے کا۔

3۔اور جو اس کی عزت ہوگی جب وہ اللہ کی بارگاہ میں جائے گا۔

اور اس کے بالمقابل یہ معنی تین اور چیزوں کا بھی تعارف کرواتے ہیں:

1۔جس کی طرف شیطان دعوت دیتا ہے۔

2۔اور شیطان تک پہنچانے والے راستے بتاتے ہیں۔

3۔اور شیطان تک پہنچنے کے بعد اس کی دعوت کو قبول کرنے والے کے لیے جو توہین اور عذاب ہے اس کے بارے میں بھی بتاتے ہیں۔

تو یہ چھ امور ایسے ہیں کہ بندے کے لیے ان کو پہچاننا اور ان کا مشاہدہ کرنا اور ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

- تو یہ معنی اس کو آخرت کا ایسے مشاہدہ کرواتے ہیں کہ گویا وہ آخرت کے اندر ہی ہے۔
- اور دنیا سے اس کو ایسے غائب کر دیتے ہیں کہ گویا وہ دنیا میں نہیں رہتا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• وَتُمَيِّزُ لَهُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ فِيْ كُلِّ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ الْعَالَمُ، فَتُرِيْهِ الْحَقَّ حَقًّا وَالْبَاطِلَ بَاطِلًا

• وَتُعْطِيْهِ فُرْقَانًا وَنُوْرًا يُفَرِّقُ بِهِ بَيْنَ الْهُدٰى وَالضَّلَالِ وَالْغَيِّ وَالرَّشَادِ

• وَتُعْطِيْهِ قُوَّةً فِيْ قَلْبِهِ وَحَيَاةً وَسَعَةً وَانْشِرَاحًا وَبَهْجَةً وَسُرُوْرًا، فَيَصِيْرُ فِيْ شَأْنٍ وَالنَّاسُ فِيْ شَأْنٍ آخَرَ". [مدارج السالكين، ج:1، ص:450]

قَالَ ابْنُ رَجَبٍ: "**فَالْعِلْمُ النَّافِعُ:** مَا عَرَّفَ الْعَبْدَ بِرَبِّهِ، وَدَلَّ عَلَيْهِ حَتّٰى عَرَفَ رَبَّهُ، وَوَحَّدَهُ، وَاَنِسَ بِهِ، وَاسْتَحٰى مِنْ قُرْبِهِ، وَعَبَدَهُ كَاَنَّهُ يَرَاهُ". [فضل علم السلف على الخلف، لابن رجب، ج:1، ص:7]

فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِلْمًا نَّافِعًا، لَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ ضِدَّهُ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• اوراس کے لیے حق و باطل کو الگ الگ کر دیتے ہیں بلکہ ہر اس چیز کا فرق بتا دیتے ہیں جس میں دنیا والے اختلاف کرتے ہیں اور حق کو حق اور باطل کو باطل دکھاتے ہیں۔

• یہ معنی اسے وہ فرقان اور روشنی عطا کرتے ہیں جس کے ذریعے وہ ہدایت و گمراہی اور سرکشی و ہدایت کے درمیان فرق کر لیتا ہے۔

• اوراس کے دل کو زندگی، وسعت، شرح قلب، رونق اور مسرت کی طاقت عطا کرتے ہیں تو وہ ایک حالت میں ہوتا ہے اور لوگ دوسری حالت میں ہوتے ہیں۔

ابن رجبؒ کہتے ہیں کہ وہ علم نفع مند ہوتا ہے جو بندے کو اس کے رب کا تعارف کروادے اور اس پر اس کی راہ نمائی کرے یہاں تک کہ وہ اپنے رب کو پہچان لے اور اس کی وحدانیت کو مان لے اور اس کے ساتھ محبت کرے اور (نافرمانیاں کرتے ہوئے) اس بات سے حیا کرے کہ اللہ اس کے قریب ہی ہے، اور اس کی اس طرح عبادت کرے گویا کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

پس اگر علم نافع نہیں ہوگا تو پھر لازمی طور پر وہ اس کے برعکس ہوگا۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

مُلَخَّصُ الْمَسْاَلَةِ الْخَامِسَةِ

1) اَلْـفَـارِقُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ عِنْدَ سَمَاعِ الْقُرْآنِ هُوَ زِيَادَةُ الْاِيْمَانِ.

2) كَيْفَ يَكُوْنُ تَعَلُّمُ الْقُرْآنِ سَبَبٌ لِزِيَادَةِ الْاِيْمَانِ؟

3) اَلْعِلْمُ النَّافِعُ.

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

پانچویں مسئلے کا خلاصہ

1۔قرآن سنتے وقت مومن اور منافق کے درمیان فرق کرنے والی چیز ''ایمان کا بڑھ جانا'' ہے

2۔قرآن کا سیکھنا کس طرح ایمان کے اضافے کا سبب بنتا ہے؟

3۔فائدہ مند علم

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نَهجُ السَّلَفِ فِی التَّعَامُلِ مَعَ الْقُرآنِ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قرآن کے ساتھ معاملہ کرنے میں سلف صالحین کا طریقہ کار

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّ تَدَبُّرَ الْقُرْآنِ سَبَبٌ لِزِيَادَةِ الْاِيْمَانِ

وَزِيَادَةُ الْاِيْمَانِ طَرِيْقٌ لِلْاِحْسَانِ

فِيْ عِبَادَةِ الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى

وَالطَّرِيْقُ الْمُوْصِلَةُ اِلٰى ذٰلِكَ وَاضِحَةٌ

فَمَا عَلَيْنَا اِلَّا

مُتَابَعَةُ سُنَّةِ الرَّسُوْلِ صلى الله عليه وسلم

وَالسَّيْرَ عَلَيْهَا كَمَا سَارَتِ الْقُرُوْنُ الْمُفَضَّلَةُ

لِنَصِلَ اِلَى الطَّرِيْقَةِ الْمُثْلٰى لِلتَّعَامُلِ مَعَ الْقُرْآنِ.

وَهُنَا نَعْرِضُ مُجْمَلَ مَا كَانَ عَلَيْهِ السَّلَفُ...

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

یہ بات معلوم ہی ہے کہ قرآن میں غور وفکر کرنا ایمان میں اضافے کا سبب ہے۔

اور ایمان میں اضافہ ہونا رحمان سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت میں احسان کا طریقہ ہے۔

اور اس تک پہنچانے والا راستہ واضح ہی ہے

اور ہمارے ذمہ صرف یہی ہے

کہ ہم رسول ﷺ کی سنت کی پیروی کریں

اور اس راستے پر چلیں جیسا کہ افضل زمانے کے لوگ اس راستے پر چلے ہیں

تا کہ ہم قرآن کے ساتھ معاملہ کرنے میں سب سے مثالی اور افضل طریقے تک پہنچ جائیں۔

ہم یہاں اس طریقے کو مختصراً پیش کریں گے جس طریقے پر سلف صالحین چلتے تھے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

كَانَ مِنْ نَّهُجِ سَلَفِنَا

- تَعْظِيْمُ الْقُرْآنِ.
- اَلْاِخْلَاصُ لِلّٰهِ فِیْ طَلَبِ الْقُرْآنِ.
- اَلصِّدُقُ وَالْاِجْتِهَادُ فِیْ تَحْقِيْقِ الْمَقْصُوْدِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَهُوَ زِيَادَةُ الْاِيْمَانِ.
- فَهُمُ الْمَعَانِیْ وَلَيْسَ الْاِسْتِكْثَارُ مِنَ الْحَرُفِ.
- اَلْعَمَلُ بِالْعِلْمِ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہمارے سلف صالحین کا طریقہ کار یہ تھا

- قرآن کی تعظیم کرنا۔
- قرآن کو طلب کرنے میں اللہ کے لیے خالص ہونا۔
- قرآن کی قراءت کے مقصد کے حصول میں سچائی اور محنت کرنا اور وہ مقصد ایمان میں اضافہ ہونا ہے۔
- معانی کا فہم حاصل کرنا نہ کہ زیادہ سے زیادہ حروف ادا کرنا۔
- علم پر عمل کرنا۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

كَانَ مِنۡ نَهۡجِ سَلَفِنَا

اَوَّلًا: تَعۡظِيۡمُ الۡقُرۡآنِ

عَنۡ اَبِیۡ كِنَانَةَ اَنَّ اَبَا مُوۡسَى الۡاَشۡعَرِیَّ: جَمَعَ الَّذِينَ قَرَؤُوا الۡقُرۡآنَ وَهُمۡ قَرِيۡبٌ مِنۡ ثَلَاثِ مِائَةٍ، فَعَظَّمَ الۡقُرۡآنَ وَقَالَ: اِنَّ هَذَا الۡقُرۡآنَ كَائِنٌ لَكُمۡ ذُخۡرًا، وَكَائِنٌ عَلَيۡكُمۡ وِزۡرًا، فَاتَّبِعُوا الۡقُرۡآنَ وَلَا يَتَّبِعُكُمۡ، فَاِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ الۡقُرۡآنَ هَبَطَ بِهِ عَلٰى رِيَاضِ الۡجَنَّةِ، وَمَنِ اتَّبَعَهُ الۡقُرۡآنُ زُجَّ فِیۡ قَفَاهُ، فَقَذَفَهُ فِی النَّارِ. [اخلاق اهل القرآن للآجری، ج:1، ص:40]

وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى عَظَمَةِ الۡقُرۡآنِ وَصۡفُ اللّٰهِ لِمَكَانَتِهٖ فِیۡ قَوۡلِهٖ تَعَالٰى:

﴿وَاِنَّهٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡكِتٰبِ لَدَيۡنَا لَعَلِیٌّ حَكِيۡمٌ﴾. [الزخرف:4]

قَالَ: قَتَادَةُ: يُخۡبِرُ عَنۡ مَنۡزِلَتِهٖ وَفَضۡلِهٖ وَشَرَفِهٖ، اَیۡ: اِنۡ كَذَّبۡتُمۡ بِالۡقُرۡآنِ يَااَهۡلَ مَكَّةَ فَاِنَّهٗ عِنۡدَنَا لَعَلِیٌّ رَفِيۡعٌ شَرِيۡفٌ مُحۡكَمٌ مِنَ الۡبَاطِلِ.

[معالم التنزيل للبغوي، ج:7، ص:202]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہمارے سلف صالحین کا نقطۂ نظر

پہلا: قرآن کی تعظیم کرنا

ابو کنانہؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ نے قرآن کے قاریوں کو جمع کیا جو کہ تقریباً تین سو تھے تو انہوں نے قرآن کی تعظیم بیان کرتے ہوئے فرمایا: بے شک یہ قرآن تمہارے لیے ذخیرہ اعمال بننے والا ہے اور تمہارے لیے (گناہوں کا) بوجھ بھی بن سکتا ہے تو تم قرآن کی پیروی کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ قرآن تمہارا پیچھا کرنے والا بن جائے پس بے شک جو کوئی قرآن کی پیروی کرے گا تو قرآن اس کو جنت کے باغات میں اتار دے گا اور قرآن جس کا پیچھا کرنے لگ جائے گا تو اس کی گدی میں کیل ٹھونک دیا جائے گا پھر وہ اسے جہنم میں پھینک دے گا۔

اور جو چیز قرآن کی عظمت پر دلالت کرتی ہے اللہ تعالیٰ نے اُس کا مقام اپنے اس قول میں بیان فرمایا ہے: ''اور بے شک وہ ہمارے پاس اصل کتاب میں یقیناً بہت بلند، کمال حکمت والا ہے''۔

قتادہؒ کہتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی منزلت، اس کی فضیلت، اس کے شرف کے متعلق خبر دی ہے، یعنی اے اہل مکہ! اگرچہ تم نے قرآن کو جھٹلا دیا ہے پس وہ تو ہمارے نزدیک بلند مرتبہ، اونچا اور شرف والا ہے اور باطل کے بالمقابل محکم ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

﴿وَاِنَّهٗ﴾ اَیْ: هٰذَا الْكِتَابُ ﴿لَدَيْنَا﴾ فِى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى فِیْ اَعْلَى الرُّتَبِ وَاَفْضَلِهَا﴿لَعَلِیٌّ حَكِيْمٌ﴾اَیْ: لَعَلِیٌّ فِیْ قَدْرِهٖ وَشَرَفِهٖ وَمَحَلِّهٖ.

[تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان للسعدي، ج:1، ص:762]

وَقَدْ تَكَرَّرَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ وَصْفُ الْقُرْآنِ بِالْعَظَمَةِ وَاسْتِحْقَاقِهٖ لِلتَّعْظِيْمِ، فَمِنْ ذٰلِكَ:

قَوْلُهٗ تَعَالٰى:﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ﴾

[الحجر:87]

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى:﴿قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ﴾ [ص:67]

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى:﴿عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَo عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ﴾ [النبا:1-2]

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَقَتَادَةُ وَمُقَاتِلٌ: هُوَ الْقُرْآنُ، فَاِنَّهٗ نَبَاٌ عَظِيْمٌ؛ لِاَنَّهٗ كَلَامُ اللّٰهِ. [فتح البیان للقنوجي]

قَوْلُهٗ تَعَالٰى:﴿وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌo اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ o فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ﴾ [الواقعة: 78-76]

قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: ﴿وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ﴾ اَیْ: وَاِنَّ هٰذَا

''اور بے شک وہ'' یعنی یہ کتاب، ''بلند ہمارے پاس'' فرشتوں میں بلند مراتب اور افضل ترین مقام پر ہے ''یقیناً بہت بلند، کمال حکمت والا ہے''یعنی وہ اپنی قدر و قیمت میں اور اپنے شرف میں اور اپنے مقام بہت میں بلند ہے۔

اور تحقیق اللہ کی کتاب میں قرآن کی عظمت اور اس کی تعظیم کے استحقاق کا بیان بار بار آیا ہے لہذا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اور یقیناً ہم نے آپ کو بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں اور بہت عظمت والا قرآن عطا کیا ہے''۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''کہہ دیجیے وہ ایک بہت بڑی خبر ہے''۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''کس چیز کے بارے میں وہ آپس میں سوال کر رہے ہیں؟ (کیا) اس بڑی خبر کے بارے میں؟''

مجاہدؒ اور قتادہؒ اور مقاتلؒ کہتے ہیں کہ اس سے مراد قرآن ہے بے شک قرآن ایک عظیم خبر ہے کیونکہ یہ اللہ کا کلام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور بلاشبہ اگر تم جانو تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔ کہ بلاشبہ یہ قرآن بہت عزت والا ہے۔ جو ایک محفوظ کتاب میں ہے''۔

ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ ''اور بلاشبہ اگر تم جانو تو یہ بہت بڑی قسم ہے''۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

الْـقَسَمَ الَّذِیْ اَقْسَمْتُ بِهٖ لَقَسَمٌ عَظِیْمٌ، لَوْ تَعْلَمُوْنَ عَظَمَتَهٗ، **لَعَظَّمْتُمُ الْمُقْسَمَ بِهٖ عَلَیْهِ**. [تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر،ج:4،ص:391]

﴿اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ﴾ اَیْ: **كَرَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعَزَّهٗ وَرَفَعَ قَدْرَهٗ** عَلٰی جَمِیْعِ الْكُتُبِ، وَكَرَّمَهٗ عَنْ اَنْ یَّكُوْنَ سِحْرًا اَوْ كِهَانَةً اَوْ كَذِبًا.

قَالَ الْاَزْهَرِیُّ: "اَلْكَرِیْمُ اسْمٌ جَامِعٌ لِمَا یُحْمَدُ، وَالْقُرْآنُ كَرِیْمٌ یُحْمَدُ لِمَا فِیْهِ مِنَ الْهُدٰی وَالْبَیَانِ وَالْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ، فَالْفَقِیْهُ یَسْتَدِلُّ بِهٖ وَیَاْخُذُ مِنْهُ، وَالْحَكِیْمُ یَسْتَمِدُّ بِهٖ وَیَحْتَجُّ بِهٖ، وَالْاَدِیْبُ یَسْتَفِیْدُ مِنْهُ وَیَتَقَوّٰی بِهٖ، فَكُلُّ عَالِمٍ یَطْلُبُ اَصْلَ عِلْمِهٖ مِنْهُ.

وَقِیْلَ: حَسَنٌ مَرْضِیٌّ، اَوْ نَفَّاعٌ جَمُّ الْمَنَافِعِ، اَوْ عَزِیْزٌ مُكْرَمٌ، لَا یَهُوْنُ بِكَثْرَةِ التِّلَاوَةِ، وَلَا یَخْلَقُ بِكَثْرَةِ الرَّدِّ، وَلَا یَمَلُّهُ السَّامِعُوْنَ وَلَا یَثْقُلُ عَلَی الْاَلْسِنَةِ، بَلْ غَضٌّ طَرِیٌّ یَبْقٰی اَبَدَ الدَّهْرِ". [فتح البیان للقنوجي،ج:13،ص:382]

﴿فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ﴾ [الواقعۃ:78] "اَیْ: مُعَظَّمٌ فِیْ كِتَابٍ **مُّعَظَّمٍ مَّحْفُوْظٍ مُّوَقَّرٍ**". [تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر،ج:4،ص:391]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

یعنی بے شک یہ قسم جو میں اٹھا رہا ہوں، ایک عظیم قسم ہے اگر تم اس کی عظمت کو جانتے ہوتے تو جس کی قسم کھائی جا رہی ہے تم اس کی ضرور تعظیم کرتے۔

''بلاشبہ یہ قرآن بہت عزت والا ہے'' یعنی اللہ نے اس کو تکریم بخشی اور اس کو عزت دی اور اس کی قدر کو تمام کتابوں پر بلند کیا، اور اِس کو اُس سے عزت دی کہ وہ ہو جادو، کہانت یا جھوٹ۔

ازہریؒ کہتے ہیں کہ ''کریم'' ہر اس چیز کا ایک جامع نام ہے جس کی تعریف کی جائے، اور قرآن بھی کریم ہے کیونکہ اس میں جو ہدایت، بیان، علم اور حکمت پائی جاتی ہے اس کی تعریف کی جاتی ہے، تو فقیہ اس سے دلیل پکڑتا اور مسائل اخذ کرتا ہے، اور حکیم اس سے مدد اور حجت لیتا ہے اور ادیب بھی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور اس سے تقویت پکڑتا ہے، تو ہر صاحب علم اپنے علم کی اصل اسی سے حاصل کرتا ہے۔

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ کریم کا معنی بہت اچھا اور پسندیدہ ہونا ہے، یا یہ بہت زیادہ نفع دینے والا ہے، یا یہ غالب اور عزت دیا گیا ہے، زیادہ تلاوت کرنے سے اس کا درجہ کم نہیں ہوتا، اور بکثرت لوٹانے کی وجہ سے یہ پرانا نہیں ہوتا، اور سننے والے اس سے بیزار نہیں ہوتے، اور نہ زبانوں پر یہ بھاری ہوتا ہے بلکہ یہ ہر دور میں تر و تازہ رہتا ہے۔

''ایک محفوظ کتاب میں ہے''۔ یعنی ایک کتاب میں اس کی تعظیم کی گئی ہے، جو محفوظ اور معزز ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: كَمَا قَالَ: ﴿اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ○فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ○
لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ○تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ○﴾[الواقعة:80-77]

وَقَالَ: ﴿كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ○فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ○فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ○
مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ○بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ○كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ﴾[عبس:16-11] ؛ وَلِهٰذَا
اسْتَنْبَطَ الْعُلَمَاءُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ مِنْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ:اَنَّ الْمُحْدِثَ لَا
يَمَسُّ الْمُصْحَفَ، كَمَا وَرَدَ بِهِ الْحَدِيْثُ اِنْ صَحَّ؛ **لِاَنَّ الْمَلَائِكَةَ
يُعَظِّمُوْنَ الْمَصَاحِفَ الْمُشْتَمِلَةَ عَلَى الْقُرْآنِ فِي الْمَلَإِ الْاَعْلٰى،
فَاَهْلُ الْاَرْضِ بِذٰلِكَ اَوْلٰى وَاَحْرٰى** ، لِاَنَّهُ نَزَلَ عَلَيْهِمْ، وَخِطَابُهُ
مُتَوَجِّهٌ اِلَيْهِمْ، **فَهُمْ اَحَقُّ اَنْ يُّقَابِلُوْهُ بِالْاِكْرَامِ وَالتَّعْظِيْمِ**، وَالْاِنْقِيَادِ لَهُ
بِالْقُبُوْلِ وَالتَّسْلِيْمِ،لِقَوْلِهِ: ﴿وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ﴾

[الزخرف:4] [تفسير القرآن العظيم،ج:4،ص:157]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کہ بلاشبہ یہ قرآن بہت عزت والا ہے۔ جو ایک محفوظ کتاب میں ہے۔ اسے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا مگر جو بہت پاک کیے ہوئے ہیں۔ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے اتاری ہوئی ہے''۔

اور فرمایا: ''ہرگز نہیں، یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے۔ تو جو اس نصیحت حاصل کرے۔ ایسے صحیفوں میں ہے جن کی عزت کی جاتی ہے۔ جو بلند کیے ہوئے، پاک کیے ہوئے ہیں۔ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ جو معزز ہیں، نیک ہیں''۔

اور اسی لیے علمار حمہم اللہ نے ان دونوں آیات سے استنباط کیا ہے کہ بے وضو آدمی مصحف (قرآن) کو ہاتھ نہ لگائے، جیسا کہ ایک حدیث میں ہے اگر وہ حدیث صحیح ہو، کیونکہ فرشتے ملا اعلیٰ میں ان مصاحف کی تعظیم بجالاتے ہیں جو قرآن پر مشتمل ہیں، تو زمین والے اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ وہ اس کی تعظیم کریں، کیونکہ یہ قرآن ان پر نازل ہوا ہے اور قرآن کا خطاب ان کی طرف متوجہ ہے، تو وہ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ وہ اکرام و تعظیم کے ساتھ اس سے ملاقات کریں، اور قبول و تسلیم کرنے کے ساتھ اس کے فرماں بردار ہو جائیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور بے شک وہ ہمارے پاس اصل کتاب میں یقیناً بہت بلند، کمال حکمت والا ہے''۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

كَانَ مِنْ نَّهْجِ سَلَفِنَا

ثَانِيًا: اَلْإِخْلَاصُ لِلّٰهِ فِيْ طَلَبِ الْقُرْآنِ

فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ حَثَّ أَصْحَابَهُ الْكِرَامَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلٰى طَلَبِ الْـجَـنَّةِ جَـزَاءَ تَعَلُّمِهِمُ الْقُرْآنَ، وَحَذَّرَهُمْ مِنْ إِرَادَةِ الدُّنْيَا فِيْ ذٰلِكَ، كَمُبَاهَاةِ النَّاسِ وَالتَّأَكُّلِ بِهِ:

فَـعَـنْ أَبِـيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**تَـعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، وَسَـلُوا اللّٰهَ بِهِ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَنْ يَّتَعَلَّمَهُ قَوْمٌ يَسْأَلُوْنَ بِهِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْـقُـرْآنَ يَتَـعَـلَّـمُـهُ ثَلَاثَةٌ: رَجُـلٌ يُبَـاهِيْ بِهِ، وَرَجُلٌ يَسْتَأْكِلُ بِهِ، وَرُجُلٌ يَقْرَأُهُ لِلّٰهِ**)). [السلسلة الصحيحة، ج: 1، 258]

وَكَانَ ﷺ يَحُثُّهُمْ أَيْضًا عَلٰى سُؤَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالْقُرْآنِ، وَعَدَمِ سُؤَالِ النَّاسِ شَيْئًا بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہمارے سلف صالحین کا نقطۂ نظر

دوسرا: قرآن کو طلب کرنے میں اللہ کے لیے اخلاص کو اپنانا

پس بے شک نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن سیکھ کر اس کے بدلے جنت طلب کرنے پر اُبھارا ہے اور ان کو قرآن کے ذریعے دنیا حاصل کرنے کا ارادہ کرنے سے ڈرایا ہے، جیسے لوگ (اس کے ذریعے) ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں اور اس کے ذریعے سے کھاتے ہیں:

تو ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور اس کے ذریعے اللہ سے جنت کا سوال کرو، قبل اس کے کہ ایسے لوگ اس کی تعلیم حاصل کریں جو اس کے ذریعے دنیا کا سوال کریں۔ پس بے شک تین قسم کے افراد قرآن کی تعلیم حاصل کرتے ہیں: وہ آدمی جو اس کے ذریعے فخر کرتا ہے، وہ آدمی جو اس کے ذریعے کھاتا ہے اور وہ شخص جو اللہ کے لیے اس کو پڑھتا ہے۔

اور آپ ﷺ ان کو قرآن کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی ترغیب دیتے تھے اور اس بات سے بھی کہ وہ قرآن کی قراءت کے بدلے میں لوگوں سے کچھ بھی نہ مانگیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى قَارِىءٍ يَقْرَاُ، ثُمَّ سَالَ فَاسْتَرْجَعَ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهِ فَاِنَّهُ سَيَجِیْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ**)) ۔ [سنن الترمذى:2917]حسن

وَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِئُ، فَقَالَ: ((**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ، وَفِيْكُمُ الْاَحْمَرُ وَفِيْكُمُ الْاَبْيَضُ وَفِيْكُمُ الْاَسْوَدُ، اِقْرَءُوْهُ قَبْلَ اَنْ يَّقْرَاَهُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ يُتَعَجَّلُ اَجْرُهُ وَلَا يُتَاَجَّلُهُ**)) ۔ [سنن أبى داود:831]،حسن صحيح

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ((**دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا فِيْهِ قَوْمٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ، قَالَ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ، وَابْتَغُوْا بِهِ اللّٰهَ، مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ قَوْمٌ يُقِيْمُوْنَهُ اِقَامَةَ الْقِدْحِ، يَتَعَجَّلُوْنَهُ، وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهُ**)) ۔

[مسند امام احمد بن حنبل،ج:23،14855]حسن

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سیدنا عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ کسی آدمی کے پاس سے گزرے جو لوگوں کو قراءت سنا رہا تھا، پھر اس (تلاوت سے فارغ ہو کر) اس نے (لوگوں سے) مانگنا شروع کر دیا تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قرآن پڑھے، اسے چاہیے کہ قرآن کے ذریعے اللہ سے سوال کرے، کیونکہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کو پڑھ کر اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے۔

اور سیدنا سہل بن سعد ساعدیؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم قرآن پڑھ رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''الحمد للہ! اللہ کی کتاب ایک ہے اور تم میں سرخ، اور سفید اور کالے سبھی لوگ ہیں۔ اسے پڑھتے رہو! قبل اس کے کہ وہ لوگ اس کی قراءت شروع کر دیں جو اسے ایسے سیدھا کریں گے جیسے تیر سیدھا کیا جاتا ہے اور اس کا اجر جلد ہی (دنیا میں) لینا چاہیں گے اور اسے (آخرت تک) مؤخر نہ کریں گے''۔

اور سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو کچھ لوگ قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی تلاوت کیا کرو اور اس کے ذریعے سے اللہ (کے فضل) کو تلاش کرو اس سے پہلے کہ ایسی قوم آ جائے جو اسے اس طرح سیدھا کریں گے جس طرح تیر سیدھا کیا جاتا ہے اور وہ اس کا اجر جلد ہی (دنیا میں) لینا چاہیں گے اور اسے (آخرت تک) مؤخر نہیں کریں گے''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

"(**وَسَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ**) اَیْ يُصْلِحُوْنَ اَلْفَاظَهُ وَ كَلِمَاتَهُ وَيَتَكَلَّفُوْنَ فِیْ مُرَاعَاةِ مَخَارِجِهِ وَصِفَاتِهِ.

(**كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ**) اَیْ يُبَالِغُوْنَ فِیْ عَمَلِ الْقِرَاءَةِ كَمَالَ الْمُبَالَغَةِ لِاَجْلِ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ وَالْمُبَاهَاةِ وَالشُّهْرَةِ.

قَالَ الطِّيْبِیُّ: وَفِی الْحَدِيْثِ تَحَرِّی الْحِسْبَةِ وَالْاِخْلَاصُ فِی الْعَمَلِ، وَالتَفَكُّرُ فِیْ مَعَانِی الْقُرْآنِ، وَالْغَوْصُ فِیْ عَجَائِبِ اَمْرِهِ.

(**يَتَعَجَّلُوْنَهُ**) اَیْ ثَوَابَهُ فِی الدُّنْيَا.

(**وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهُ**) بِطَلَبِ الْاَجْرِ فِی الْعُقْبٰی، بَلْ يُؤْثِرُوْنَ الْعَاجِلَةَ عَلَى الْاٰجِلَةِ، وَيَتَاَكَّلُوْنَ وَلَا يَتَوَكَّلُوْنَ". [عون المعبود شرح سنن ابی داود، ج:3،ص:42]

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ:

((**اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَاُتِیَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ. قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ**

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

''عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو اسے سیدھا کریں گے''یعنی اس کے الفاظ اور اس کے کلمات کو صحیح طرح ادا کریں گے اور اس کے مخارج وصفات کی حفاظت میں تکلف سے کام لیں گے،

''جیسے تیر سیدھا کیا جاتا ہے''یعنی قراءت کے عمل میں مبالغہ کریں گے اور ریا کاری، دکھلاوا، فخر اور شہرت حاصل کرنے کے لیے اس میں انتہا درجے کا مبالغہ کریں گے۔

طیبیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اجر تلاش کرنے، عمل میں اخلاص کا اظہار کرنے، قرآن کے معنی میں غور وفکر کرنے اور اس کے عجائبات میں غوطہ زن ہونے کی بات ہے۔

''وہ اس کے بارے میں جلد بازی کریں گے''یعنی دنیا میں ہی اس کا ثواب لینا چاہیں گے،

''اور اس کو مؤخر نہ کریں گے''یعنی آخرت میں اجر حاصل کرنے کے لیے اس کو مؤخر نہیں کریں گے، بلکہ وہ جلدی ملنے والی دنیا کے فائدے کو آخرت کے فائدے پر ترجیح دیں گے اس کے ذریعے کھائیں گے اور اللہ پر بھروسا نہیں کریں گے۔

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک قیامت کے روز سب سے پہلا شخص جس کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا وہ شہید ہوگا۔ اسے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالی اسے اپنی (عطا کردہ) نعمت کی پہچان کرائے گا تو وہ اسے پہچان لے گا۔ وہ پوچھے گا: تو نے اس نعمت کے ملنے پر کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری راہ میں لڑائی کی حتی کہ مجھے شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا۔ تم اس لیے لڑے تھے کہ کہا جائے

© AL HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

جَرِیْءٌ، فَقَدْ قِیْلَ. ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ! وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِیْكَ الْقُرْاٰنَ. قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ عَالِمٌ. وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِیُقَالَ هُوَ قَارِئٌ. فَقَدْ قِیْلَ. ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ...)). [صحیح مسلم:4923]

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "لَقَدْ اَتٰی عَلَیْنَا حِیْنٌ وَمَا نَرٰی اَنَّ اَحَدًا یَتَعَلَّمُ الْقُرْاٰنَ یُرِیْدُ بِهٖ اِلَّا اللّٰهَ، فَلَمَّا كَانَ هَا هُنَا بِاٰخِرَةٍ، خَشِیْتُ اَنَّ رِجَالًا یَتَعَلَّمُوْنَهٗ یُرِیْدُوْنَ بِهِ النَّاسَ وَمَا عِنْدَهُمْ، فَاَرِیْدُوا اللّٰهَ بِقِرَائَتِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ، وَاِنَّا كُنَّا نَعْرِفُكُمْ اِذْ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَاِذْ یَنْزِلُ الْوَحْیُ، وَاِذْ یُنَبِّئُنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ، فَاَمَّا الْیَوْمَ فَقَدْ مَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَانْقَطَعَ الْوَحْیُ، وَاِنَّمَا اُعَرِّفُكُمْ بِمَا اَقُوْلُ، مَنْ اَعْلَنَ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کہ یہ (شخص) بہادر ہے۔تو یہ کہہ دیا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اس آدمی کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا اور وہ آدمی جس نے علم سیکھا اور اسے سکھایا اور قرآن کی قراءت کی پس اسے پیش کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنی نعمت کی پہچان کرائے گا، وہ انہیں پہچان لے گا، وہ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم سیکھا اسے سکھایا اور تیری خاطر قرآن کی قراءت کی، (اللہ) فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو نے اس لیے علم پڑھا کہ کہا جائے (یہ) عالم ہے اور تو نے قرآن اس لیے پڑھا کہ کہا جائے: یہ قاری ہے، تو کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتی کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا...''۔

سیدنا عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: ہم پر ایسا زمانہ بھی آیا کہ ہم دیکھتے تھے کہ ہر کوئی صرف اللہ (کی رضا حاصل کرنے) کے لیے قرآن سیکھ رہا ہے لیکن اب میں ڈرتا ہوں کہ جب کچھ وقت گزر جائے گا تو ایسے لوگ آ جائیں گے جو قرآن کو لوگوں کی خوشنودی کے لیے سیکھنے لگیں گے اور وہ چاہیں گے جو ان لوگوں کے پاس ہوگا، پس تم اپنی قراءت اپنے قرآن اور اپنے اعمال کے ساتھ اللہ کی رضا چاہو۔ اور بے شک جب ہم میں رسول اللہ ﷺ موجود تھے تو ہم تم لوگوں کو پہچانتے تھے اور جب وحی نازل ہوتی تھی اور جب اللہ ہمیں تمہارے حالات کے بارے میں خبر دیتا تھا لیکن آج کے زمانے میں رسول اللہ ﷺ دنیا سے جا چکے ہیں، اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے، اور میں تمہیں اسی صفت کے ساتھ پہچانتا ہوں جو میں کہتا ہوں:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

خیرًا حببناہُ علیہِ وظننّا بِہٖ خیرًا، ومَنْ اظھر شرًّا بغضناہُ علیہِ وظننّا بِہٖ شرًّا، سرائِرُکُم فِیمَا بینکُم وبینَ اللّٰہِ عزّ وجلّ“.

قالَ الآجُرِیُّ رحِمہُ اللّٰہُ تعلِیقًا علٰی کلامِ عُمر رضِیَ اللّٰہُ عنہُ:

”فاذا کانَ عُمرُ بنُ الخطّابِ رضِیَ اللّٰہُ عنہُ قد خاف علٰی قومٍ قرءُوا القُرآنَ فِی ذٰلِکَ الوقتِ بِمیلِھِمْ اِلَی الدُّنیا، فما ظنُّکَ بِھِمُ الیومَ! وقد اخبرنَا النّبِیُّ ﷺ انّہُ یکُونُ اقوامٌ یقرءُونَ القُرآنَ یُقِیمُونہُ کما یُقِیمُونَ القِدحَ، یتعجّلُونہُ ولا یتاجّلُونہُ، یعنِی: یطلُبُونَ بِہٖ عاجِلۃَ الدُّنیا، ولا یطلُبُونَ بِہِ الاٰخِرۃَ“. [اخلاق اھل القرآن للآجری:27]

”قالَ بعضُ العُلماءِ: اِستِجرارُ الجِیفۃِ بِالمعازِفِ، اھونُ مِن استِجرارِھا بِالمصاحِفِ!

ورُوِیَ عنِ الحسنِ البصرِیِّ انّہُ قالَ: البھلوانُ الّذِی یلعبُ فوقَ الحِبالِ، احسنُ مِنَ العُلماءِ الّذِینَ یمِیلُونَ اِلَی المالِ؛ لِانّہُ یاکُلُ

جس نے بھلائی کا اظہار کیا ہم اس سے اس پر محبت کریں گے، اس کے بارے میں اچھا گمان رکھیں گے، جس نے برائی کو ظاہر کیا ہم اس سے اس پر نفرت و بغض رکھیں گے اور اس کے بارے میں برا گمان رکھیں گے، تم لوگوں کے باطن تمہارے اور اللہ عزوجل کے درمیان ہیں۔

آجری رحمہ اللہ نے سیدنا عمرؓ کے کلام پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب سیدنا عمر بن خطابؓ بعض ایسے لوگوں کے بارے میں جنہوں نے اس زمانے میں قرآن پڑھا ڈرتے تھے کہ وہ دنیا کی طرف مائل ہو جائیں گے تو آج کے زمانے کے لوگوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

اور تحقیق ہمیں نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن کو اس طرح سیدھا کر کے پڑھیں گے جیسا کہ تیر کی لکڑی کو سیدھا کیا جاتا ہے وہ اس کا اجر جلدی طلب کریں گے اور اس کو آخرت تک مؤخر نہیں کریں گے، یعنی وہ اس کے ذریعے دنیا کا جلدی ملنے والا فائدہ طلب کریں گے اور اس کے ساتھ آخرت کو طلب نہیں کریں گے۔

بعض علما کہتے ہیں کہ موسیقی کے ذریعے مردار کو گھسیٹنا اس سے کم درجے کا گناہ ہے کہ اس مردار کو قرآن پڑھ کر گھسیٹا جائے۔

اور حسن بصریؒ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ وہ پہلوان جو رسیوں پر چڑھ کر بازی گری کرتا ہے ان علما سے بہتر ہے جو دنیا کے مال کی طرف مائل ہوتے ہیں کیونکہ

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

الـدُّنیـا بِالدُّنیا، وَھٰؤُلَاءِ یَاکُلُونَ الدُّنیا بِالدِّینِ، فَیَصْدُقُ عَلَیھِمْ قَوْلُهُ تَـعَالٰی: ﴿**اُولٰٓئِکَ الَّـذِیْـنَ اشْتَـرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْھُدٰی فَمَارَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ**﴾"۔ [البقرة:16]، [مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، ج:4،ص:1513]

قَالَ الْآجُرِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: "فَاَمَّا مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ لِلدُّنیا وَلِاَبْنَاءِ الدُّنیا، فَاِنَّ مِنْ اَخْلَاقِهِ: اَنْ یَّکُونَ حَافِظًا لِحُرُوفِ الْقُرْآنِ مُضَیِّعًا لِحُدُودِہٖ، مُتَعَظِّمًا فِیْ نَفْسِهٖ، مُتَکَبِّرًا عَلٰی غَیْرِہٖ .قَدِ اتَّخَذَ الْقُرْآنَ بِضَاعَةً یَتَاَکَّلُ بِهِ الْاَغْنِیَاءَ، وَیَسْتَقْضِی بِهِ الْحَوَائِجَ، یُعَظِّمُ اَبْنَاءَ الدُّنیا، وَیُحَقِّرُ الْفُقَرَاءَ، اِنْ عَلَّمَ الْغَنِیَّ رَفَقَ بِهٖ طَمَعًا فِیْ دُنْیَاہُ، وَاِنْ عَلَّمَ الْفَقِیْرَ زَجَرَہُ وَعَنَّفَهُ، لِاَنَّهُ لَا دُنْیَا لَهُ یَطْمَعُ فِیْھَا"۔ [اخلاق اهل القرآن للآجري، ج:1،ص:87]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

وہ دنیا کو دنیا کے ذریعے سے کھاتا ہے لیکن یہ علما دنیا کو دین کے ذریعے سے کھاتے ہیں، تو ان پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان صادق آتا ہے: ''یہی لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی، تو نہ ان کی تجارت نے نفع دیا اور نہ وہ ہدایت پانے والے بنے''۔

آجریؒ کہتے ہیں کہ تو جو شخص دنیا یا دنیا داروں کے لیے قرآن پڑھتا ہے، اس کے اخلاق یہ ہوں گے کہ وہ قرآن کے حروف کا حافظ ہوگا لیکن اس کی حدود کو ضائع کرنے والا ہوگا۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا اور دوسروں پر تکبر کرنے والا ہوگا۔ اس نے قرآن کو سامان تجارت سمجھ لیا ہے، جس کے ساتھ وہ مال داروں سے کھاتا ہے اور اُس کے ذریعے وہ اپنی ضروریات پوری کرتا ہے۔ وہ دنیا داروں کی تعظیم کرتا ہے اور فقراء کو حقیر جانتا ہے۔ اگر وہ کسی مال دار کو تعلیم دیتا ہے تو اس کی دنیا میں طمع کرتے ہوئے اس کے ساتھ نرمی کرتا ہے اور اگر وہ کسی فقیر کو تعلیم دیتا ہے تو اس کو ڈانٹتا ہے اور اس پر سختی کرتا ہے کیونکہ اس محتاج کے پاس کوئی دنیا نہیں ہے جس کی وہ طمع کر سکے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

ثَالِثًا: اَلصِّدْقُ وَالْاِجْتِهَادُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَقْصُوْدِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَهُوَ زِيَادَةُ الْاِيْمَانِ.

مِمَّا يَدُلُّ عَلٰى عَلَاقَةِ الْقُرْآنِ بِالْاِيْمَانِ: قَوْلُهُ تَعَالٰى:

﴿رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْعَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ﴾. [آل عمران:193]

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الطَّبَرِيُّ: "اَلْمُنَادِي الَّذِيْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِي الْاٰيَةِ هُوَ الْقُرْآنُ؛ لِاَنَّ كَثِيْرًا مِّمَّنْ وَصَفَهُمُ اللّٰهِ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ لَيْسُوْا مِمَّنْ رَاَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَلَا عَايَنَهُ، فَسَمِعُوْا دُعَائَهُ اِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَنِدَاءَهُ، وَلٰكِنَّهُ الْقُرْآنُ. وَهُوَ نَظِيْرُ قَوْلِهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ مُخْبِرًا عَنِ الْجِنِّ اِذْ سَمِعُوْا كَلَامَ اللّٰهِ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اَنَّهُمْ قَالُوْا: **﴿اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًاo يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ...﴾**. [الجن:2-1]

تیسرا: قرآن کی قراءت کے مقصد کو ثابت کرنے میں سچائی اور سخت محنت سے کام لینا اور وہ مقصد ایمان میں اضافہ کرنا ہے۔

قرآن پڑھنے کا ایمان کے ساتھ تعلق پر جو چیز دلالت کرتی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ''اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا، جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! پس ہمارے لیے ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوکاروں کے ساتھ فوت کر''۔

ابو جعفر طبریؒ کہتے ہیں کہ اللہ نے اس آیت میں جس منادی کا ذکر کیا ہے وہ قرآن ہے، کیونکہ ان آیات میں اللہ نے بہت سے ایسے لوگوں کو اس صفت کے ساتھ بیان کیا ہے یہ اُن لوگوں میں سے نہیں تھے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تھا اور نہ ہی انہوں نے آپ ﷺ کی مدد کی تھی، کہ وہ آپ ﷺ کا اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف بلانا اور آواز دینا سنتے لیکن یہ قرآن ہی ہے، یہ اللہ جل ثناؤہ کے اس قول کی طرح ہی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ جنوں کے بارے میں خبر دیتے ہیں کہ جب انہوں نے اللہ کے اس کلام کو سنا جو ان کو پڑھ کر سنایا گیا تو انہوں نے کہا: ''بلاشبہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو سیدھی راہ کی راہ نمائی کرتا ہے''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قَـالَ قَتَادَةُ: قَوْلُهُ: ﴿رَبَّـنَـآ اِنَّـنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ﴾ اِلٰى قَوْلِـهِ: ﴿وَتَـوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ﴾ سَـمِـعُـوْا دَعْـوَةً مِـنَ اللّٰهِ فَاَجَابُوْهَا فَـاَحْسَنُـوا الْاِجَـابَةَ فِيْهَـا، وَصَبَـرُوْا عَـلَيْهَا، يُنَبِّئُكُمُ اللّٰهُ عَنْ مُؤْمِنِ الْاِنْسِ كَيْفَ قَالَ، وَعَنْ مُؤْمِنِ الْجِنِّ كَيْفَ قَالَ".

فَاَمَّا مُؤْمِنُ الْجِنِّ فَقَالَ: ﴿اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًاO يَّهْدِىْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَـاٰمَنَّا بِـهٖ وَلَـنْ نُّشْـرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا﴾ [الجن:2-1] ،وَاَمَّـا مُـؤْمِنَ الْاِنْسِ فَقَالَ: ﴿اِنَّـنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِـنُوْا بِـرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا﴾ . [ال عمران:193] [جامع البيان عن تاويل القرآن للطبري، ج:4،ص:264-263]

"وَلِهٰذَا قَرَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سُوْرَةَ مَرْيَـمَ [مريم:58] فَسَجَدَ، وَقَـالَ: هٰـذَا السُّجُوْدُ، فَاَيْنَ الْبَكِيُّ؟ يُرِيْدُ: فَاَيْنَ الْبُكَاءُ؟" [جامع البيان عن تاويل القرآن للطبري، ج:16،ص:114]

☆ وَعَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: ((قُلْتُ لِجَدَّتِى اَسْمَاءَ بِنْـتِ اَبِىْ بَكْرٍ: كَيْفَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُوْنَ

قتادہؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک منادی کو سنا، جو ایمان کے لیے منادی کر رہا تھا''۔ اس قول تک ''اور ہمیں نیکو کاروں کے ساتھ فوت کر''۔ انہوں نے اللہ کی طرف سے پکار سنی تو اسے قبول کر لیا پس انہوں نے اچھے طریقے سے اس کو قبول کیا اور اس پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا، اللہ تمہیں مومن انسانوں کے بارے میں خبر دیتا ہے کہ انہوں نے کس طرح جواب دیا تھا اور اسی طرح اللہ مومن جنوں کے بارے میں خبر دیتا ہے کہ انہوں نے کس طرح جواب دیا۔

تو جہاں تک مومن جنوں کا تعلق ہے تو اس نے فرمایا: ''بلاشبہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو سیدھی راہ کی طرف لے جاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو کبھی شریک نہیں کریں گے''۔

اور جہاں تک مومن انسانوں کا تعلق ہے تو اس نے فرمایا: ''بے شک ہم نے ایک منادی کو سنا، جو ایمان کے لیے منادی کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! پس ہمارے لیے ہمارے گناہ بخش دے''۔

اور اسی لیے سیدنا عمر بن خطابؓ نے سورۃ مریم پڑھی تو سجدہ کیا اور کہا: یہ تو سجدے ہیں تو رونا کہاں ہے؟ ان کا مطلب یہ تھا کہ رونا کہاں گیا؟ عبداللہؒ بن عروہ بن زبیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی کیسی حالت ہوتی تھی

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اِذَا قُـرِیَٔ الْـقُرْآنُ؟ قَالَتْ: کَانُوْا کَمَا نَعَتَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَدْمَعُ اَعْیُنُهُمْ وَتَقْشَعِرُّ جُلُوْدُهُمْ)). [تفسیر البغوي،ج:4،ص:86]

☆عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رض عَـنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ((سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَـقْـرَاُ فِـی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ، فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ: ﴿اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِشَیْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّکَ اَمْ هُمُ الْمُصَیْطِرُوْنَ﴾ [الطور:37-35] کَادَ قَلْبِیْ اَنْ یَّطِیْرَ)). [صحیح البخاری:4854]

وَمَرَّتْ مَـعَـنَـا الْاَدِلَّةُ الَّتِـیْ تَـدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْقُرْآنَ سَبَبٌ لِزِیَادَةِ الْاِیْمَانِ، وَمِمَّا یَزِیْدُ الْاَمْرَ بَیَانًا:

قَـوْلَ الـلّٰـهِ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اُوْحِیَ اِلَـیَّ اَنَّـهُ اسْتَمَعَ نَـفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّـا سَـمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ یَّهْدِیْٓ اِلَـی الـرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَا اَحَدًا﴾. [الجن:2-1]

قَالَ قَتَادَةُ: لَمْ یُجَالِسْ هٰذَا الْقُرآنَ اَحَدٌ اِلَّا قَامَ عَنْهُ بِزِیَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ،

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

جب قرآن پڑھا جاتا؟ انہوں نے کہا: وہ ویسے ہی ہوتے تھے جیسے اللہ عزوجل نے ان کا حال بیان کیا ہے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی ہوتی تھیں اور ان کی کھالوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔

سیدنا جبیر بن معطمؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نماز مغرب میں سورۃ الطّور پڑھ رہے تھے۔ پھر جب آپ ان آیات پر پہنچے: ''کیا وہ بغیر کسی چیز کے خود ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں یا آسمانوں اور زمین کو انہوں نے پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ وہ یقین ہی نہیں رکھتے۔ کیا ان کے پاس آپ کے رب کے خزانے ہیں یا یہ ان خزانوں پر داروغہ ہیں''؟ تو قریب تھا کہ (یہ آیات سن کر) میرا دل پرواز کر جاتا۔

اور ہمارے ساتھ (پیچھے) ایسے دلائل گزر چکے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ قرآن ایمان کے زیادہ ہونے کا سبب ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اس کی اور بھی زیادہ وضاحت کر دیتا ہے: ''کہہ دیجیے میری طرف وحی کی گئی ہے کہ بے شک جِنّوں کی ایک جماعت نے کان لگا کر سنا تو انہوں نے کہا بلاشبہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو سیدھی راہ کی طرف راہ نمائی کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو کبھی شریک نہیں کریں گے''۔

قتادہؒ کہتے ہیں کہ جو بھی اس قرآن کے ساتھ مجلس اختیار کرتا ہے تو جب وہ اٹھ کر جاتا ہے تو یا وہ اضافے کے ساتھ اٹھتا ہے یا کمی کے ساتھ اٹھتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قَـضَى اللّٰہُ عَـزَّوَجَلَّ الَّذِی قَضٰی: ﴿شِفَآءٌ وَّرَحُمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَلَا يَزِيۡدُ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا خَسَارًا﴾. [بنی اسرائیل:82]

قَـالَ حُـذَيـفَةُ:”اِنَّـا قَومٌ اُوتِينَا الاِيمَانَ قَبلَ اَن نُّؤتَى الْقُرآنَ، وَاِنَّكُم قَومٌ اُوتِيتُمُ الْقُرآنَ قَبلَ اَن تُؤتَوا الاِيمَانَ. فَمَعَـانِى الْقُرآنِ اِذَا صَدَقنَا تَزِيدُ الاِيمَانَ“.

كَيفَ يَزِيدُ تَالِيهِ اِيمَانًا؟

”وَذٰلِكَ لِاَنَّ مَعَانِى الْقُرآنِ دَائِرَةٌ عَلٰى:

اَلتَّـوحِيـدِ وَبَرَاهِينِهِ وَالْعِلمِ بِاللّٰهِ، وَمَـا لَهُ مِنْ اَوصَافِ الْكَمَالِ، وَمَا يَتَنَزَّهُ عَنهُ مِنْ سِمَاتِ النَّقصِ.

وَعَلَى الاِيمَانِ **بِالرُّسُلِ**، وَذِكرِ بَرَاهِينِ صِدقِهِم وَاَدِلَّةِ صِحَّةِ نُبُوَّتِهِم، وَالتَّعرِيفِ بِحُقُوقِهِم وَحُقُوقِ مُرسِلِهِم.

وَعَلَى الاِيمَانِ **بِمَلَائِكَتِهِ**، وَهُـم رُسُلُهُ فِى خَلقِهِ وَاَمرِهِ وَتَدبِيرِهِم

© AL-RAZA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

یہ اللہ عزوجل کا وہ فیصلہ ہے جو اس نے کر دیا ہے کہ "یہ ایمان والوں کے لیے سراسر شفا اور رحمت ہے اور وہ ظالموں کو خسارے کے سوا کسی چیز میں زیادہ نہیں کرتا"۔

سیدنا حذیفہؓ کہتے ہیں کہ ہم وہ لوگ ہیں کہ ہمیں قرآن سے پہلے ایمان عطا کیا گیا، اور تم وہ لوگ ہو جنہیں ایمان سے پہلے قرآن دیا گیا۔

جب ہم سچے دل سے قرآن پڑھیں گے تو قرآن کے معانی ایمان میں اضافہ کریں گے۔

(قرآن) کس طرح پڑھنے والے کے ایمان میں اضافہ کرتا ہے؟

- اور یہ ہیں جن کے گرد قرآن کے معنی گھومتے ہیں: توحید، اس کے براہین اور اللہ کی معرفت، اور اللہ کے اوصافِ کمال اور وہ جو اللہ کو اُس کی خصوصیات کی کمی سے پاک قرار دیتے ہیں۔
- رسولوں پر ایمان لانا اور ان کی سچائی کے دلائل کا ذکر اور ان کی نبوت کی صحت کے دلائل، انبیاء کے حقوق اور ان کو بھیجنے والی ذات کے حقوق کا تعارف۔
- اور فرشتوں پر ایمان لانا اور وہ اُس کے حکم سے اُس کی مخلوق میں اُس کے رسول ہیں۔ اور ان تمام کاموں میں اس کے اذن اور مشیت کے مطابق انتظام چلاتے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

الْاُمُوْرَ بِاِذْنِهٖ وَمَشِيْئَتِهٖ، وَمَا جَعَلُوْا عَلَيْهِ مِنْ اَمْرِ الْعَالَمِ الْعُلْوِيِّ وَالسُّفْلِيِّ، وَمَا يَخْتَصُّ بِالنَّوْعِ الْاِنْسَانِيِّ مِنْهُمْ مِنْ حِيْنِ يَسْتَقِرُّ فِيْ رَحِمِ اُمِّهٖ اِلٰى يَوْمِ يُوَافِيْ رَبَّهٗ وَيَقْدُمُ عَلَيْهِ.

وَعَلَى الْاِيْمَانِ **بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ**،وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ فِيْهِ لِاَوْلِيَائِهٖ مِنْ دَارِ النَّعِيْمِ الْمُطْلَقِ الَّتِيْ لَا يَشْعُرُوْنَ فِيْهَا بِاَلَمٍ وَلَا نَكَدٍ وَلَا تَنْغِيْصٍ، وَمَا اَعَدَّ لِاَعْدَائِهٖ مِنْ دَارِ الْعِقَابِ الْوَبِيْلِ الَّتِيْ لَا يُخَالِطُهَا سُرُوْرٌ وَلَا رَخَاءٌ وَلَا رَاحَةٌ وَلَا فَرَحٌ، وَتَفَاصِيْلُ ذٰلِكَ اَتَمَّ تَفْصِيْلٍ وَاَبْيَنَهٗ.

وَعَلٰى تَفَاصِيْلِ **الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ، وَالشَّرْعِ وَالْقَدَرِ، وَالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، وَالْمَوَاعِظِ وَالْعِبَرِ، وَالْقَصَصِ وَالْاَمْثَالِ، وَالْاَسْبَابِ وَالْحِكَمِ وَالْمُبَادِئِ، وَالْغَايَاتِ فِيْ خَلْقِهٖ وَاَمْرِهٖ.**

فَلَا تَزَالُ مَعَانِيْهِ:

- تُنْهِضُ الْعَبْدَ اِلٰى رَبِّهٖ بِالْوَعْدِ الْجَمِيْلِ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور اللہ کے حکم کے مطابق ان کا بالائی اور نچلے جہان میں معاملات کرنا اور جو اُن میں سے نوع انسانی کو خاص کرتے ہیں، اس وقت سے لے کر جب وہ اپنی ماں کے رحم میں جگہ پکڑتا ہے اور اس وقت تک جب وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے گا اور اپنے رب کے پاس پہنچ جائے گا۔

- اور آخرت کے دن پر ایمان لانا اور جو اللہ نے اپنے اولیا کے لیے نعمتوں کے گھر میں تیار کر رکھا ہے جس میں وہ نہ کوئی تکلیف، نہ ہی کوئی مشکل اور نہ ہی کسی گدلے پن کا احساس کریں گے۔
- اور جو اللہ نے اپنے دشمنوں کے لیے سخت عذاب کا گھر تیار کر رکھا ہے کہ نہ جس میں نہ کوئی مسرت ہے، نہ کوئی خوشحالی ہے، نہ کوئی راحت ہے اور نہ کوئی فرحت ہے۔

اور ان معنی کی تفصیلات جو ان کی تفصیل اور وضاحت کو مکمل کرتے ہیں۔

- اور امر و نہی کی تفاصیل، اور شرعی و تقدیری احکام، اور حلال و حرام، اور خطبات و اسباق، اور قصے اور مثالیں اور اسباب و حکمتیں، واصول و قواعد، اور یہ معانی اللہ کی مخلوق اور اس کے احکامات کے اغراض و مقاصد پر مشتمل ہیں۔
- اور یہ بھی معنی ہیں: اچھے وعدے کے ساتھ بندے کو اس کے رب کی طرف واپس لاتے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- وَتُحذِّرُهُ وَتُخوِّفُهُ بِوَعِيدِهِ مِنَ الْعَذابِ الْوَبِيلِ.
- وَتَحُثُّهُ عَلَى التَّضمُّرِ وَالتَّخفُّفِ لِلِقَاءِ الْيَوْمِ الثَّقِيلِ.
- وَتَهْدِيهِ فِىْ ظُلَمِ الْآرَاءِ وَالْمَذَاهِبِ اِلٰى سَوَاءِ السَّبِيلِ.
- وَتَصُدُّهُ عَنِ اقْتِحَامِ طُرُقِ الْبِدَعِ وَالْاَضَالِيلِ.
- وَتَبْعَثُهُ عَلَى الْاِزْدِيَادِ مِنَ النِّعَمِ بِشُكْرِ رَبِّهِ الْجَلِيْلِ.
- وَتُبَصِّرُهُ بِحُدُوْدِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ.
- وَتُوْقِفُهُ عَلَيْهَا لِئَلَّا يَتَعَدَّاهَا فَيَقَعُ فِى الْعَنَاءِ الطَّوِيْلِ.
- وَتُثَبِّتُ قَلْبَهُ عَنِ الزَّيْغِ وَالْمَيْلِ عَنِ الْحَقِّ وَالتَّحْوِيْلِ.
- وَتُسَهِّلُ عَلَيْهِ الْاُمُوْرَ الصِّعَابَ وَالْعَقَبَاتِ الشَّاقَّةِ غَايَةَ التَّسْهِيْلِ.
- وَتُنَادِيْهِ كُلَّمَا فَتَرَتْ عَزَمَاتُهُ وَوَنٰى فِىْ سَيْرِهِ: (تَقَدَّمَ الرَّكْبُ وَفَاتَكَ الدَّلِيْلُ، فَاللِّحَاقَ اللِّحَاقَ، وَالرَّحِيْلَ الرَّحِيْلَ).
- وَتَحْدُو بِهِ وَتَسِيْرُ اَمَامَهُ سَيْرَ الدَّلِيْلَ.

وَكُلَّمَا خَرَجَ عَلَيْهِ كَمِيْنٌ مِنْ كَمَائِنِ الْعَدُوِّ اَوْ قَاطِعٌ مِنْ قُطَّاعِ

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

• اوراللہ کے سخت عذاب کی وعید کے ساتھ اُسے ڈراتے اورخوف زدہ کرتے ہیں۔

• اوراس کواس بھاری دن کی ملاقات کے لیے قیام اورآرام پراُبھارتے ہیں۔

• اورنظریات اور مذاہب کے اندھیروں سے اُس کی سیدھے راستے کی طرف راہ نمائی کرتے ہیں اوراس کو بدعات اور گمراہیوں کے راستے کی طرف پیش رفت کرنے سے روکتے ہیں۔

• اوراس کواپنے رب جلیل کاشکرادا کرکے مزید نعمتوں کیحصول پرابھارتے ہیں۔

• اوراس کوحلال وحرام کی حدود دِکھاتے ہیں۔

• اوراس کوان حدود پر پھلانگنے سے روک دیتے ہیں کہ کہیں وہ شخص لمبی مصیبتمیں نہ پڑ جائے۔

• اوراس کے دل کوٹیڑھا ہونے،اورحق سے دوراورالٹ پلٹ ہونے سے ثابت قدم رکھتے ہیں۔

• اوراس کے لیے مشکلات اوردشوارگزاررکاوٹوں کوانتہائی آسان کردیتے ہیں۔

• اورجب بھی اس کے ارادے کمزور پڑنے لگتے ہیں اوروہ اپنے سفر میں سستی کا مظاہرہ کرتا ہےتو یہ اس کو پکارتے ہیں کہ قافلہ آگےنکل گیاہےاورراہ نمائی کرنے والاتم سے چھوٹ گیا ہے،قافلے سےملو،قافلے سےملو،کوچ کرو،کوچ کرو۔

• وَ تَحۡدُوۡبِہٖ وہ اس کے آگے آگے اس طرح چلتے ہیں جیسا کہ راہ دکھانے والا چلتا ہے۔

اور جب کبھی دشمنوں کی چھپی ہوئی افواج میں سے کوئی فوج اس کی مخالفت میں نکلتی ہے یا ڈاکوؤں میں سے کوئی ڈاکو نکلتا ہے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الطَّرِيقِ نَادَتْهُ:(اَلْحَذَرَ الْحَذَرَ! فَاعْتَصِمْ بِاللّٰهِ وَاسْتَعِنْ بِهِ، وَقُلْ: حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ) . **وَفِیْ تَاَمُّلِ الْقُرْآنِ وَتَدَبُّرِهِ وَتَفَهُّمِهِ اَضْعَافُ اَضْعَافِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْحِكَمِ وَالْفَوَائِدِ!“.**

[مدارج السالكين بين منازل اياك نعبد واياك نستعين، لابن قيم الجوزية، ج:1،ص:451]

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:سَيَبْلَى الْقُرْآنُ فِیْ صُدُوْرِ اَقْوَامٍ كَمَا يَبْلَى الثَّوْبُ فَيَتَهَافَتُ، يَقْرَؤُوْنَهُ لَا يَجِدُوْنَ لَهُ شَهْوَةً وَلَا لَذَّةً، يَلْبَسُوْنَ جُلُوْدَ الضَّاْنِ عَلٰى قُلُوْبِ الذِّئَابِ، اَعْمَالُهُمْ طَمَعٌ لَا يُخَالِطُهُ خَوْفٌ، اِنْ قَصَّرُوْا قَالُوْا سَنَبْلُغُ، وَاِنْ اَسَاءُوْا قَالُوْا سَيُغْفَرُ لَنَا اِنَّا لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا. [سنن الدارمی،ج:2،3346]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

تو اس کو پکارتے ہیں کہ بچ جاؤ، بچ جاؤ، اللہ کو مضبوطی سے تھام لو اور اس سے مدد حاصل کرو اور کہو کہ ''مجھے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے''۔اور قرآن میں غور وفکر کرنے ،اور اس میں تدبر کرنے اور اس کا فہم حاصل کرنے میں اس سے کئی گنا زیادہ حکمتیں اور فائدے ہیں جو حکمتیں اور فائدے ہم نے ذکر کیے ہیں۔

سیدنا معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ عنقریب قرآن کچھ لوگوں کے سینوں میں بوسیدہ ہو جائے گا جیسا کہ کپڑا بوسیدہ ہو کر ختم ہو جاتا ہے، وہ قرآن کو پڑھیں گے لیکن اس میں کوئی لطف اور لذت نہیں پائیں گے، وہ بکریوں کی کھال بھیڑیوں کے دلوں پر پہنیں گے، ان کے اعمال لالچ کے لیے ہوں گے جن میں اللہ کا خوف نہیں ہوگا، اگر وہ عمل میں کوتاہی کریں گے تو کہیں گے کہ ہم عنقریب جنت تک پہنچ ہی جائیں گے اور اگر وہ برے عمل کریں گے تو کہیں گے کہ عنقریب ہمیں معاف کر دیا جائے گا کیونکہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

رَابِعًا: اَلْاِجْتِهَادُ فِيْ فَهْمِ الْمَعَانِي (وَلَيْسَ الْاِسْتِكْثَارُ مِنَ الْحَرْفِ)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: ﴿**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ**﴾ يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَاَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ**)). [صحيح البخاري:5013]

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ**)). [سنن الترمذي:2949] حسن، صحيح

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: "كُنْتُ اَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ جَالِسَيْنِ، فَدَعَا مُحَمَّدٌ رَجُلًا، فَقَالَ: اَخْبِرْنِيْ بِالَّذِيْ سَمِعْتَ مِنْ اَبِيْكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، اَنَّهُ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَقَالَ: كَيْفَ تَرٰى فِيْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيْ سَبْعٍ؟ فَقَالَ زَيْدٌ: حَسَنٌ، وَلِاَنْ اَقْرَاَهُ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

چوتھا: معانی کو سمجھنے کی کوشش کرنا (نہ کہ حروف کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی کوشش کرنا)

سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے سنا کہ وہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ بار بار پڑھ رہا ہے۔ جب صبح ہوئی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا، گویا وہ اس عمل میں کوئی بڑا ثواب خیال نہ کرتا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت، قرآن کے تہائی حصے کے برابر ہے''۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا اس نے اسے سمجھا ہی نہیں''۔

یحیٰی بن سعیدؒ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں اور محمد بن یحیٰی بن حبانؒ دونوں بیٹھے ہوئے تھے کہ محمد نے ایک آدمی کو بلایا اور کہا کہ مجھے وہ حدیث بتائیں جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہے۔

اُس شخص نے کہا کہ میرے والد نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے سیدنا زید بن ثابتؓ سے سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ آپ کا سات دن میں قرآن مکمل کر لینے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو سیدنا زیدؓ نے کہا کہ یہ اچھا عمل ہے، لیکن اگر میں

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فِی نِصفِ شَهرٍ، اَوْ عِشرِینَ لَیلَةً، اَحبُّ اِلَیَّ، وَسَلنِی لِمَ ذَاکَ؟ قَالَ فَاِنِّی اَسَاَلُكَ، قَالَ زَیدٌ: لِکَی اَتَدَبَّرَہُ، وَاَقِفَ عَلَیہِ". [الموطا لامام مالك،وقوت الصلاۃ :241]

وَقَالَ ابنُ الْمُبَارَكِ:" اَخبَرنَاعُبَیدُ اللّٰہِ بنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ مَوهِبٍ قَالَ:سَمِعتُ مُحَمَّدَ بنَ کَعبٍ الْقُرَظِیَّ یَقُولُ: لَاَنْ اَقرَاَ فِی لَیلَتِی حَتّٰی اُصبِحَ بِاِذَا زُلزِلَتِ، وَالْقَارِعَةُ لَا اَزِیدُ عَلَیهِمَا، وَاَتَرَدَّدُ فِیهِمَا وَاَتَفَکَّرُ، اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَهُذَّ الْقُرآنَ لَیلَتِی هَذًّا اَوْ قَالَ: اَنثُرُہُ نَثرًا". [الزهد و الرقائق لابن المبارك:287]

وَرَدَ اَنَّ عَبدَ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُ جَاءَ اِلَیهِ رَجُلٌ فَقَالَ:"اِنِّی قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فِی رَکعَةٍ فَغَضِبَ وَقَالَ:اِنَّمَا فُصِّلَ لِتُفَصِّلُوہُ، هَذًّا کَهَذِّ الشِّعرِ، وَنَثرًا کَنَثرِ الدَّقَلِ؟لَقَد عَلِمتُ النَّظَائِرَ الَّتِی کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَقرِنُ بَینَهُنَّ، بِسُورَتَینِ فِی کُلِّ رَکعَةٍ،بِسُورَتَینِ فِی کُلِّ رَکعَةٍ". [التفسیر من سنن سعید بن منصور:156]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اسے آدھے مہینے یا بیس راتوں میں پڑھ کر مکمل کروں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اور آپ مجھ سے پوچھیں ایسا کیوں ہے؟ انہوں نے کہا: میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ایسا کیوں ہے؟ سیدنا زیدؓ نے کہا: تاکہ میں قرآن میں غور و فکر کروں اور اس پر قائم رہوں۔

ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ مجھے عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن موہبؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن کعب قرظی کو کہتے ہوئے سنا کہ یقیناً میں رات بھر صرف ''اِذَا زُلْزِلَتِ'' اور ''اَلْقَارِعَةُ'' ہی پڑھتا رہوں یہاں تک کہ صبح ہو جائے، ان دونوں سے زیادہ کچھ نہ پڑھوں اور ان کو ہی بار بار پڑھوں اور غور و فکر کروں، یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں اپنی رات میں قرآن کو جلدی جلدی پڑھوں یا یہ کہا کہ میں گھٹیا کھجوروں کی طرح قرآن کو بکھیرتا جاؤں۔

روایات ہے کہ ایک آدمی سیدنا عبد اللہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو کہنے لگا: میں نے گزشتہ رات ایک ہی رکعت میں مفصلات پڑھ لیں، تو سیدنا عبد اللہؓ غضب ناک ہوئے اور فرمایا: اُن کو جدا جدا اتارا گیا ہے تاکہ تم اُن کو جدا جدا کر کے پڑھو، کیا تم نے اُن کو گھٹیا اشعار کی طرح تیز پڑھا ہے؟ یا اس طرح بکھیرا ہے جیسے گھٹیا کھجوریں بکھیری جاتی ہیں؟ البتہ تحقیق میں ایسی باہم مشابہ سورتیں بھی جانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھا کرتے تھے، ہر رکعت میں دو دو سورتیں پڑھتے تھے، ہر رکعت میں دو دو سورتیں پڑھتے تھے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَعَنُ يَحُيَى بُنِ سَعِيدٍ، اَنَّ عَبُدَ اللّٰهِ بُنَ مَسُعُودٍ قَالَ لِاِنُسَانٍ:"اِنَّكَ فِىُ زَمَانٍ قَلِيُلٌ قُرَّاؤُه، كَثِيُرٌ فُقَهَاؤُه، يُحُفَظُ فِيُهِ حُدُوُدُ الْقُرآنِ، وَيُضَيَّعُ حُرُوُفُه...، وَسَيَاُتِى زَمَانٌ، كَثِيُرٌ قُرَّاؤُه، قَلِيُلٌ فُقَهَاؤُه، يُحُفَظُ فِيُهِ حُرُوُفُ الُقُرآنِ، وَيُضَيَّعُ حُدُوُدُه..."

[المؤطا لامام مالك قصر الصلاة فى السفر:575]

قَالَ الْاِمَامُ الذَّهبِىُّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ-:"وَسَمِعُتُ اَبَا عُثُمَانَ وَقُتَ وَدَّعَ النَّاسَ يَقُولُ:يَا اَهُلَ سَلُمَاسٍ، لِىُ عِنُدَكُمُ شَهُرٌ اَعِظُ وَاَنَا فِىُ تَفُسِيُرِ آيَةٍ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا،وَلَوُ بَقِيُتُ عِنُدَكُمُ تَمَامَ سَنَةٍ لَمَا تَعَرَّضُتُ لِغَيُرِهَا وَالُحَمُدُ لِلّٰهِ.قُلُتُ:هٰكَذَا كَانَ وَاللّٰهِ شَيُخُنَا ابُنُ تَيُمِيَةَ، بَقِىَ اَزُيَدَ مِنُ سَنَةٍ يُفَسِّرُ فِى سُوُرَةِ نُوحٍ، وَكَانَ بَحُرًا لَا تُكَدِّرُهُ الدِّلَاءُ- رَحِمَهُ اللّٰهُ-". [تاريخ الاسلام للامام الذهبى،ج:1،ص:226]

قَالَ ابُو بَكُرِ بنِ عَيَّاشٍ: " قَرَاُتُ الُقُرآنَ عَلٰى عَاصِمِ بُنِ اَبِى النَّجُوَدِ فَكَانَ يَاُمُرُنِى اَنُ اَقُرَاَ عَلَيُهِ فِى كُلِّ يَوُمٍ آيَةً لَا اَزِيُدُ عَلَيُهَا، وَيَقُوُلُ:اِنَّ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

یحییٰ بن سعیدؒ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک انسان سے کہا: ''تم یقیناً ایسے زمانے میں ہو کہ اس میں قاری کم اور فقہا زیادہ ہیں، اس دور میں قرآن کی حدود کی حفاظت کی جاتی ہے اور اس کے حروف کو ضائع کر دیا جاتا ہے (یعنی حروف کو اتنا تکلف سے ادا نہیں کیا جاتا بلکہ تدبر پر زور دیا جاتا ہے) اور عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا اس میں قاری زیادہ اور فقہا کم ہوں گے، اس زمانے میں قرآن کے حروف کی حفاظت کی جائے گی لیکن اس کی حدود کو ضائع کیا جائے گا''۔

امام ذہبیؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عثمانؒ کو کہتے ہوئے سنا جب وہ لوگوں کو الوداع کر رہے تھے کہ اے اہل سلماس! میرے پاس تمہارے لیے ایک مہینہ ہے، میں وعظ کروں گا اور میں ایک آیت کی تفسیر کروں گا اور اس کے متعلقات کو بیان کروں گا اور اگر میں تمہارے پاس ایک سال بھی ٹھہروں تب بھی میں ایک ہی آیت بیان کروں گا والحمدللہ۔ میں کہتا ہوں: اللہ کی قسم! ہمارے شیخ ابن تیمیہؒ کا بھی یہی حال تھا، وہ ایک سال سے زیادہ عرصہ تک سورۃ نوح کی تفسیر ہی کرتے رہے، اور اللہ اُن پر رحم فرمائے وہ ایسا سمندر تھے جس سے ڈول کھینچنے سے سمندر گدلا نہیں ہوتا۔

ابوبکر بن عیاشؒ کہتے ہیں کہ میں نے عاصم بن ابی نجودؒ کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ وہ مجھے حکم دیتے تھے کہ میں ان کو روزانہ ایک آیت پڑھ کر سناؤں اس سے زیادہ پڑھ کر نہ سناؤں۔ اور وہ کہتے تھے کہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

هٰـذَا اَثْبَتُ لَكَ، فَلَمْ آمَنْ اَنْ يَّمُوْتَ الشَّيْخُ قَبْلَ اَنْ اَفْرُغَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَمَا زِلْتُ اَطْلُبُ اِلَيْهِ حَتّٰى اَذِنَ فِىْ خَمْسِ آيَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ“.

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

یہ چیز (قرآن کو) تمہارے سینے میں زیادہ محکم کردینے والی ہے،تو مجھے اس بات کا ڈر رہوا کہ کہیں میرے قرآن مکمل کرنے سے پہلے یہ شیخ فوت نہ ہوجائیں، میں ان سے زیادہ آیات سنانے کی درخواست کرتا رہایہاں تک کہ انہوں نے مجھے روزانہ پانچ آیات سیکھنےاور پڑھنے کی اجازت دے دی۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

خَامِسًا: اَلْعَمَلُ بِالْعِلْمِ

قَالَ تَعَالٰى: ﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ [الاعراف:3] "ثُمَّ خَاطَبَ اللّٰهُ الْعِبَادَ، وَاَلْفَتَهُمْ اِلَى الْكِتَابِ فَقَالَ: ﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ اَیْ: اَلْكِتَابِ الَّذِی اُرِيْدُ اِنْزَالَهُ لِاَجْلِكُمْ وَهُوَ: ﴿مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ اَلَّذِی يُرِيْدُ اَنْ يُتِمَّ تَرْبِيَتَهُ لَكُم، فَاَنْزَلَ عَلَيْكُمْ هٰذَا لْكِتَابَ الَّذِی اِنْ اتَّبَعْتُمُوْهُ، كَمُلَتْ تَرْبِيَتُكُمْ، وَتَمَّتْ عَلَيْكُمُ النِّعْمَةُ، وَهُدِيْتُمْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ وَمَعَالِيْهَا ﴿وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ﴾ اَیْ: تَتَوَلَّوْنَهُمْ، وَتَتَّبِعُوْنَ اَهْوَاءَهُمْ، وَتَتْرُكُوْنَ لِاَجْلِهَا الْحَقَّ".

[تيسير الكريم الرحمن فی تفسير كلام المنان، للسعدي، ص:283]

قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ [النحل:89]

ہمارے سلف صالحین کا نقطۂ نظر

پانچواں: علم پر عمل کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اُس کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے اور اس کے سوا اور سرپرستوں کی پیروی مت کرو۔ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو''۔

پھر اللہ نے بندوں کو مخاطب کیا اور ان کی توجہ کتاب کی طرف مبذول کرائی تو فرمایا: ''اس کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے''۔

یعنی وہ کتاب جسے میں تمہاری خاطر نازل کرنا چاہتا ہوں اور وہ ''تمہارے رب کی جانب سے ہے'' وہ رب جو چاہتا ہے کہ تمہاری تربیت کو تمہارے لیے مکمل کردے، تو اس نے تم سب پر اس کتاب کو نازل کیا، اگر تم اس کی پیروی کرو گے تو تمہاری تربیت مکمل ہو جائے گی، تم پر نعمت بھی مکمل ہو جائے گی اور سب سے بہتر اعمال اور اخلاق اور ان کی بلندی کی طرف تمہاری راہ نمائی کی جائے گی ''اور اس کے سوا اور سرپرستوں کے پیچھے مت چلو'' یعنی تم ان سے دوستی کرو، اور ان کی خواہشات کی پیروی کرو اور پھر ان کی وجہ سے تم حق کو چھوڑ دو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کی، جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے اور فرماں برداروں کے لیے ہدایت، رحمت اور خوش خبری ہے''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قَالَ الشَّيۡخُ السَّعۡدِیُّ: ”﴿وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَيۡءٍ﴾

فِیۡ اُصُوۡلِ الدِّيۡنِ وَفُرُوۡعِهٖ،وَفِیۡ اَحۡكَامِ الدَّارَيۡنِ وَكُلِّ مَا يَحۡتَاجُ اِلَيۡهِ الۡعِبَادُ. فَهُوَ مُبَيَّنٌ فِيۡهِ اَتَمَّ تَبۡيِيۡنٍ بِاَلۡفَاظٍ وَاضِحَةٍ وَمَعَانٍ جَلِيَّةٍ.

حَتّٰى اِنَّهُ تَعَالٰى يُثۡنِیۡ فِيۡهِ الۡاُمُوۡرَ الۡكِبَارَ الَّتِیۡ يَحۡتَاجُ الۡقَلۡبُ لِمُرُوۡرِهَا عَلَيۡهِ كُلَّ وَقۡتٍ، وَاِعَادَتِهَا فِیۡ كُلِّ سَاعَةٍ، وَيُعِيۡدُهَا وَيُبۡدِيۡهَا بِاَلۡفَاظٍ مُّخۡتَلِفَةٍ وَاَدِلَّةٍ مُتَنَوِّعَةٍ، لِتَسۡتَقِرَّ فِی الۡقُلُوۡبِ فَتُثۡمِرَ مِنَ الۡخَيۡرِ وَالۡبِرِّ بِحَسۡبِ ثُبُوۡتِهَا فِی الۡقَلۡبِ وَحَتّٰى اِنَّهُ تَعَالٰى يَجۡمَعُ فِی اللَّفۡظِ الۡقَلِيۡلِ الۡوَاضِحِ مَعَانِیَ كَثِيۡرَةً يَكُوۡنُ اللَّفۡظُ لَهَا كَالۡقَاعِدَةِ وَالۡاَسَاسِ،وَاعۡتَبِرۡ هٰذَا بِالۡاٰيَةِ الَّتِی بَعۡدَ هٰذِهِ الۡاٰيَةِ وَمَا فِيۡهَا مِنۡ اَنۡوَاعِ الۡاَوَامِرِ وَنَوَاهِیَ الَّتِی لَا تُحۡصٰی.

فَلَمَّا كَانَ هٰذَا الۡقُرۡآنُ تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَیۡءٍ، صَارَ حُجَّةَ اللّٰهِ عَلَى الۡعِبَادِ كُلِّهِمۡ، فَانۡقَطَعَتۡ بِهٖ حُجَّةُ الظَّالِمِيۡنَ، وَانۡتَفَعَ بِهٖ الۡمُسۡلِمُوۡنَ، فَصَارَ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

شیخ سعدیؒ کہتے ہیں کہ ''اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کی، جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے''۔ یعنی اس کتاب میں دین کے اصول وفروع، دنیا وآخرت کے بارے میں احکامات اور ہر وہ چیز جس کے بندے محتاج ہیں کا واضح بیان ہے۔ تو اس میں الفاظ اور نمایاں معانی کی وضاحت مکمل طور پر بیان کی گئی ہے۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں بڑی بڑی چیزوں کی تعریف کرتا ہے جن کی دل میں ہر وقت گزرنے کی ضرورت ہوتی ہے، ہر گھڑی وہ لوٹ لوٹ کر آتی رہیں اور وہ ان کو مختلف الفاظ اور مختلف قسم کے دلائل کے ساتھ دہراتا اور ظاہر کرتا رہتا ہے تاکہ وہ دلوں میں جم جائیں۔ پھر وہ دل میں جم جانے کے حساب سے خیر اور نیکی کا پھل لائیں گیں، اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تھوڑے اور واضح الفاظ میں بہت سے معانی کو جمع کر دیتا ہے۔ وہ الفاظ ان معانی کے لیے قاعدے اور بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس آیت کو اس کے بعد آنے والی آیت سے سمجھا گیا ہے اور جو کچھ اس میں مختلف قسم کے اوامر اور نواہی ہیں جنہیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

تو جب یہ قرآن ہر چیز کی وضاحت ہے، تو یہ تمام بندوں پر اللہ کی حجت بن گیا ہے۔ پس اس کے ذریعے سے ظالموں کی حجت کٹ گئی ہے اور مسلمانوں نے اس کے ساتھ فائدہ اٹھایا ہے تو یہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

هُـدًى لَّهُـم يَهْتَـدُونَ بِهِ اِلٰى اَمرِ دِيْنِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ، وَرَحْمَةً يَنَالُوْنَ بِهِ كُـلَّ خَيْـرٍ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَـالْهُـدٰى مَـا نَالُوْهُ بِهِ مِنْ عِلْمٍ نَافِعٍ وَعَمَلٍ صَالِحٍ".

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "لَا يَغُرَّنَّكُمْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ، اِنَّمَا هُوَ كَلَامٌ يُتَكَلَّمُ بِهِ، وَلٰكِنِ انْظُرُوْا اِلٰى مَنْ يَّعْمَلُ بِهِ". [التفسير من سنن سعيد بن منصور:127]

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "اِنَّ هٰـذَا الْقُرْآنَ قَرَاَهُ عَبِيْدٌ وَصِبْيَانٌ لَمْ يَاْخُذُوْهُ مِنْ اَوَّلِهِ، وَلَا عِلْمَ لَهُمْ بِتَاْوِيْلِهِ. اِنَّ اَحَقَّ النَّاسِ بِهٰذَا الْقُرْآنِ مَنْ رُئِىَ فِىْ عَمَلِهِ". [التفسير من سنن سعيد بن منصور:135]

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمِنَ اللّٰهُ لِمَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ مَا فِيْهِ اَنْ لَا يَضِلَّ وَلَا يَشْقٰى ثُمَّ تَلَا: ﴿**فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى**﴾ [طه:123]

وَفِى رِوَايَةٍ: مَـنْ قَـرَاَ الْـقُـرْآنَ وَاتَّبَـعَ بِمَا فِيهِ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ، وَوَقَاهُ سُوْءَ الْحِسَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ان کے لیے ہدایت بن گیا جس کے ساتھ وہ اپنے دینی اور دنیاوی کاموں میں راہ نمائی حاصل کرتے ہیں اور رحمت بن گیا جس کے ساتھ وہ دنیا اور آخرت کی ہر خیر و بھلائی کو پا لیتے ہیں۔ پس ہدایت تو وہ علم نافع اور عمل صالح ہے جو انہوں نے اس کے ذریعے حاصل کی ہے۔

سیدنا عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ تمہیں وہ لوگ دھوکے میں نہ ڈالیں جو قرآن پڑھتے ہیں یہ تو محض ایک کلام ہے جو زبان سے ادا کیا جاتا ہے لیکن تم ان لوگوں کو دیکھو جو اس پر عمل کرتے ہیں۔

حسنؒ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ بے شک اس قرآن کو غلاموں اور بچوں نے پڑھا ہے لیکن انہوں نے اسے شروع سے نہیں لیا (یعنی عمل نہیں کیا) اور انہیں اس کے معنی اور تاویل کا بھی کوئی علم نہیں۔ اس قرآن کے پڑھنے کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہے جس کے عمل میں یہ قرآن نظر آئے۔

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے قرآن پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کے لیے ضمانت دی ہے کہ وہ (دنیا میں) گمراہ نہیں ہوگا اور (آخرت میں) محروم نہیں ہوگا۔ اور پھر اس آیت کی تلاوت کی۔ ''تو جس نے میری ہدایت کی پیروی کی تو نہ وہ گمراہ ہوگا اور نہ مصیبت میں پڑے گا''۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو قرآن کو پڑھتا ہے اور اس میں جو احکام ہیں ان کی پیروی کرتا ہے تو اللہ اس کو گمراہی سے ہدایت دے دیتا ہے اور قیامت کے دن اُسے برے حساب سے بچا لیتا ہے۔ یہ اس لیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰیo وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْکًا﴾ [طٰہٰ:123-124]

وَقَالَ سُفیَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، قُلتُ:" یَا اَبَا الْحَجَّاجِ، مَا قَولُ اللّٰهِ ﴿وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾؟ [الزمر:33]

قَالَ: هُمُ الَّذِیْنَ جَاءُوْا بِالْقُرْآنِ، فَقَالُوْا: هٰذَا اَعْطَیْتُمُوْنَا فَقَدْ عَمِلْنَا بِمَا فِیْهِ". [بحوالہ تفسیر ابن کثیر،ج:7،ص:99]

قَالَ الْقُرْطُبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ:" اَلَا وَاِنَّ الْحُجَّةَ عَلٰی مَنْ عَلِمَهُ فَاَغْفَلَهُ اَوْکَدُ مِنْهَا عَلٰی مَنْ قَصَرَ عَنْهُ وَجَهِلَهُ، وَمَنْ اُوْتِیَ عِلْمَ الْقُرْآنِ فَلَمْ یَنْتَفِعْ، وَزَجَرَتْهُ نَوَاهِیْهِ فَلَمْ یَرْتَدِعْ، وَارْتَکَبَ مِنَ الْمَآثِمِ قَبِیْحًا، وَمِنَ الْجَرَائِمِ فَضُوْحًا، کَانَ الْقُرْآنُ حُجَّةً عَلَیْهِ، وَخَصْمًا لَدَیْهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَکَ اَوْ عَلَیْکَ)) [صحیح مسلم:534]

فَالْوَاجِبُ عَلٰی مَنْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِحِفْظِ کِتَابِهٖ اَنْ یَتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ،

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

’’تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو نہ وہ گمراہ ہوگا اور نہ مصیبت میں پڑے گا۔اور جس نے میری نصیحت سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ گزران ہے‘‘۔

اور سفیانؒ نے منصورؒ سے روایت کیا ہے،وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابوحجاج! اللہ کا یہ فرمان کہ ’’اور وہ شخص جو سچ لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ بچنے والے ہیں‘‘۔اس سے کون مراد ہے؟ انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن لائیں گے تو کہیں گے کہ یہ وہ قرآن ہے جو تم نے ہمیں دیا تھا، پس تحقیق اس میں جو کچھ ہے ہم نے اس پر عمل کرلیا ہے۔

قرطبیؒ کہتے ہیں کہ خبردار! بے شک قرآن کی حجت اس آدمی کے خلاف قائم ہوجائے گی جو اس کو جاننے کے بعد فراموش کردے، اس پر ایسے آدمی کی نسبت حجت زیادہ پختہ ہوجائے گی جس نے اس سے کوتاہی برتی اور وہ اس سے لاعلم رہا۔ اور جسے قرآن کا علم دیا گیا لیکن اس نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا، اس کی منہیات نے اس کو ڈانٹا لیکن وہ باز نہ آیا، اس نے بہت برے گناہوں کا ارتکاب کیا اور ایسے جرائم کا ارتکاب کیا جو رسوا کن ہیں تو یہ قرآن اس کے خلاف حجت ہوگا اور اس کے مدمقابل جھگڑنے والا ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے‘‘، اللہ نے جس شخص کو اپنی کتاب حفظ کرنے کے ساتھ خاص کیا ہو تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس کی تلاوت اس طرح کرے جس طرح اس کا حق ہے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَيَتَدَبَّرَ حَقَائِقَ عِبَارَتِهِ، وَيَتَفَهَّمَ عَجَائِبَهُ وَيَتَبَيَّنَ غَرَائِبَهُ،

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ﴾ [ص:29]

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾ [محمد:24]

نُقِلَ عَنْ عِيسَى بْنِ عُمَرَ النَّحْوِيِّ اَنَّهُ قَالَ: اَقْبَلْتُ حَتّٰى اَقَمْتُ عِنْدَ الْحَسَنِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: قَرَاَ هٰذَا الْقُرْآنَ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ: فَرَجُلٌ قَرَاَهُ فَاتَّخَذَهُ بِضَاعَةً وَنَقَلَهُ مِنْ بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ، وَرَجُلٌ قَرَاَهُ فَاَقَامَ عَلٰى حُرُوْفِهِ، وَضَيَّعَ حُدُوْدَهُ يَقُوْلُ: اِنِّىْ وَاللّٰهِ لَا اُسْقِطُ مِنَ الْقُرْآنِ حَرْفًا، كَثَّرَ اللّٰهُ بِهِمُ الْقُبُوْرَ، وَاَخْلٰى مِنْهُمُ الدُّوْرَ فَوَاللّٰهِ لَهُمْ اَشَدُّ كِبْرًا مِنْ صَاحِبِ السَّرِيْرِ عَلٰى سَرِيْرِهِ، وَمِنْ صَاحِبِ الْمِنْبَرِ عَلٰى مِنْبَرِهِ، وَرَجُلٌ قَرَاَهُ فَاَسْهَرَ لَيْلَهُ وَاَظْمَاَ نَهَارَهُ وَمَنَعَ شَهْوَتَهُ، فَجَثَوْا فِىْ بَرَانِسِهِمْ وَرَكَدُوْا فِىْ مَحَارِبِهِمْ، بِهِمْ يَنْفِى اللّٰهُ عَنَّا الْعَدُوَّ وَبِهِمْ يَسْقِينَا اللّٰهُ الْغَيْثَ، وَهٰذَا الدَّرْبُ مِنَ الْقُرَّاءِ اَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيْتِ الْاَحْمَرِ.

[اخلاق اهل القرآن، الآجري، ج:1، ص:132]

اوراس کے الفاظ کی حقیقتوں میں غور کرے، اوراس کے عجائبات کو سمجھنے کی کوشش کرے اوراس کے اجنبی الفاظ کے معنی کو معلوم کرے،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’یہ ایک کتاب ہے، ہم نے اسے آپ کی طرف نازل کیا ہے، بہت بابرکت ہے، تاکہ وہ (لوگ) اس کی آیات میں غوروفکر کریں‘‘۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’تو کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے، یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟‘‘

عیسی بن عمر نحویؒ سے نقل کیا گیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حسنؒ کے پاس آیا اوران کے ہاں قیام کیا، میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ اس قرآن کو پڑھنے والے لوگ تین طرح کے ہیں:

پس ایک وہ شخص ہے جو اس کو پڑھ کر اس کو سامان تجارت بنالیتا ہے اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف منتقل کرتا ہے، اور ایک وہ شخص ہے جو اس کو پڑھتا ہے اور اس کی قراءت وحروف پر قائم ہو جاتا ہے اور اس کی حدود کو ضائع کرتا ہے، وہ کہتا ہے کہ اللہ کی قسم! یقیناً میں قرآن کی کوئی ایک قراءت بھی ساقط نہیں کروں گا، اللہ ایسے لوگوں کے ساتھ قبروں کو بھردے، اور ایسے لوگوں سے گھروں کو خالی کردے، اللہ کی قسم! یہ لوگ تخت پر بیٹھے بادشاہ اور اپنے منبر پر بیٹھے ہوئے شخص سے بھی بڑھ کر متکبر ہیں، اور ایک وہ شخص ہے جو قرآن پڑھتا ہے، وہ اپنی رات کو جاگتا ہے، اور اپنے دن کو پیاسا رہتا ہے، اور اپنی شہوت کو روکتا ہے، ایسے لوگ اپنی عبائیں پہن کر گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے ہیں اور اپنی عبادت گاہوں میں رکے رہتے ہیں، ان کی وجہ سے اللہ ہم سے دشمن کو دور ہٹا دیتا ہے، اور ان کی وجہ سے اللہ ہمیں بارش دیتا ہے، اور قرآن پڑھنے والے لوگوں کی یہ قسم سرخ سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہیں۔

© AL HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَهُنَا الْآجُرِيُّ يَصِفُهُمْ لَنَا فَيَقُوْلُ:

"قَدْ عَظُمَتِ الدُّنْيَا فِيْ قَلْبِهِ، اِنْ فَاتَهُ مِنْهَا شَيْءٌ لَا يَحِلُّ لَهُ اَخْذُهُ، حَزِنَ عَلَى فَوْتِهِ.

لَا يَتَادَّبُ بِادَبِ الْقُرْآنِ، وَلَا يَزْجُرُ نَفْسَهُ عَنِ الْوَعْدِ وَالْوَعِيْدِ، لَاهٍ غَافِلٌ عَمَّا يَتْلُو اَوْ يُتْلَى عَلَيْهِ. هِمَّتُهُ حِفْظُ الْحُرُوْفِ، اِنْ اَخْطَاَ فِيْ حَرْفٍ سَاءَهُ ذٰلِكَ، لِئَلَّا يَنْقُصَ جَاهُهُ عِنْدَ الْمَخْلُوْقِيْنَ، فَتَنْقُصَ رُتْبَتُهُ عِنْدَهُمْ، فَتَرَاهُ مَحْزُوْنًا مَغْمُوْمًا بِذٰلِكَ، وَمَا قَدْ ضَيَّعَهُ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ مِمَّا اَمَرَ بِهِ الْقُرْآنُ اَوْ نَهٰى عَنْهُ غَيْرُ مُكْتَرِثٍ بِهِ.

- اَخْلَاقُهُ فِيْ كَثِيْرٍ مِنْ اُمُوْرِهِ اَخْلَاقُ الْجُهَّالِ، الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ.
- لَا يَاْخُذُ نَفْسَهُ بِالْعَمَلِ بِمَا اَوْجَبَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ.
- اِذَا دَرَّسَ الْقُرْآنَ، اَوْ دَرَسَهُ عَلَيْهِ غَيْرُهُ هِمَّتُهُ مَتَى يَقْطَعُ؟ لَيْسَ هِمَّتُهُ مَتَى يَفْهَمُ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور یہاں آجری ؒ ہمارے لیے ان کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

تحقیق اس کے دل میں دنیا کی عظمت بڑھ گئی ہے، اگر اس (دنیا) میں سے کوئی ایسی چیز اس سے چھوٹ جائے جس کا لینا اس کے لیے حلال نہیں تو وہ اس کی محرومی پر غمگین ہوتا ہے،

وہ قرآن کے آداب کو نہیں اپناتا، اور وہ وعدہ و وعید کے بارے میں اپنے نفس کو انتباہ نہیں کرتا، وہ اس سے بے خبر اور غافل ہے جو وہ تلاوت کرتا ہے یا اس پر تلاوت کی جاتی ہے، اس کا مقصد صرف حروف کا حفظ کرنا ہے، اگر کسی حرف میں غلطی ہو جائے تو وہ اس پر غمگین ہو جاتا ہے تاکہ لوگوں کے ہاں اس کی وجاہت کم نہ ہو جائے پھر ان کے ہاں اس کا مرتبہ بھی کم ہو جائے گا، تو آپ اس کو دیکھیں گے کہ وہ اس کوتاہی پر بہت غمگین اور پریشان ہو جاتا ہے، اور حالانکہ اُس (شخص) نے اِس چیز کو ضائع کر دیا جو اس کے اور اللہ کے درمیان تھی جس کا قرآن نے حکم دیا یا جس سے قرآن نے روکا لیکن اُس کو اِس کی کوئی پروا نہیں۔

• بہت سارے معاملات میں اس کے اخلاق ان جاہلوں جیسے ہیں جو علم نہیں رکھتے۔

• قرآن نے اس پر جو کچھ واجب کیا ہے اس کے عمل پر وہ اپنے نفس کو آمادہ نہیں کرتا۔

• جب وہ قرآن پڑھتا ہے یا کوئی اس پر قرآن پڑھتا ہے تو اس کی زیادہ فکر یہی ہوتی ہے کہ یہ کب ختم ہوگا؟ اس کی یہ فکر نہیں ہوتی کہ وہ کب سمجھے گا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- لَا يَتَفَكَّرُ عِنْدَ التِّلَاوَةِ بِضُرُوبِ اَمْثَالِ الْقُرْآنِ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَ الْوَعْدِ وَالْوَعِيْدِ.
- يَاْخُذُ نَفْسَهُ بِرِضَا الْمَخْلُوْقِينَ، وَلَا يُبَالِیْ بِسَخَطِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.
- يُحِبُّ اَنْ يُعْرَفَ بِكَثْرَةِ الدَّرْسِ.
- وَيُظْهِرُ خَتْمَهُ لِلْقُرْآنِ لِيَحْظَى عِنْدَهُمْ.

قَدْ فَتَنَهُ حُسْنُ ثَنَاءِ مَنْ جَهِلَهُ، يَفْرَحُ بِمَدْحِ الْبَاطِلِ، وَاَعْمَالُهُ اَعْمَالُ اَهْلِ الْجَهْلِ، يَتَّبِعُ هَوَاهُ فِيْمَا تُحِبُّ نَفْسُهُ، غَيْرُ مُتَصَفِّحٍ لِمَا ذَكَرَهُ الْقُرْآنُ عَنْهُ". [اخلاق اهل القرآن،الآجري،ج:1،ص:88]

فَاللّٰهَ نَسْاَلُ اَنْ يَّجْعَلَ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ رَبِيْعَ قُلُوْبِنَا وَنُوْرَ صُدُوْرِنَا وَجَلَاءَ اَحْزَانِنَا وَذَهَابَ هُمُوْمِنَا..

فَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((**مَا اَصَابَ اَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَلَا حَزَنٌ، فَقَالَ:اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ، ابْنُ عَبْدِکَ، ابْنُ اَمَتِکَ،**

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

• قرآن کی مثالوں کی تلاوت کرتے ہوئے وہ غور و فکر نہیں کرتا اور جنت کے وعدے اور جہنم کی وعید پر بھی نہیں ٹھہرتا۔

• وہ اپنے نفس کو لوگوں کو راضی کرنے پر تو آمادہ کرتا ہے، لیکن رب العالمین کی ناراضگی کی اس کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

• وہ پسند کرتا ہے کہ وہ اس چیز کے ساتھ پہچانا جائے کہ وہ بہت زیادہ پڑھتا ہے۔

• اور وہ قرآن کے ختم ہونے کا اظہار کرتا ہے تاکہ ان (لوگوں) کے پاس سے کچھ حصہ حاصل کر سکے۔

تحقیق اس کو ان لوگوں کی اچھی تعریف نے مغرور کر دیا ہے جو اس کی صورت حال سے ناواقف ہیں، وہ باطل کی تعریف پر خوش ہوتا ہے، اور اس کے اعمال جاہل لوگوں کے اعمال جیسے ہیں، وہ اپنی اس خواہش کی پیروی کرتا ہے، جس کو اس کا نفس پسند کرتا ہے وہ اس میں غور نہیں کرتا جو قرآن نے اس کے متعلق ذکر کیا ہے۔

پس ہم اللہ ہی سے سوال کرتے ہیں کہ وہ قرآن کریم کو ہمارے دلوں کی بہار، ہمارے سینوں کا نور، ہمارے غموں کو دور کرنے والا اور ہماری پریشانی کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔

تو سیدنا عبداللہؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بھی کسی کو کوئی فکر و غم اور رنج و ملال لاحق ہو اور وہ یہ دعا پڑھے: اے اللہ! بے شک میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے کا بیٹا اور تیری بندی کا بیٹا،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نَـاصِيَتِـیُ بِيَـدِکَ، مَـاضٍ فِـیَّ حُکُمُکَ، عَدُلٌ فِیَّ قَضَاؤُکَ، اَسُـاَلُکَ بِـکُـلِّ اسُـمٍ هُـوَ لَکَ سَمَّيُتَ بِهِ نَفُسَکَ،اَوُ عَلَّمُتَهُ اَحَـدًا مِـنُ خَـلُقِکَ، اَوُ اَنُزَلُتَهُ فِیُ کِتَابِکَ، اَوِ اسُتَاُثَرُتَ بِهِ فِیُ عِـلُـمِ الُغَيُـبِ عِـنُـدَکَ، اَنُ تَـجُعَلَ الُقُرُآنَ رَبِيُعَ قَلُبِیُ، وَنُورَ صَـدُرِیُ، وَجِلَاءَ حُـزُنِـیُ، وَذَهَـابَ هَـمِّی، اِلَّا اَذُهَبَ اللّٰهُ هَمَّهُ وَحُـزُنَـهُ، وَاَبُـدَلَـهُ مَـكَـانَـهُ فَرَحًا، قَالَ: فَقِيُلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اَلا نَتَعَلَّمُهَا؟ فَقَالَ بَلٰی، يَنُبَغِی لِمَنُ سَمِعَهَا اَنُ يَّتَعَلَّمَهَا)).

[مسند احمد بن حنبل،ج:6،ص:3712]

”فَكَمَا اَنَّ الرَّبِيُعَ سَبَبُ ظُهُوُرِ آثَارِ رَحُمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاِحُيَاءِ الُاَرُضِ بَـعُـدَ مَـوُتِهَـا، كَـذٰلِكَ الُـقُـرُآنُ سَبَـبُ ظُهُـورِ تَاُ ثِيُرِ لُطُفِ اللّٰهِ مِنَ الُاِيُمَانِ وَالُمَعَارِفِ، وَزَوَالِ ظُلُمَاتِ الُكُفُرِ وَالُجَهُلِ وَالُهَرَمِ“.

[الهروي، مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح،ج:4،ص:1701]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میری ذات پر تیرا ہی حکم چلتا ہے، میری ذات کے متعلق تیرا فیصلہ عدل وانصاف والا ہے، میں تجھے تیرے ہر اس نام کا واسطہ دے کر سوال کرتا، جو تو نے اپنے لیے خود تجویز کیا، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ نام سکھایا، یا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا اپنے پاس علم غیب میں ہی اسے محفوظ رکھا کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے غموں کو دور کرنے والا اور میری پریشانی کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔تو اللہ اس کے فکر وغم اور رنج و ملال کو دور کر کے اس کے بدلے فرحت وسکون عطا کرے گا۔کہا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم یہ کلمات سیکھ نہ لیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! جو انہیں سنے اسے چاہئے کہ انہیں سیکھ لے۔''

تو جس طرح موسم بہار اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار کے ظاہر ہونے اور زمین کے بنجر ہو جانے کے بعد زندہ ہو جانے کا سبب ہے، اسی طرح قرآن ایمان اور معارف میں اللہ کی مہربانی کی تاثیر کے ظاہر ہونے کا سبب ہے اور کفر اور جہالت اور بڑھاپے کی تاریکیوں کو ختم کرنے کا سبب ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

خُطَّةُ الْوُصُولِ لِلْمَامُولِ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مقصد تک کا لائحہ عمل

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

مِنْ اَجْلِ الْوُصُوْلِ لِلْمَامُوْلِ عَلَيْنَا اَنْ نَسْتَعِيْنَ بِاللّٰهِ وَنَسِيْرَ فِيْ هٰذِهِ الْخُطَّةِ

1. اَلتَّهَيُّؤُ لَهُ بِالتَّرْتِيْلِ:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ صلى الله عليه وسلم فِيْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْوَحْيِ فِيْ سُوْرَةِ الْمُزَّمِّلِ:

﴿يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا﴾ . [المزمل:6-1]

قَالَ الشَّيْخُ السَّعْدِيُّ: " **﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾** فَاِنَّ تَرْتِيْلَ الْقُرْآنِ بِهِ يَحْصُلُ التَّدَبُّرُ وَالتَّفَكُّرُ، وَتَحْرِيْكُ الْقُلُوْبِ بِهِ، وَالتَّعَبُّدُ بِآيَاتِهٖ، وَالتَّهَيُّؤُ وَالْاِسْتِعْدَادُ التَّامُّ لَهُ، فَاِنَّهُ قَالَ: **﴿اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا﴾** اَيْ: نُوْحِيْ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْآنَ الثَّقِيْلَ، اَيْ: اَلْعَظِيْمَةُ مَعَانِيْهِ، الْجَلِيْلَةُ اَوْصَافِهٖ، وَمَا كَانَ بِهٰذَا الْوَصْفِ، **حَقِيْقٌ اَنْ يُّتَهَيَّا لَهُ،**

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مقصد تک پہنچنے کے لیے ہم پر لازم ہے کہ ہم اللہ سے مدد چاہیں اور ہم درج ذیل لائحہ عمل اختیار کریں

1۔قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کے لیے تیار ہونا:

اللہ تعالیٰ نے ابتدائی وحی میں سورۃ مزمل میں اپنے نبی کریم ﷺ کو فرمایا:''اے کپڑے میں لپٹنے والے!رات کو قیام کرومگر تھوڑا۔آدھی رات (قیام کرو)،یااس سے تھوڑا سا کم کرلو۔یااس سے زیادہ کرلواور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ یقیناً ہم ضرور آپ پر ایک بھاری کلام نازل کریں گے۔بلاشبہ رات کو اٹھنا (نفس کو) کچلنے میں زیادہ سخت اور بات کرنے میں زیادہ درستی والا ہے''۔

شیخ سعدیؒ کہتے ہیں کہ''اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو''۔پس بے شک قرآن کو ترتیل سے پڑھنے سے تدبر اور غور وفکر حاصل ہوتا ہے،اوراس کے ساتھ دلوں کو حرکت دی جاتی ہے،اوراس کی آیات کے ساتھ اطاعت کی جاتی ہے، اوراس کے لیے مکمل تیاری کی جاتی ہے،اوراس کے لیے مکمل استعداد وصلاحیت کو اختیار کیا جاتا ہے،تو بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''یقیناً ہم ضرور آپ پر ایک بھاری کلام نازل کریں گے''۔یعنی ہم آپ کی طرف اس بھاری قرآن کو وحی کریں گے،یعنی جس کے معانی عظیم ہیں،جس کے اوصاف شان دار ہیں،اور جس کے یہ اوصاف ہوں تو وہ اس لائق ہے کہ اس کے لیے تیاری کی جائے،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَيُرَتِّلُ، وَيُتَفَكَّرُ فِيمَا يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ.

ثُمَّ ذَكَرَ الْحِكْمَةَ فِيْ اَمْرِهِ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: ﴿**اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ**﴾ اَيْ: اَلصَّلَاةَ فِيْهِ بَعْدَ النَّوْمِ﴿**هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا**﴾ اَيْ: اَقْرَبُ اِلٰى تَحْصِيْلِ مَقْصُوْدِ الْقُرْآنِ، يَتَوَاطَاُ عَلَى الْقُرْآنِ الْقَلْبُ وَاللِّسَانُ، وَتَقِلُّ الشَّوَاغِلُ، وَيَفْهَمُ مَايَقُوْلُ، وَيَسْتَقِيْمُ لَهُ اَمْرُهُ، وَهٰذَا بِخِلَافِ النَّهَارِ، فَاِنَّهُ لَا يَحْصُلُ بِهِ هٰذَا الْمَقْصُوْدُ". [تيسير الكريم الرحمن فى تفسير كلام المنان للسعدي،ص:892]

قَالَ الْآجُرِيُّ: "يَنْبَغِيْ لِمَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ اَنْ يُرَتِّلَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿**وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا**﴾ قِيْلَ فِي التَّفْسِيْرِ: تُبَيِّنُهُ تَبْيِيْنًا، وَاعْلَمْ اَنَّهُ اِذَا رَتَّلَهُ وَبَيَّنَهُ، اِنْتَفَعَ بِهِ مَنْ يَسْمَعُهُ مِنْهُ، وَانْتَفَعَ هُوَ بِذٰلِكَ؛ لِاَنَّهُ قَرَاَهُ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿**وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ**﴾ [بنى اسرائيل:106] اَيْ: عَلٰى تُؤَدَةٍ.

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضَّبْعِيِّ،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور اس کو ترتیل کے ساتھ پڑھا جائے، اور جن مضامین و مقاصد پر وہ مشتمل ہے ان میں غور و فکر کیا جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قیام اللیل کا حکم دینے کی حکمت بیان فرمائی، پس فرمایا: ''بلاشبہ رات کو اٹھنا''۔ یعنی رات کو سونے کے بعد اٹھ کر نماز پڑھنا: ''(نفس کو) کچلنے میں زیادہ سخت اور بات کرنے میں زیادہ درستی والا ہے''۔ یعنی قرآن کے مقصد کو حاصل کرنے کے زیادہ قریب ہے، قرآن کی تلاوت پر دل و زبان ایک دوسرے کے ساتھ متحد و متفق ہو جاتے ہیں، اور مصروفیات کم ہو جاتی ہیں، اور جو کچھ وہ کہہ رہا ہوتا ہے اُسے وہ سمجھتا بھی ہے، اور اس کے لیے اس کا معاملہ درست ہو جاتا ہے، اور یہ دن کے برعکس ہے کیونکہ دن کے وقت یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا۔

آجریؒ کہتے ہیں کہ قرآن پڑھنے والے کو قرآن ترتیل کے ساتھ پڑھنا چاہیے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ''اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو''۔ اس کی تفسیر میں کہا جاتا ہے کہ آپ اس کو خوب واضح کر کے پڑھیں، جان لیں کہ جب وہ اس کو ترتیل سے پڑھے گا اور واضح کر کے پڑھے گا، تو جو بھی اس سے سنے گا وہ بھی فائدہ اٹھائے گا، اور وہ خود بھی فائدہ اٹھائے گا، کیونکہ وہ اس کو اسی طرح پڑھتا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے اسے اپنے اس فرمان میں حکم دیا ہے: ''اور عظیم قرآن، ہم نے اس کو جدا جدا کر کے (نازل) کیا، تاکہ آپ اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں''۔ یعنی آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر۔

اسماعیل بن علیہ نے بیان کیا، وہ ایوب سے روایت کرتے ہیں، وہ ابو جمرہ ضبعی سے روایت کرتے ہیں،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قَالَ: قُلۡتُ لِابۡنِ عَبَّاسٍ:اِنِّیۡ سَرِیۡعُ الۡقِرَاءَ ۃِ اِنِّیۡ اَقۡرَاُ الۡقُرۡآنَ فِیۡ ثَلَاثٍ،

قَالَ: لَاَنۡ اَقۡرَاَ الۡبَقَرَۃَ فِیۡ لَیۡلَۃٍ فَاَتَدَبَّرَھَا وَاُرَتِّلَھَا اَحَبُّ اِلَیَّ اَنۡ اَقۡرَاَ کَمَا

تَقُوۡلُ ". [اخلاق حملة القرآن،الآجري:89]

قَالَ اَبُوۡ عُبَیۡدٍ:"حَدَّثَنَا جَرِیۡرٌ، عَنۡ مُغِیۡرَۃَ عَنۡ اِبۡرَاھِیۡمَ قَالَ: قَرَاَ عَلۡقَمَۃُ

عَلٰی عَبۡدِ اللّٰہِ فَکَاَنَّہٗ عَجِلَ، فَقَالَ عَبۡدُ اللّٰہِ: فِدَاکَ اَبِیۡ وَاُمِّیۡ، رَتِّلۡ

فَاِنَّہٗ زَیۡنُ الۡقُرۡآنِ۔ قَالَ: وَکَانَ عَلۡقَمَۃُ حَسَنَ الصَّوۡتِ بِالۡقُرۡآنِ ".

﴿**وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا**﴾قَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ:بَیِّنۡہُ بَیَانًا.

قَالَ الۡحَسَنُ: اِقۡرَاۡہُ قِرَاءَ ۃً بَیِّنَۃً.

قَالَ مُجَاھِدٌ: تَرَسَّلۡ فِیۡہِ تَرَسُّلًا.

قَالَ قَتَادَہُ: تَثَبَّتۡ فِیۡہِ تَثَبُّتًا.

وَعَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ اَیۡضًا:اِقۡرَاۡہُ عَلٰی ھَیۡنَتِکَ ثَلَاثَ آیَاتٍ اَوۡاَرۡبَعًا اَوۡ خَمۡسًا.

قَوۡلُ اللّٰہِ:﴿**وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا**﴾ وَقَوۡلُہٗ:﴿**وَقُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰہُ لِتَقۡرَاَہٗ**

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں قرآن تیز تیز پڑھتا ہوں اور میں تین دن میں قرآن پڑھ لیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: یقیناً میں سورۃ البقرہ کو ایک رات میں پڑھوں اور اس میں غور وفکر کروں اور اسے ترتیل سے پڑھوں، مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں اسے اس طرح پڑھوں جس طرح تم کہتے ہو۔

ابوعبید کہتے ہیں کہ ہم سے جریر نے بیان کیا، وہ مغیرہ سے روایت کرتے ہیں، وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ علقمہ نے سیدنا عبداللہؓ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو قرآن پڑھ کر سنایا، گویا کہ وہ جلدی جلدی پڑھ رہے تھے، تو سیدنا عبداللہؓ نے کہا: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں، ٹھہر ٹھہر کر پڑھو، یہ قرآن کی زینت ہے، ابراہیم کہتے ہیں کہ علقمہ قرآن کو بہت خوب صورت آواز میں پڑھتے تھے۔

''اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو'' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس کو خوب واضح کر کے پڑھو۔

حسنؒ کہتے ہیں کہ ایسی قراءت کرو جو واضح ہو۔

مجاہدؒ کہتے ہیں کہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

قتادہؒ کہتے ہیں کہ اس کو خوب دل جمعی اور مضبوطی کے ساتھ پڑھو۔

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ اس کو آہستہ آہستہ پڑھو چاہے تین آیات پڑھو یا چار یا پانچ آیات پڑھو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو''۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور قرآن کو، ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیے اتارا ہے،

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ﴾ [بنی اسرائیل:106] یُکْرَہُ اَنْ یَّھُذَّ کَھَذِّ الشِّعْرِ، یُفَرَّقُ: یُفَصَّلُ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَرَقْنَاہُ: فَصَّلْنَاہُ.

قَالَ ابْنُ اَبِی مُلَیْکَۃَ: "صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَعْنِی فِی السَّفَرِ فَاِذَا نَزَلَ قَامَ شَطْرَ اللَّیْلِ وَیُرَتِّلُ الْقُرْآنَ حَرْفًا حَرْفًا وَیُکْثِرُ فِی ذٰلِکَ مِنَ النَّشِیْجِ وَالنَّحِیْبِ". [بحوالہ شعب الایمان، ج:2، 2061]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

قَالَ ابْنُ اَبِی ذِئْبٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَی التَّوْاَمَۃِ قَالَ: "کُنْتُ جَارًا لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ یَتَھَجَّدُ مِنَ اللَّیْلِ، فَیَقْرَاُ الْاٰیَۃَ، ثُمَّ یَسْکُتُ قَدْرَ مَا حَدَّثْتُکَ وَذَاکَ طَوِیْلٌ، ثُمَّ یَقْرَاُ، قُلْتُ: لِاَیِّ شَیْءٍ ذَاکَ؟ قَالَ: مِنْ اَجْلِ التَّاْوِیْلِ یُفَکِّرُ فِیْہِ". [بحوالہ مختصر قیام الیل، ج:1، ص:148]

وَفِی رِوَایَۃٍ: رَکْعَتَانِ مُقْتَصَدَتَانِ فِی تَفْکِیْرٍ خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ لَیْلَۃٍ وَالْقَلْبُ سَاہٍ". [الزھد و الرقائق لابن المبارک:288]

تاکہ آپ اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں"۔
وہ ناپسند کرتا ہے کہ اس کو شعروں کی طرح تیز تیز پڑھا جائے، بلکہ اس کو جدا جدا کر کے تفصیل کے ساتھ پڑھا جائے۔
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ "ہم نے اس کو جدا جدا کر کے (نازل) کیا"، یعنی ہم نے اس کو علیحدہ علیحدہ کر کے (نازل) کیا ہے۔
ابن ابی ملیکہؒ کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو جب وہ پڑاؤ کرتے تو نصف رات کو قیام کرتے اور قرآن کو ایک ایک حرف کر کے ترتیل سے پڑھتے اور وہ اس میں دبی ہوئی اور اونچی آواز کے ساتھ کثرت سے روتے تھے۔
ابن ابی ذئبؒ، صالحؒ سے روایت کرتے ہیں جو توامہ کے غلام تھے، وہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا پڑوسی تھا، اور وہ رات میں تہجد پڑھتے تھے، تو وہ ایک آیت کی تلاوت کرتے اور پھر اتنی دیر خاموش رہتے جتنی دیر میں نے آپ سے بات کی ہے اور کبھی ان کی خاموشی زیادہ طویل ہوتی، پھر تلاوت کرتے تھے، میں نے کہا: ایسا کیوں کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ان کے معانی کی وجہ سے کہ وہ اس میں غور و فکر کرتے تھے۔
اور ایک روایت میں ہے: دو درمیانی رکعات اگر غور و فکر کے ساتھ پڑھی جائیں تو وہ اس رات بھر کے قیام سے بہتر ہیں جس میں دل غافل ہو۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قَالَ اَبُوعَبدِ اللّٰهِ بُنُ بِشرٍ الْقَطَّانُ: " مَا رَاَیتُ اَحسَنَ اِنتِزاعًا لِمَا اَرادَ مِـنُ ایِ الْـقُـرْآنِ مِنُ اَبِی سَھلِ بُنِ زِیادٍ، وَکَانَ جَارَنَا، وَکَانَ یُدِیمُ صَلَاۃَ اللَّیلِ وَالتِّلَاوَۃَ، فَلِکَثُرَۃِ دَرُسِہِ صَارَ الْقُرآنُ کَاَنَّہُ بینَ عَینَیہِ".

2. تکُرارُ الْقِراءَۃِ:

لَا نَـمَـلُّ مِنَ الْقِراءَۃِ وَلَا نَعتَقِدُ اَنَّنَا لَا نُؤجَرُ علٰی ھٰذَا التَّکرارِ، وَقَدُ وَصفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم الْقُرُآنَ فَقَالَ: **((اِنَّ ھٰذَاالْقُرآنَ مَادُبَۃُ اللّٰہِ، فَاقْبَلُوا مِـن مَادُبَتِہِ مَااستَطَعتُمُ، اِنَّ ھٰذَا الْقُرآنَ حَبُلُ اللّٰہِ، وَالنُّورُ الْمُبِینُ، وَالشِّـفَـاءُ النَّافِعُ،عِصْمَۃٌ لِمَنُ تَمَسَّکَ بِہِ،وَنَجاۃٌ لِمَنُ تَبِعَہُ، لَا یَـزِیـغُ فَیُستَـعُتَـبُ، وَلَا یَـعُوَجُّ فَیقَوَّمُ، وَلَا تَنُقَضِیُ عَجَائِبُہُ، وَلَا یَـخُـلَقُ مِنُ کَثُرَۃِ الرَّدِّ اُتُلُوُہُ، فَاِنَّ اللّٰہَ یَـاُجُرُکُمُ عَلَی تِلَاوَتِہِ کُلِّ حَـرُفٍ عَشُرَحَسَنَاتٍ، اَمَا اِنِّی لَا اَقُولُ: (الٓمّٓ) حَرُفٌ وَلٰکِنُ اَلِفٌ وَلَامٌ وَمِیمٌ.** [المستدرک للحاکم، ج:2،ص:2084]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ابوعبداللہ بن بشر قطانؒ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوسہل بن زیادؒ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو قرآن کی آیتوں میں سے جس آیت کو بھی نکالنے کا ارادہ کرتے اسے نکال لیتے تھے، اور وہ ہمارے پڑوسی تھے، اور وہ باقاعدہ نماز تہجد پڑھتے اور تلاوت پر ہمیشگی کرتے تھے، تو ان کے کثرت سے پڑھنے کی وجہ سے قرآن یوں ہو گیا گویا کہ وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہی ہے۔

2۔قراءت کی تکرار کرنا:

ہمیں قراءت سے بے زار نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی ہمیں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ ہمیں اس تکرار پر اجر نہیں دیا جائے گا، اور تحقیق نبی کریم ﷺ نے قرآن کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''بے شک یہ قرآن اللہ کا دستر خوان ہے، پس متوجہ ہوا اس کے دستر خوان کی طرف جتنی تم استطاعت رکھتے ہو۔تو جو کوئی بھی تم میں سے اس سے کچھ بھی سیکھنے کی استطاعت رکھتا ہے پس اسے چاہیے کہ وہ سیکھے، پس بے شک یہ قرآن ا للہ کی رسی ہے، اور واضح نور ہے، اور نفع مند شفا ہے، جو اس کو مضبوطی سے تھامتا ہے اس کے لیے حفاظت کا باعث ہے، اور جو اس کی پیروی کرتا ہے اس کے لیے نجات کا باعث ہے، اور نہ کجی اختیار کرتا ہے کہ اس سے توبہ کروائی جائے، اور یہ ٹیڑھا نہیں ہوتا کہ اس کو سیدھا کیا جائے، اور اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے، اور بار بار پڑھنے سے یہ بوسیدہ نہیں ہوتا، اس کو پڑھا کرو پس اللہ عزوجل تمھیں اس کے ہر حرف پر دس نیکیاں دے گا، میں یہ نہیں کہتا کہ (الٓمٓ) ایک حرف ہے بلکہ ''الف'' اور ''لام'' اور ''میم''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فَمَنْ فَهِمَ هٰذَا الْوَصْفَ مَا ثَقُلَ عَلَيْهِ تَكْرَارُهُ.

عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَامَ لَيْلَتَهُ بِآيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ يُكَرِّرُهَا عَلٰى نَفْسِهِ. [التفسير من سنن سعيد بن منصور:160]

عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: بَعَثَتْنِی اَسْمَاءُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلَی السُّوْقِ وَافْتَتَحَتْ سُوْرَةَ الطُّوْرِ فَانْتَهَتْ اِلٰی قَوْلِهِ: ﴿وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ [الطور:27] فَذَهَبْتُ اِلَی السُّوْقِ وَرَجَعْتُ وَهِیَ تُكَرِّرُ ﴿وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ فَاِذَا مَرَّ مُتَدَبِّرُ الْقُرْآنَ بِآيَةٍ وَهُوَ مُحْتَاجٌ اِلَيْهَا فِیْ شِفَاءِ قَلْبِهِ كَرَّرَهَا وَلَوْ مِائَةَ مَرَّةٍ وَلَوْ لَيْلَةً، فَقِرَاءَةُ آيَةٍ بِتَفَكُّرٍ وَتَفَهُّمٍ خَيْرٌ مِنْ قِرَاءَةِ خَتْمَةٍ بِغَيْرِ تَدَبُّرٍ وَتَفَهُّمٍ، وَاَنْفَعُ لِلْقَلْبِ، وَاَدْعٰی اِلٰی حُصُوْلِ ذَوْقِ الْاِيْمَانِ وَحَلَاوَةِ الْقُرْآنِ.

3. اَلْاِسْتِمَاعُ وَالْاِنْصَاتُ:

﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ [الاعراف:204]

قَالَ الشَّيْخُ السَّعْدِیُّ: "وَهٰذَا الْاَمْرُ عَامٌّ فِیْ كُلِّ مَنْ سَمِعَ كِتَابَ

تو جو اس صفت کو سمجھ جاتا ہے اس پر اس کو تکرار سے پڑھنا بھاری نہیں رہتا۔

ابو متوکل ناجیؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات قیام کیا، تو آپ ﷺ نے پوری رات قرآن کی ایک آیت کے ساتھ قیام کیا، آپ ﷺ اس آیت کو اپنے نفس پر دہرا دہرا کر تکرار کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔

عبدالوہاب بن عباد بن حمزہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ مجھے اسماء رضی اللہ عنہا نے بازار بھیجا اور انہوں نے سورۃ الطّور شروع کر دی تو جب وہ اللہ کے اس فرمان تک پہنچیں:

''اور ہمیں زہریلی لو کے عذاب سے بچالیا''۔

تو میں بازار گیا اور واپس بھی آ گیا اور وہ اسی آیت کو تکرار کے ساتھ پڑھ رہی تھیں ''اور ہمیں زہریلی لو کے عذاب سے بچالیا''۔

پس جب قرآن میں غور کرنے والا کسی آیت پر سے گزرے اور اس کو دل کی شفا کے سلسلے میں اس آیت کی ضرورت ہو تو وہ اس کو تکرار کے ساتھ پڑھے خواہ سو دفعہ پڑھے یا خواہ پوری رات پڑھنی پڑے، پس ایک آیت کو غور و فکر کے ساتھ اور اس کا فہم حاصل کر کے پڑھنا، مکمل قرآن کو بغیر غور و فکر اور بغیر فہم کے پڑھنے سے بہتر ہے، اور دل کے لیے زیادہ مفید ہے، اور ایمان کے ذوق اور قرآن کی لذت کے حصول کا باعث ہے۔

3۔ کان لگا کر اور خاموشی کے ساتھ سننا:

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔

شیخ سعدی کہتے ہیں کہ یہ حکم ہر اس شخص کے لیے عام ہے جو کتاب اللہ کی تلاوت کو سنتا ہے،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللّٰہِ یُتلٰی، فَاِنَّہٗ مَامُوْرٌ بِالْاِسْتِمَاعِ لَہٗ وَالْاِنْصَاتِ، وَالْفَرْقُ بَینَ الْاِستِماعِ وَالْاِنْـصَـاتِ، اَنَّ الْاِنْـصَاتَ فِی الظَّاھِرِ بِتَرْکِ التَّحَدُّثِ اَوِ الْاِشْتِغَالُ بِمَا یَشْغَلُ عَنِ اسْتِمَاعِہٖ.

وَاَمَّـا الْاِسْتِمَاعُ لَـہٗ، فَھُوَ اَنْ یُّلْقِیَ سَمْعُہٗ، وَیُحْضِرَ قَلْبُہٗ وَیُتَدَبِّرُ مَا یَسْتَـمِـعَ، فَـاِنَّ مَنْ لَازَمَ عَلٰی ھٰذَیْنِ الْاَمْرَیْنِ حِیْنَ یُتْلٰی کِتَابُ اللّٰہِ، فَاِنَّہٗ یَنَالُ خَیرًا کَثِیْرًا وَعِلْمًا غَزِیْرًا، وَاِیْمَانًا مُسْتَمِرًّا مُتَجَدِّدًا،وَھُدًی مُتَزَایِدًا، وَبَصِیْرَۃً فِیْ دِیْنِہٖ، وَلِھٰذَا رَتَّبَ اللّٰہُ حُصُوْلَ الرَّحْمَۃِعَلَیْھِمَا، فَـدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ مَنْ تُلِیَ عَلَیْہِ الْکِتَابُ، فَلَمْ یَسْتَمِعْ لَہٗ وَیَنْصِتُ، اَنَّہٗ مَحْرُوْمُ الْحَظِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ، قَدْ فَاتَہٗ خَیرٌ کَثِیْرٌ".

[تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان للسعدي، ج:1،ص:314]

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَہٗ:((**اِقْرَاْ عَلَیَّ، فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ: اَقْـرَاُ عَـلَیْکَ، وَعَـلَیْکَ اُنْزِلَ؟! فَقَالَ: اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعُہٗ مِنْ غَیْرِیْ، فَقَرَاَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ سُوْرَۃَ النِّسَاءِ، حَتّٰی اِذَا بَلَغَ: ﴿ فَکَیْفَ**

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

پس بے شک وہ اس بات کا پابند ہے کہ وہ کان لگا کر اور خاموشی کے ساتھ سنے، اور کان لگا کر اور خاموشی کے ساتھ سننے کے درمیان فرق یہ ہے کہ بے شک خاموشی ظاہر میں گفتگو کو ترک کرنے کے ساتھ ہوتی ہے یا ایسی مشغولیت کو ترک کرنے کے ساتھ ہوتی ہے جو اس کو کان لگا کر سننے سے پھیر دیتی ہو۔

اور جہاں تک اُس کو کان لگا کر سننے کی بات ہے تو وہ یہ کہ وہ کان اس کی طرف لگا دے اور اپنے دل کو حاضر کرے اور جو کچھ وہ سن رہا ہے اس میں غور کرے، پس بے شک جو کوئی کتاب اللہ کی تلاوت سنتے وقت ان دونوں کاموں کو لازم کر لیتا ہے تو وہ بہت سی بھلائی اور وافر علم اور دائمی تازہ ایمان اور بڑھتی ہوئی راہ نمائی اور اپنے دین میں بصیرت کو پا لیتا ہے اور اسی وجہ سے اللہ نے رحمت کے حصول کو ان دونوں کا نتیجہ قرار دیا ہے، پس یہ اس بات پر دلیل ہے کہ جس پر قرآن کی تلاوت کی جائے اور وہ اس کے لیے کان نہ لگائے اور خاموشی اختیار نہ کرے تو وہ رحمت کے بڑے حصے سے محروم ہو گیا، تحقیق بہت سی خیر و بھلائی اس سے چھوٹ گئی۔

سیدنا عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھ پر قراءت کرو۔ تو سیدنا عبد اللہؓ نے ان سے عرض کیا: میں آپ پر پڑھوں حالانکہ (قرآن) آپ پر نازل ہوا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: میں اپنے علاوہ کسی دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ سیدنا عبد اللہؓ نے آپ ﷺ پر سورۃ النساء کی قراءت کی حتی کہ جب اس آیت پر پہنچے ''فَكَيْفَ

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ [النسآء:41]

فَاسْتَعْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَمْسَکَ عَبْدُ اللّٰهِ)) [التفسیر من سنن سعید بن منصور:51]

عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ:"اَتٰی عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَوْصِنِیْ، فَقَالَ:اِذَا سَمِعْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ فِیْ كِتَابِهِ:﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ [البقرہ:104]

فَاَصْغِ لَهَا سَمْعَكَ، فَاِنَّهُ خَيْرٌ تُؤْمَرُ بِهِ، اَوْ شَرٌّ تُصْرَفُ عَنْهُ".

[التفسیر من سنن سعید بن منصور:50]

4. اَلنَّظْرُ وَالتَّفَكُّرُ وَالْمُلَاحَظَةُ :

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: "مَنْ اَرَادَ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَلْيُثَوِّرِ الْقُرْآنَ، فَاِنَّ فِيهِ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ".

[مختصر قیام الیل،ج:1،ص:174][المعجم الکبیر للطبرانی:8666]

قَالَ شِمْرٌ: "تَثْوِيرُ الْقُرْآنِ قِرَاءَتُهُ وَمُفَاتَشَةُ الْعُلَمَاءِ بِهِ" [القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج: 1،ص: 446]

وَفِیْ لَفْظٍ:"اِذَا اَرَدْتُّمُ الْعِلْمَ فَاَثِيْرُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّ فِيهِ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ". [الزھد و الرقائق لابن المبارک:814]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا'' ''پھر کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور تمہیں ان لوگوں پر گواہ لائیں گے''۔تو آپ ﷺ رونے لگے اور سیدنا عبداللہؓ نے (قرآن کی قراءت کو) روک دیا۔

مسعرؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہؓ کے پاس ایک آدمی آیا تو اس نے کہا: مجھے کوئی وصیت کریں، تو عبداللہؓ نے کہا: جب تم اللہ عزوجل سے سنو کہ وہ اپنی کتاب میں فرما رہا ہے: ''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ''تو اس کے لیے اپنے کان لگا دو، پس بے شک وہ خیر و بھلائی پر مبنی بات ہوگی جس کا تمہیں حکم دیا جا رہا ہے، یا وہ شر ہوگا جس سے تمہیں روکا جا رہا ہے۔

4۔دیکھنا اور غور وفکر کرنا اور مشاہدہ کرنا:

سیدنا ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص پہلوں اور پچھلوں کے علم کو حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ قرآن میں غور وفکر کرے اس لیے کہ اس میں پہلے اور پچھلے تمام علوم موجود ہیں۔

شمرؒ کہتے ہیں کہ قرآن کی ''تثویر'' سے مراد اس کی قراءت کرنا اور علما کے ساتھ اس کے مضامین و معانی میں تحقیق کرنا ہے۔اور ایک روایت میں ہے کہ ''جب تم علم کا ارادہ کرو تو قرآن میں تحقیق کرو پس بے شک اس میں پہلوں اور پچھلوں کے تمام علوم موجود ہیں۔''

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قَالَ ابْنُ مَنْظُورٍ: ثَارَ الشَّیْءُ ثَوْرًا وَثُؤُوْرًا وَثَوَرَانًا وَتَثَوَّرَ هَاجَ.

[لسان العرب، ج:4،ص:108]

وَثَوَّرْتُ الْاَمْرَ بَحَثْتُهُ، وَثَوَّرَ الْقُرْآنَ بَحَثَ عَنْ مَعَانِيْهِ وَعَنْ عِلْمِهِ.

قَالَ ابْنُ عَطِيَّةَ: ”وَتَثْوِيْرُ الْقُرْآنِ: مُنَاقَشَتُهُ وَمُدَارَسَتُهُ وَالْبَحْثُ فِيْهِ، وَهُوَ مَا يُعْرَفُ بِهِ“. [المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، ج:1،ص:3]

وَنَقَلَ الْقُرْطُبِیُّ عَنْ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ ”اَنَّ تَثْوِيْرَ الْقُرْآنِ: قِرَاءَتُهُ وَمُفَاتَشَةُ الْعُلَمَاءِ بِهِ“. [القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج: 1،ص: 446]

وَنَقَلَ ابْنُ عَجِيْبَةَ "اَنَّهُ التَّفَهُّمُ، وَهُوَ اَنْ يَّسْتَوْضِحَ كُلَّ آيَةٍ مَا يَلِيْقُ بِهَا اِذِ الْقُرْآنُ مُشْتَمِلٌ عَلٰى ذِكْرِ صِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَذِكْرِ اَفْعَالِهِ، وَذِكْرِ اَحْوَالِ اَنْبِيَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَذِكْرِ اَحْوَالِ الْمُكَذِّبِيْنَ، وَكَيْفَ اُهْلِكُوْا، وَذِكْرِ اَوَامِرِهِ وَزَوَاجِرِهِ، وَذِكْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ“.

[البحر المدید فی تفسیر القرآن مجید، ج:5،ص:23]

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: ((ثَلَاثٌ اُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِیْ وَلِاِخْوَانِیْ هٰذِهِ السُّنَّةُ اَنْ

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

ابن منظورؒ کہتے ہیں کہ ''ثَارَ الشَّيْءُ ثُوْرًا وَثُؤُوْرًا وَثَوَرَانًا وَتَثَوَّرَ'' کا مطلب ہے کسی چیز کا بھڑک اٹھنا۔اور ''ثَوَّرْتُ الْاَمْرَ'' کا مطلب ہے میں نے اس کام کی کرید کی،اور''ثَوَّرَ الْقُرْآنَ'' کا مطلب ہے میں نے اس کے معانی اوراس کے علم کی تحقیق کی۔

ابن عطیہؒ کہتے ہیں کہ ''تَثْوِيْرُ الْقُرْآن'' سے مراد اس کا مناقشہ ومطالعہ کرنا اوراس میں تحقیق کرنا ہے،اوریہی وہ چیز ہے جس سے اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

اور قرطبیؒ بعض علما سے نقل کرتے ہیں کہ ''تَثْوِيْرُ الْقُرْآن'' سے مراد اس کا پڑھنا اور علما سے اس کے متعلق تحقیق حاصل کرنا ہے۔

اور ابن عجیبہؒ نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد قرآن کا فہم حاصل کرنا ہے،اور وہ یہ ہے کہ قرآن کو پڑھنے والا ہر آیت کی وضاحت طلب کرے جو اس آیت کے مناسب ہو۔کیونکہ قرآن اللہ تعالیٰ کی صفات کے ذکر،اس کے افعال کے ذکر پر مشتمل ہے اوراس کے انبیاء علیہم السلام کے حالات کے ذکر اور تکذیب کرنے والوں کے حالات کے ذکر اوران کو کیسے ہلاک کیا گیا اور اللہ کے احکامات اوراس کی منہیات کے ذکر اور جنت اور جہنم کے ذکر پر مشتمل ہے۔

ابن عونؒ کہتے ہیں کہ تین باتیں ایسی ہیں جو میں اپنے لیے اور اپنے بھائیوں کے لیے پسند کرتا ہوں:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

يَتعَلَّمُوهَا وَيسْاَلُوا عَنهَا وَالْقُرآنُ اَنْ يَتفَهَّمُوهُ وَيسْاَلُوا النَّاسَ عَنهُ وَيدَعُوا النَّاسَ اِلَّا مِنْ خيرٍ)).

[صحيح البخارى، كتاب الاعتصام بلكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم]

وَكَانُوا يعْقدُوْنَ مَجالِسَ لِمُذاكَرَةِ الْكِتَابِ وَتدَارُسِهِ، وَمِنْهُ: قَالَ ابْنُ زَيْدٍ فِىْ قَوْلِهِ: ﴿وَاِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ﴾ [البقرة:206] اِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ﴾ [البقرة:207] قَالَ: ”كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اِذَا صَلَّى السُّبْحَةَ وَفَرَغَ دَخَلَ مِرْبَدًا لَهُ، فَاَرْسَلَ اِلٰى فِتْيَانٍ قَدْ قَرَءُوا الْقُرآنَ، مِنْهُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ اَخِىْ عُيَيْنَةَ، قَالَ: فَيَاْتُوْنَ فَيَقْرَءُوْنَ الْقُرآنَ وَيَتدَارَسُوْنَهُ، فَاِذَا كَانَتِ الْقَائِلَةُ انْصَرَفَ. قَالَ فَمَرُّوا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿وَاِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ﴾ [البقرة: 207-206] قَالَ ابْنُ زَيْدٍ: وَهٰؤُلَاءِ الْمُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيلِ اللّٰهِ“.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ایک تو علم حدیث ہے، اسے ضرور سیکھنا چاہیے اور اس کے متعلق دریافت کرنا چاہیے۔ اور قرآن کو سمجھ کر پڑھیں اور اس کے متعلق لوگوں سے دریافت کرتے رہیں اور خیر کے علاوہ لوگوں کو چھوڑ دیں۔

اور وہ لوگ کتاب کے مذاکرے اور اس کے مطالعہ کے لیے مجالس منعقد کرتے تھے، اور اسی کے متعلق ابن زید اللہ اس فرمان میں کہتے ہیں: ''اور جب اس سے کہا جاتا ہے اللہ سے ڈر تو اس کی عزت اسے گناہ میں پکڑے رکھتی ہے'' ''اور اللہ بندوں پر بے حد نرمی کرنے والا ہے''۔ ابن زید کہتے ہیں کہ جب سیدنا عمر بن خطابؓ صبح کی نماز پڑھ لیتے اور فارغ ہوجاتے تو اپنے غلے کے میدان میں داخل ہوجاتے، تو وہ ان نوجوانوں کو پیغام بھیجتے جنھوں نے قرآن پڑھا ہوتا تھا، ان میں ایک سیدنا ابن عباسؓ اور دوسرے عیینہ کے بھتیجے تھے، ابن زید کہتے ہیں کہ وہ آتے اور قرآن کی قراءت کرتے اور آپس میں اس کی درس و تدریس کرتے، پھر جب دوپہر ہوتی تو سیدنا عمرؓ چلے جاتے۔ ابن زید کہتے ہیں کہ پس وہ اس آیت پر پہنچے: ''اور جب اس سے کہا جاتا ہے اللہ سے ڈر تو اس کی عزت اسے گناہ میں پکڑے رکھتی ہے، سو اسے جہنم ہی کافی ہے اور یقیناً وہ برا ٹھکانا ہے۔ اور لوگوں میں سے کوئی ہے جو اللہ کی رضامندی تلاش کرنے کے لیے اپنی جان بیچ دیتا ہے اور اللہ بندوں پر بے حد نرمی کرنے والا ہے''۔ ابن زید کہتے ہیں کہ یہ لوگ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، لِبَعْضِ مَنْ كَانَ اِلٰی جَنْبِهٖ:”اقْتَتَلَ الرَّجُلَانِ. فَسَمِعَ عُمَرُ، مَا قَالَ، فَقَالَ:وَاَیُّ شَیْءٍ قُلْتَ؟ قَالَ لَا شَیْءَ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ. قَالَ:مَاذَا قُلْتَ؟ اقْتَتَلَ الرَّجُلَانِ؟ قَالَ: فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ:اَرٰی هٰهُنَا مَنْ اِذَا اُمِرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ، وَاَرٰی مَنْ یَشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ؛ یَقُوْمُ هٰذَا فَیَاْمُرُ هٰذَا بِتَقْوَی اللّٰهِ، فَاِذَا لَمْ یَقْبَلْ وَاَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ، قَالَ هٰذَا:وَاَنَا اَشْتَرِیْ نَفْسِیْ فَقَاتِلُهُ، فَاقْتَتَلَ الرَّجُلَانِ. فَقَالَ عُمَرُ: لِلّٰهِ بِلَادُكَ یَاابْنَ عَبَّاسٍ“.

[جامع البیان فی تأویل القرآن لطبری، ج:4،ص:245]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے کہا جوان کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ پڑے۔تو سیدنا عمرؓ نے ان کی یہ بات سن لی تو کہا: ابن عباسؓ تم نے کیا کہا؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کچھ نہیں اے امیر المؤمنین! سیدنا عمرؓ نے کہا: بتاؤ تم نے کیا کہا ہے؟ کہ دو آدمی آپس میں لڑ پڑے؟ جب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ دیکھا تو کہا: میں اس آیت میں ایسے شخص کو دیکھتا ہوں جب اس کو اللہ کے تقویٰ کا حکم دیا جاتا ہے تو اس کی عزت اسے گناہ میں پکڑے رکھتی ہے اور میں اس شخص کو بھی دیکھتا ہوں جو اپنی جان کو اللہ کی رضا کے لیے بیچ دیتا ہے، تو یہ شخص اٹھتا ہے اور دوسرے کو اللہ کا تقوی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے، پھر اگر وہ قبول نہیں کرتا تو اس کی عزت اسے گناہ میں پکڑے رکھتی ہے تو وہ اس سے کہتا ہے میں اپنی جان کو بیچتا ہوں تو تم اس سے لڑو تو دونوں لڑنے لگے۔تو سیدنا عمرؓ نے کہا: اے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما! اللہ تمہارے باپ کا بھلا کرے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

لَيسَ مِنَّا مَنُ لَمُ يَتَغَنَّ بِالُقُرُآنِ

وَالسَّلَفُ مِنُ شَانِهِم سُؤَالُ الُعُلَمَاءِ بِالُكِتَابِ اَهُلِ الرَّسُوُخِ عَنُهُ، وَرَدُّ كَلَامِ بَعُضِهِمُ لِبَعُضٍ لِلُوُصُوُلِ لِلُمُرَادِ بِالُآيَةِ الكَرِيُمَةِ، وَمِنُهُ عَنُ سَعِيُدِ بُنِ جُبَيُرٍ،عَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ،حَدَّثَهُ قَالَ: ((بَيُنَمَا اَنَا فِي الُحِجُرِ جَالِسٌ، اَتَانِيُ رَجُلٌ يَسُاَلُ عَنُ ﴿وَالُعٰدِيٰتِ ضَبُحًا﴾ [العديٰت:1] فَقُلُتُ لَهُ: الُخَيُلُ حِيُنَ تُغِيُرُ فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ، ثُمَّ تَاوِيُ اِلَى اللَّيُلِ، فَيَصُنَعُوُنَ طَعَامَهُمُ، وَيُوُرُوُنَ نَارَهُمُ. فَانُفَتَلَ عَنِّيُ، فَذَهَبَ اِلٰى عَلِيِّ بُنِ اَبِيُ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنُهُ وَهُوَ تَحُتَ سِقَايَةِ زَمُزَمَ، فَسَاَلَهُ عَنُ ﴿وَالُعٰدِيٰتِ ضَبُحًا﴾ [العديٰت:1] فَقَالَ:سَاَلُتَ عَنُهَا اَحَدًا قَبُلِي؟ قَالَ: نَعَمُ، سَاَلُتُ عَنُهَا ابُنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ:الُخَيُلُ حِيُنَ تُغِيُرُ فِيُ سَبِيُلِ اللّٰهِ، قَالَ: اذُهَبُ فَادُعُهُ لِيُ؛ فَلَمَّا وَقَفُتُ عَلَى رَاُسِهِ قَالَ:تُفُتِي النَّاسَ بِمَا لَا عِلُمَ لَكَ بِهِ، وَاللّٰهِ لَكَانَتُ اَوَّلَ غَزُوَةٍ فِي الُاِسُلَامِ لَبَدُرٌ، وَمَا كَانَ مَعَنَا اِلَّا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جو شخص خوب صورت آواز سے قرآن کی تلاوت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں

اور سلف صالحین کا حال یہ تھا کہ وہ کتاب کے علما سے سوال کرتے تھے جن کو قرآن کے متعلق پختگی حاصل ہوتی تھی، اور ان میں سے بعض بعض کی طرف کلام کو لوٹاتے تھے تاکہ آیت کریمہ کی مراد تک پہنچ سکیں، اور اسی میں سے ہے سعید بن جبیرؒ، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں حطیم میں بیٹھا ہوا تھا، ایک آدمی میرے پاس آیا اس نے ﴿ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴾ کے متعلق سوال کیا۔ تو میں نے اس سے کہا: اس سے مراد گھوڑے ہیں جب وہ اللہ کے راستے میں حملہ کرتے ہیں، پھر رات کو وہ اپنے ٹھکانوں میں جگہ پکڑتے ہیں، پھر لوگ اپنا کھانا بناتے ہیں، اور اپنی آگ روشن کرتے ہیں۔ تو وہ آدمی میرے پاس سے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف گیا اور وہ زمزم پلانے والے مقام کے نیچے تھے تو اس نے ان سے بھی ﴿ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴾ کے متعلق سوال کیا۔ تو انہوں نے کہا: کیا تم نے مجھ سے پہلے کسی سے اس کے متعلق پوچھا ہے؟ اس نے کہا: ہاں میں نے اس کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا ہے، تو انہوں نے کہا اس سے مراد گھوڑے ہیں جب وہ اللہ کے راستے میں حملہ کرتے ہیں، سیدنا علیؓ نے کہا: جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا کر لاؤ، (سیدنا عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ) پھر جب میں ان کے پاس جا کر رک گیا، انہوں نے کہا: آپ لوگوں کو ایسی چیز کا فتوی دیتے ہیں جس کا آپ کو علم نہیں، اللہ کی قسم! اسلام میں سب سے پہلا غزوہ، غزوہ بدر تھا،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فَرَسَانِ:فَرَسٌ لِلزُّبَيْرِ، وَفَرَسٌ لِلْمِقْدَادِ فَكَيْفَ تَكُوْنُ الْعَادِيَاتِ ضَبْحًا .

اِنَّـمَا الْعَادِيَاتِ ضَبْحًا مِنْ عَرَفَةَ اِلَى مُزْدَلِفَةَ اِلٰى مِنٰى؛ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَنَزَعْتُ عَنْ قَوْلِیْ، وَرَجَعْتُ اِلَى الَّذِیْ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ))

[جامع البیان فی تأویل القرآن لطبری، ج:24،ص:559]

وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ:"مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَعْلَمَ مَا هُوَ فَلْیَعْرِضْ نَفْسَهُ عَلَى الْقُرْآنِ ". [الزهد و الرقائق لابن المبارک:37]

وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ:"اِنَّمَا الْقُرْآنُ عِبَرٌ، اِنَّمَا الْقُرْآنُ عِبَرٌ ".[محاسن التأویل للقاسمی،ج:8،ص:264]

5. اَلدِّرَاسَةُ:

قَالَ تَعَالٰى: ﴿**وَلٰـكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ**﴾ [ال عمران:79] قَـالَ بَـعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ:" تَدْرُسُوْنَ مَعْنَاهُ تَقْرَؤُوْنَ اَیْ قِرَاءَ ةً بِاِعَادَةٍ وَتَكْرِیْرٍ؛ لِاَنَّ مَادَّةَ دَرَسَ فِیْ كَلَامِ الْعَرَبِ تَحُوْمُ حَوْلَ مَعَانِی التَّاَثُّرِ مِنْ تَكَرُّرِ عَمَلٍ یُعْمَلُ فِیْ اَمْثَالِهٖ".

[التحریرو التنویر، ج:3،ص:295]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور ہمارے پاس دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا سیدنا زبیرؓ کا تھا اور ایک گھوڑا سیدنا مقدادؓ کا تھا تو یہ گھوڑے حملہ کرنے والے کیسے ہوں گے۔ یہ وہ گھوڑے ہیں جو عرفہ سے مزدلفہ کی طرف اور مزدلفہ سے منی کی طرف جاتے ہیں، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تو میں نے اپنا قول واپس لے لیا اور میں نے اس کی طرف رجوع کر لیا جو کچھ سیدنا علیؓ نے کہا تھا۔

اور حسنؒ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جو کوئی اپنی حقیقت وحیثیت کو معلوم کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو قرآن پر پیش کرے۔

اور عطاءؒ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ بے شک قرآن نصیحتیں ہیں، بے شک قرآن نصیحتیں ہیں۔

5۔ قرآن کو پڑھنا اور اس کا مطالعہ کرنا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور لیکن رب والے بنو، اس لیے کہ تم کتاب سکھایا کرتے تھے اور اس لیے کہ تم پڑھا کرتے تھے''۔

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ''تَدْرُسُوْنَ'' کا مطلب ہے کہ تم پڑھو، یعنی ایسی قراءت جو بار بار تکرار کے ساتھ کی جائے، کیونکہ عربی زبان میں ''درس'' کا مادہ ایسے عمل سے متاثر ہونے کے معانی کے گرد گردش کرتا ہے جس کو بار بار کیا جائے اور پھر وہی عمل اس جیسی اور چیزوں میں بھی کیا جائے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قَالَ الطَّبَرِیُّ رَحِمَهُ اللّٰہُ فِیْ تفْسِیْرِہٖ فِیْ مَعَانِی الْآیَةِ: ”وَلٰکِن یَقُوْلُ لَهُمْ: کُوْنُوْا اَیُّهَا النَّاسُ سَادَةَ النَّاسِ وَقَادَتُهُمْ فِیْ اَمْرِ دِیْنِهِمْ وَدُنْیَاهُمْ، رَبَّانِیِّیْنَ بِتَعْلِیْمِکُمْ اِیَّاهُمْ کِتَابَ اللّٰہِ، وَمَا فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ وَحَرَامٍ، وَفَرْضٍ وَنَدْبٍ، وَسَائِرِ مَا حَوَاہُ مِنْ مَعَانِیْ اُمُوْرِ دِیْنِهِمْ، وَبِتِلَاوَتِکُمْ اِیَّاہُ وَدِرَاسَتِکُمُوْہُ“. [جامع البیان فی تأویل القرآن لطبری،ج:3،ص:383]

اَلدَّلِیْلُ عَلٰی اَنَّ تَدَارُسَ الْقُرْآنِ مَنْهَجٌ شَرْعِیٌّ:

i) **اَلْاَمْرُ**: قَالَ تَعَالٰی: ﴿**خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْکُرُوْا مَا فِیْہِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ**﴾ [الاعراف:171] ﴿**خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّةٍ**﴾ "اَیْ: بِجِدٍّ وَاجْتِهَادٍ. ﴿**وَّاذْکُرُوْا مَا فِیْہِ**﴾ دِرَاسَةٌ وَمُبَاحَثَةٌ، وَاتِّصَافٌ بِالْعَمَلِ بِہٖ ﴿**لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ**﴾ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِکَ". [تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان للسعدی،ص:308]

وَالْمُرَادُ بِالدَّرَاسَةِ: ﴿اَلَمْ یُؤْخَذْ عَلَیْهِمْ مِّیْثَاقُ الْکِتٰبِ اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِیْہِ﴾ [الاعراف:169]

طبریؒ اس آیت کے معانی کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ لیکن وہ ان سے کہے کہ اے لوگو! تم دینی اور دنیاوی کاموں میں ان کے سردار اور راہ نما اور انہیں اللہ کی کتاب کی تعلیم دینے والے اور جو کچھ بھی اس میں حلال وحرام ہے، اور جو فرض و مستحب احکام ہیں، اور ان کے دینی امور کے معانی میں سے جن پر اللہ کی کتاب مشتمل ہے ان تمام چیزوں کی تعلیم دینے اور تمہارے اس کی تلاوت کرنے اور تمہارے اس کو پڑھنے کے ساتھ رب والے بن جاؤ۔

اس بات کی دلیل کہ قرآن کو پڑھنا پڑھانا ایک شرعی منہج ہے:

1۔حکم: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے قوت کے ساتھ پکڑو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد کرو، تا کہ تم بچ جاؤ'' ''جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے قوت کے ساتھ پکڑو'' یعنی پوری کوشش اور محنت کے ساتھ۔

''اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد کرو'' یعنی پڑھنے اور تحقیق کرنے کی صورت میں، اور اس پر عمل کرنے کے ساتھ متصف ہونے کی صورت میں، ''تا کہ تم بچ جاؤ'' یعنی جب تم ایسا کرلوگے۔

اور ''الدَّرَاسَةِ'' سے مراد ہے: ''کیا ان سے کتاب کا عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ پر حق کے سوا کچھ نہ کہیں گے اور انہوں نے جو کچھ اس میں ہے پڑھ لیا ہے''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قَالَ ابنُ زَيدٍ:"اَلدِّرَاسَةُ الْقِرَاءَ ةُ وَالْعِلمُ. وَقرَاَ:﴿وَدَرَسُوْا مَافِيْهِ﴾ [الاعراف:169]

قَالَ عَلِمُوْا مَا فِيْهِ، لَمْ يَاْتُوْهُ بِجَهَالَةٍ". [جامع البیان فی تأویل القرآن لطبری،ج:12،ص:242]

قَالَ تَعَالٰی:﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا﴾ [فاطر:32]

اَلْمُرَادُ بِوِرَاثَةِ الْكِتَابِ:وِرَاثَةُ عِلْمِهِ وَعَمَلٍ، وَدِرَاسَةُ اَلْفَاظِهِ، وَاسْتِخْرَاجُ

مَعَانِيْهِ. [تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان للسعدی،ص:689]

ii) حَالُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَجْوَدَ

النَّاسِ،وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ، وَكَانَ

يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ...)). [صحیح البخاری:6]

قَالَ ابْنُ بَازٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ:" يُسْتَفَادُ مِنْهُ الْمُدَارَسَةُ

وَاَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّدَارِسَ الْقُرْآنَ مَنْ يُّفِيْدُهُ وَيَنْفَعُهُ".

وَمِنَ الْفَوَائِدِ: شَرْعِيَّةُ الْمُدَارَسَةِ وَاَنَّهَا عَمَلٌ صَالِحٌ حَتّٰى وَلَوْ فِيْ

© ALHUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

ابن زیدؒ کہتے ہیں کہ پڑھنے سے مراد قراءت کرنا اور علم حاصل کرنا ہے۔اورانہوں نے یہ آیت پڑھی ’’اورانہوں نے جو کچھ اس میں ہے پڑھ لیا ہے‘‘۔انہوں نے کہا:انہوں نے جو کچھ اس میں تھا اس کا علم حاصل کیا،اورانہوں نے اس کو جہالت کے ساتھ نہیں پڑھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:’’پھر ہم نے اس کتاب کے وارث اپنے وہ بندے بنائے جنہیں ہم نے چن لیا‘‘۔

کتاب کی وراثت حاصل کرنے سے مراد علم اور عمل کی وراثت ہے،اوراس کے الفاظ کو پڑھنا،اس کے معانی کو نکالنا ہے۔

2- نبی کریم ﷺ کے حالات:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،’’وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کرتے تھے جب آپ ﷺ سے جبرئیل علیہ السلام ملاقات کرتے تھے۔اوروہ رمضان میں ہررات آپ سے ملاقات کرتے اور آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔‘‘

ابن بازؒ اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ اس سے باہمی مذاکرے کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اور مومن کے لیے مستحب ہے کہ وہ قرآن کا مذاکرہ کسی ایسے شخص کے ساتھ کرے جو اس کو فائدہ دے اوراس کو نفع دے۔

اوراس کے فوائد میں سے ہے کہ باہمی مذاکرہ کرنا شریعت میں جائز ہے اور یہ کہ یہ ایک صالح عمل ہے حتی کہ اگر چہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

غَيرِ رَمضَانَ لِاَنَّ فِيهَا فَائِدَةٌ لِّكَلِّ مِنهُمَا وَلَو كَانُوا اَكثَرَ مِن اثنَينِ فَلَا بَاسَ يَستَفِيدُ كُلٌّ مِّنهُم مِّن اَخِيهِ وَيُشَجِّعُهُ عَلَى القِرَاءَةِ وَيُنَشِّطُهُ مَعَ عِظَمِ الفَائِدَةِ فِيمَا يَحصُلُ بَينَهُم مِنَ المُذَاكَرَةِ وَالمُطَالَعَةِ فِيمَا يُشكِلَ عَلَيهِم كُلُّ ذٰلِكَ فِيهِ خَيرٌ كَثِيرٌ.

عَن اَبِي هُرَيرَةَ عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((...**مَا اجتَمَعَ قَومٌ فِي بَيتٍ مِن بُيُوتِ اللّٰهِ، يَتلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَينَهُم اِلَّا حَفَّتهُمُ المَلَائِكَةُ،وَنَزَلَت عَلَيهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتهُمُ الرَّحمَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَن عِندَهُ،وَمَن اَبطَابِهِ عَمَلُهُ،لَم يُسرِع بِهِ نَسَبُهُ**)).

[سنن ابن ماجه:225]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

iii) حَالُ السَّلَفِ الصَّالِحِ:

عَن عُمَيرِ بنِ رَبِيعَةَ قَالَ:"رَاَيتُ اَبَاالدَّردَاءِ يَدرُسُ القُرآنَ فِي جَمَاعَةٍ مِن اَصحَابِهِ". [التفسير من سنن سعيد بن منصور،ج:2،ص:163]

قَالَ الآجُرِيُّ:"وَالقَلِيلُ مِنَ الدَّرسِ لِلقُرآنِ مَعَ الفِكرِ فِيهِ وَتَدَبُّرِهِ

یہ رمضان کے علاوہ میں ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس عمل میں مذاکرہ کرنے والے دونوں کے لیے فائدہ ہے، اگرچہ مذاکرے کے عمل میں دو سے زیادہ لوگ ہی کیوں نہ ہوں تب بھی کوئی حرج نہیں، ان میں سے ہر ایک اپنے بھائی سے فائدہ اٹھائے گا اور قراءت پر اس کی حوصلہ افزائی کرے گا اور اس کو تحریک دے گا اس کے ساتھ ساتھ اس ان کے درمیان جن مسائل کو سمجھنا مشکل ہو جائے ان میں باہمی مذاکرے اور مطالعہ سے عظیم فائدہ بھی حاصل ہوگا الغرض ان سب باتوں میں بہت سی خیر و بھلائی پائی جاتی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ... جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوتے ہیں اور اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور اسے باہم سیکھتے سکھاتے ہیں تو فرشتے ان پر گھیرا کر لیتے ہیں، اور اُن پر سکینت اترتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، اور اللہ اپنے پاس والے (مقرب فرشتوں) میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔ اور جس کا عمل اسے پیچھے کر دے، اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

3- سلف صالحین کے حالات:

عمیر بن ربیعہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو درداءؓ کو دیکھا وہ اپنے شاگردوں کی جماعت میں قرآن کی تدریس کر رہے تھے (قرآن کے علوم سکھا رہے تھے)۔

آجریؒ کہتے ہیں کہ غور و فکر اور تدبر کے ساتھ قرآن کا مطالعہ کرنا خواہ وہ تھوڑا ہی ہو،

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ قِرَاءَ ةِ الْكَثِیْرِ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ تَدَبُّرٍ، وَلَا تَفَكُّرٍ فِیْهِ، وَظَاهِرُ الْقُرْاٰنُ یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِكَ، وَالسُّنَّةُ وَقَوْلُ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ". [اخلاق اهل القرآن:88]

وَهُوَ سُنَّةُ نَبِیِّنَا ﷺ هَجَرَهَا مَنْ هَجَرَهَا؛ فَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: **((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ اَجْوَدُ مَا یَكُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ، حِیْنَ یَلْقٰی جِبْرِیْلَ، وَكَانَ جِبْرِیْلُ یَلْقَاهُ فِیْ كُلِّ لَیْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَیُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ))**. [مسند احمد،ج:4، 2616]

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: "مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَعَلَیْهِ بِالْقُرْاٰنِ، فَاِنَّ فِیْهِ خَبَرَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ". [مختصر قیام الیل،ج:1،ص:174][المعجم الکبیر للطبرانی:8666]

قَالَ الْاٰجُرِیُّ فِیْ وَصْفِ حَمَلَةِ الْقُرْاٰنِ: "قَدْ جَعَلَ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ دَلِیْلَهُ اِلٰی كُلِّ خَیْرٍ اِذَا دَرَسَ الْقُرْاٰنَ فَبِحُضُوْرِ فَهْمٍ وَعَقْلٍ، هِمَّتُهُ اِیْقَاعُ الْفَهْمِ لِمَا اَلْزَمَهُ اللّٰهُ: مِنَ اتِّبَاعِ مَا اَمَرَ، وَالْاِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰی، لَیْسَ هِمَّتُهُ مَتٰی اَخْتِمُ السُّوْرَةَ؟". [اخلاق اهل القرآن:79]

عَنْ قَتَادَةَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: "﴿**وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهُ**

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

یہ مجھے قرآن کی اس کثیر قراءت سے زیادہ پسند ہے جو بغیر تدبر کے ہو، اور جس میں غور و فکر بھی نہ ہو، اور قرآن کا ظاہر، سنت اور آئمہ مسلمین کے اقوال بھی اس پر دلالت کرتے ہیں۔

اور یہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اُس نے اس کو ترک کر دیا ہے جس نے اسے ترک کیا۔ پس سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کرتے تھے جب آپ سے جبرئیلؑ ملاقات کرتے تھے۔ اور جبرئیلؑ رمضان میں ہر رات آپ سے ملاقات کرتے اور آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے تھے . . . ۔

سیدنا ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص علم کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے قرآن کو لازم کر لینا چاہیے، اس لیے کہ اس میں پہلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں۔

آجریؒ حاملین قرآن کے وصف کے بارے میں کہتے ہیں کہ تحقیق اس نے ہر خیر و بھلائی کے لیے علم اور فقہ کو اپنی دلیل بنایا ہوا ہے، جب وہ قرآن پڑھتا ہے تو فہم و عقل کو حاضر کر کے پڑھتا ہے، اس کا پورا عزم و ارادہ ہوتا ہے کہ اللہ عز و جل نے اس پر جو چیز لازم ٹھہرائی ہے وہ اس کے لیے اپنے فہم و عقل کو حاضر کرے جس چیز کا حکم دیا اس کی پیروی کرے اور جس چیز سے روکا ہے اس سے رک جائے اور اس کا یہ ارادہ نہیں ہوتا کہ میں سورت کب ختم کروں گا۔

قتادہؒ اللہ عز و جل کے فرمان: ''اور جو شہر پاکیزہ ہے اس کی کھیتی اس کے رب کے حکم سے نکلتی ہے''

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بِاِذْنِ رَبِّهٖ﴾ [الاعراف: 58] قَالَ: اَلْبَلَدُ الطَّيِّبُ: اَلْمُؤْمِنُ، سَمِعَ كِتَابَ اللّٰهِ فَوَعَاهُ وَاَخَذَ بِهٖ، وَانْتَفَعَ بِهٖ كَمَثَلِ هٰذِهِ الْاَرْضِ اَصَابَهَا الْغَيْثُ فَاَنْبَتَتْ وَاَمْرَعَتْ ﴿وَالَّذِىْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا﴾ [الاعراف:58] عَسِرًا، وَهٰذَا مَثَلُ الْكَافِرِ قَدْ سَمِعَ الْقُرْآنَ فَلَمْ يَأْخُذْ بِهٖ، وَلَمْ يَنْتَفِعْ بِهٖ كَمَثَلِ هٰذِهِ الْاَرْضِ الْخَبِيْثَةِ اَصَابَهَا الْغَيْثُ فَلَمْ تُنْبِتْ شَيْئًا وَلَمْ تُمْرِعْ شَيْئًا". [الدر المنثور فى تفسير بلمأثور، ج:3، ص:478]

6. اَلْحِفْظُ.

حِفْظُ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ هُوَ الْاَصْلُ فِىْ تَلَقِّيْهِ، قَالَ تَعَالٰى: ﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِىْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ﴾ [العنكبوت:49] فَقَدْ اَكْرَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِاَنْ جَعَلَ قُلُوْبَ صَالِحِيْهَا اَوْعِيَةً لِكَلَامِهٖ، وَصُدُوْرَهُمْ مَصَاحِفَ لِحِفْظِ آيَاتِهٖ.

وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم كَمَا جَاءَ فِى الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کے بارے میں روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ''پاکیزہ شہر'' یہ مومن کی مثال ہے، اس نے اللہ کی کتاب کو سنا پھر اس کو یاد کرلیا، اور اس کو لے لیا، اور اس سے فائدہ اٹھایا، اس کی مثال اس زمین کی طرح ہے جس پر بارش برسی تو اس نے نباتات اگائی اور چارہ اُگایا، ''اور جو خراب ہے (اس کی کھیتی) ناقص کے سوا نہیں نکلتی''۔ یعنی خراب جڑی بوٹیاں وہ کہتے ہیں، اور یہ مثال کافر کی ہے اس نے قرآن کو نہیں سمجھا اور نہ ہی عمل کیا نہ اس سے فائدہ اٹھایا، تو وہ اس خراب زمین کی مانند ہے جس پر بارش برسی تو اس نے نہ نباتات اگائی اور نہ ہی کوئی چارہ اُگایا۔

6۔حفظ کرنا۔

قرآن عظیم کو حفظ کرنا اس کو سیکھنے میں اصل بنیاد ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''بلکہ یہ تو واضح آیات ہیں ان لوگوں کے سینوں میں جنہیں علم دیا گیا ہے'' پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت بخشی کہ ان کے صالح بندوں کے دلوں کو اپنے کلام کے لیے حفاظتی برتن بنایا، اور ان کے سینے اپنی آیات کے حفظ کے لیے مصاحف بنا دیئے۔

اور اللہ عزوجل نے اپنے نبی محمد ﷺ سے فرمایا جیسا کہ حدیث قدسی میں آتا ہے کہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

((...اِنَّمَا بَعَثْتُکَ لِاَبْتَلِيَکَ وَاَبْتَلِیَ بِکَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْکَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ...)). [صحيح مسلم:7207]

فَمَعْنٰى ذٰلِكَ اَنَّ الْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ مَحْفُوْظٌ فِی الصُّدُوْرِ لَا يَتَطَرَّقُ اِلَيْهِ الذَّهَّابُ، بَلْ يَبْقٰى عَلٰى مَرِّ الزَّمَانِ.

مِنْ فَضَائِلِ حَافِظِ الْقُرْآنِ:

i) حَمَلَةُ الْقُرْآنِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهُ.

فَمِنْ تَمَامِ اِكْرَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِحَمَلَةِ كِتَابِهٖ اَنْ جَعَلَهُمْ مِنْ اَهْلِهٖ وَخَاصَّتِهٖ، وَهُوَ شَرَفٌ عَظِيْمٌ، وَتَكْرِيْمٌ لِحُفَّاظِ الْقُرْآنِ لَا يُدَانِيْهِ اَیُّ شَرَفٍ يَسْعٰى اِلَيْهِ النَّاسُ فِی الدُّنْيَا؛ ذٰلِكَ اَنَّ الْعَبْدَ لَضَعِيْفٌ يُصْبِحُ مِنْ اَهْلِ اللّٰهِ وَخَاصَّتِهٖ، وَلَا شَكَّ اَنَّ اَهْلَ اللّٰهِ وَخَاصَّتَهُ هُمْ اَقْرَبُ النَّاسِ اِلٰى نَيْلِ رَحْمَتِهٖ، وَكَرَامَتِهٖ، وَمَحَبَّتِهٖ، وَالْقُرْبُ مِنْهُ تَعَالٰى . فَهُوَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ، وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

”۔۔۔میں نے آپ کو اس لیے مبعوث کیا کہ میں آپ کی اور آپ کے ذریعے سے دوسروں کی آزمائش کروں اور میں نے آپ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جسے پانی دھو (کر مٹا) نہیں سکتا، آپ سوتے ہوئے بھی اس کی تلاوت کریں گے اور جاگتے ہوئے بھی۔۔۔۔

تو اس کا معنی یہ ہے کہ بے شک قرآن عظیم سینوں میں محفوظ ہے یہ سینوں سے بھاگتا نہیں ہے، بلکہ صدیاں گزرنے کے باوجود بھی یہ باقی رہے گا۔

حافظ قرآن کے فضائل کا بیان:

1۔حاملین قرآن ہی اہل اللہ اور اس کے خاص بندے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا اپنی کتاب کے حاملین کی عزت و تکریم کی تکمیل کرنے میں سے ہے کہ اللہ نے انہیں اپنا اہل اور خاص بندے بنایا ہے، اور یہ بہت عظیم شرف ہے، اور قرآن کے حافظ کے لیے بہت عزت و تکریم کی بات ہے، کوئی شرف بھی اس کے قریب نہیں آسکتا جس کے لیے لوگ دنیا میں کوشش کرتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ بندہ کمزور ہے لیکن اس کے باوجود وہ اللہ کے اہل اور اس کے خاص بندوں میں سے ہو جائے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جو اہل اللہ ہیں اور اس کے خاص بندے ہیں وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت، اور اس کی تکریم اور اس کی محبت اور اس کے قربت کو حاصل کرنے کے زیادہ قریب ہیں۔ پس یہ اللہ کا فضل ہے، وہ اسے دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

عَـنْ اَنَـسِ بْـنِ مَـالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((اِنَّ لِـلّٰـهِ اَهْـلِيْنَ مِنَ النَّاسِ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَـنْ هُمْ؟ قَالَ: هُـمْ اَهْلُ الْقُرْآنِ، اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهُ))**. [سنن ابن ماجه:215]صحيح

وَالْمَقصُوْدُ بِاَهْلِ اللّٰهِ وَخَاصَّتِهِ فِی الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ: هُمْ حَفَظَةُ الْقُرْآنِ،الْعَامِلُوْنَ بِهِ،هُمْ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ،وَالْمُخْتَصُّوْنَ بِهِ اخْتِصَاصَ اَهْلِ الْاِنْسَانِ بِهِ.

ii) مَنْزِلَةُ الْحَافِظِ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ يَقْرَؤُهَا.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: **((يُقَالُ لِـصَـاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا))**. [سنن أبی داود :1464]حسن

اَفَـادَ الْـحَـدِيْثُ التَّرْغِيْبَ فِیْ حِفظِ الْقُرْآنِ، وَتَخْصِيْصُ الصَّاحِبِ فِـی الْـحَـدِيْثِ بِالْحَافِظِ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ دُوْنَ التَّالِیْ مِنَ الْمُصْحَفِ

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا؛ اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قرآن والے، وہی اللہ والے اور اس کے خاص ہیں''۔

اور حدیث مذکور میں اہل اللہ اور اس کے خاص بندوں سے مراد قرآن کے حافظ، اس پر عمل کرنے والے لوگ ہیں، یہ اللہ کے دوست ہیں، اور اس کے ساتھ ایسے خاص ہیں جیسے کسی انسان کے گھر والے اس کے ساتھ خاص ہوتے ہیں۔

2۔ حافظ قرآن کا مقام و مرتبہ وہاں ہوگا جہاں وہ آخری آیت ختم کرے گا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور چڑھتا جا، اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ، جیسے تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا، تیرا مقام وہیں ہوگا جہاں تو آخری آیت ختم کرے گا''۔

یہ حدیث قرآن کو حفظ کرنے کی ترغیب دینے کا فائدہ دیتی ہے، اور حدیث میں جو ''صَـاحِب'' کا لفظ آیا ہے یہ اس حافظ کے ساتھ خاص ہے جو قرآن کو زبانی یاد کرتا ہے نہ کہ وہ آدمی جو مصحف سے دیکھ کر پڑھتا ہے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تَكْرِيمًا لَّهُ وَتَشْرِيفًا.

iii) يُلْبَسُ تاجُ الْكَرامَةِ وَحُلَّةُ الْكَرامَةِ وَيَفُوزُ بِالرِّضٰى.

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: **((يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: يَارَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَارَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَارَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضٰى عَنْهُ، فَيُقَالُ: لَهُ اقْرَاْ وَارْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةٌ)).**

[سنن الترمذى:2915]

يُبَيِّنُ النَّبِىُّ ﷺ اَنَّ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ يَرْفَعُ شَاْنَ صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّهُ يَطْلُبُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يُّزَيِّنَ صَاحِبَهُ وَيُحَلِّيَهُ وَيُلْبِسَهُ تَاجَ الْكَرَامَةِ وَيَرْضٰى عَنْهُ عَزَّوَجَلَّ جَزَاءً وِّفَاقًا، فَكَمَا اَرْضٰى صَاحِبُ الْقُرْآنِ كِتَابَ اللّٰهِ فِى الدُّنيَا بِقِيَامِهِ بِهِ وَعَمَلِهِ بِهِ، وَتَدَبُّرِهِ، وَالدَّعْوَةِ اِلَيْهِ، فَاِنَّ الْقُرْآنَ يَسْاَلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَّرْضٰى عَنْ عَبْدِهِ الْحَافِظِ لِلْقُرْآنِ الْعَامِلِ بِهِ.

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور یہ حافظِ قرآن کی تکریم اور اس کے شرف کے لیے ہے۔

3۔حافظِ قرآن کو کرامت کا تاج اور کرامت کا جوڑا پہنایا جائے گا اور وہ اللہ کی رضا کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن قیامت کے دن پیش ہوگا پس کہے گا: اے میرے رب! اسے (یعنی صاحب قرآن کو) جوڑا پہنا، تو اسے کرامت (عزت وشرافت) کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! اسے اور دے، تو اسے کرامت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ وہ پھر کہے گا: اے میرے رب! اس سے راضی ہو جا، تو وہ اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا، تیرے لیے ہر آیت کے ساتھ ایک نیکی کا اضافہ کیا جاتا رہے گا''۔

نبی کریم ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ قرآن عظیم قیامت کے دن اپنے ساتھی کی شان ومقام بلند کر دے گا، اور بے شک وہ اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کرے گا کہ وہ اس کے ساتھی کو مزین کرے اور اس کو زیورات پہنائے اور اس کو عزت وشرافت کا تاج پہنائے اور اللہ عزوجل اس سے راضی ہو جائے اور یہ اس کا پورا پورا بدلہ ہے، تو جیسا کہ صاحب قرآن نے دنیا میں اللہ کی کتاب کو قائم کرنے کے ساتھ اور اس پر عمل کرنے کے ساتھ اور اس پر تدبر کرنے اور لوگوں کو اس کی طرف دعوت دینے کے ساتھ راضی کیا، پس بے شک قرآن اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کرے گا کہ تو اپنے اس بندے سے راضی ہو جا جو قرآن کا حافظ اور اس پر عمل کرنے والا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

iv) حَافِظُهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ.

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((**مَثَلُ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ**)). [صحیح البخاری:4937]

هٰـؤُلَاءِ السَّـفَـرَةُ الْـكِرَامُ اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی، وَشَرَّفَهُمْ بِاَنْ تَكُوْنَ بِـاَیْدِیْهِمُ الصُّحُفُ الْمُطَهَّرَةُ، قَالَ تَعَالٰی: ﴿**فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝**﴾ [عبس 16-13]

v) حَمَلَةُ الْقُرْآنِ لَا تُحْرِقُهُمُ النَّارُ.

اِنَّ اَعْـظَـمَ مَـا یَسْـعٰـی اِلَیْهِ الْمُسْلِمُ اَنْ یُّزَحْزِحَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنِ النَّارِ وَیُـدْخِـلَـهُ الْـجَـنَّةَ، وَقَدْ اَكْرَمَ اللّٰهُ تَعَالٰی حُفَّاظَ كِتَابِهِ بِنَجَاتِهِمْ مِنَ النَّارِ وَعَدَمِ اِحْرَاقِ اَجْسَادِهِمُ الطَّاهِرَةِ فِیْهَا،لِعَظَمَةِ مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰی.

فَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَوْ كَانَ**

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

4۔قرآن کا حافظ مکرم اور نیک لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔

سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے معزز اور نیک لکھنے والے (فرشتوں) جیسی ہے...۔

ان معزز اور نیک لکھنے والے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا ہے، اور ان کو شرف بخشا ہے کہ ان کے ہاتھوں میں پاکیزہ صحیفے ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ایسے صحیفوں میں ہے جن کی عزت کی جاتی ہے۔ جو بلند کیے ہوئے، پاک کیے ہوئے ہیں۔ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ جو معزز ہیں، نیک ہیں''۔

5۔حاملین قرآن کو آگ نہیں جلائے گی۔

بے شک سب سے بڑی کوشش جو مسلمان کرتا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے بچا کر اس کو جنت میں داخل کر دے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے حافظ کو آگ سے نجات دینے کے ساتھ اور اس آگ میں ان کے پاکیزہ جسموں کو نہ جلانے کے ساتھ ان کی تکریم فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ کے کلام کی عظمت کی وجہ سے جو ان کے سینوں میں ہے۔

پس سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

الْقُرآنُ فِی اِهَابٍ مَا اَكَلَتْهُ النَّارُ)). [صحیح الجامع الصغیر:5282، المعجم الطبرانی،ج:17،ص:850]

"فَلَوْ صُوِّرَ الْقُرْآنُ وَجُعِلَ فِیْ اِهَابٍ وَاُلْقِیَ فِی النَّارِ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ، وَلَا اَحْرَقَتْهُ بِبَرَكَتِهِ، فَكَیْفَ بِالْمُؤْمِنِ الْمُوَاظِبِ لِقِرَاءَتِهِ وَلِتِلَاوَتِهِ وَالْعَمَلِ بِهِ؟". [عظمة القرآن الكریم،للدوسری،ج:1،ص:490]

فَهَنِیْئًا لِّمَنْ حَفِظَ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَجَمَعَهُ فِیْ صَدْرِهٖ، وَعَمِلَ بِمَا فِیْهِ، هَنِیْئًا لَّهُ بِهٰذِهِ الْبَشَارَةِ فِی النَّجَاةِ مِنَ النَّارِ، وَهٰذَا مِنْ اَعْظَمِ فَضَائِلِ حِفْظِ الْقُرْآنِ الْكَرِیْمِ. فَهَلْ مِنْ مُّشَمِّرٍ؟!

7. اَلْمُرَاجَعَةُ وَالْمُعَاهَدَةُ لِلْقُرْآنِ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: **((قَالَ رَجُلٌ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ؟ قَالَ: الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ؟ قَالَ: وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ؟ قَالَ: الَّذِیْ یَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِ الْقُرْآنِ اِلٰی اٰخِرِهٖ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ))**. [سنن الترمذی:2948]

''اگر قرآن کو کسی چمڑے میں لپیٹ کر بھی آگ میں ڈال دیا جائے تو آگ اسے نہیں کھائے گی۔''

اگر قرآن کی تصویر بنا کر اس کو چمڑے میں لپیٹ دیا جائے اور اس کو آگ میں ڈالا جائے تو اس کو آگ نہیں چھوئے گی، اور اس کی برکت کی وجہ سے اس کو نہیں جلائے گی، تو اس مومن کا کیا حال ہوگا جو ہمیشہ اس کی قراءت کرتا رہتا ہے اور اس کی تلاوت کرتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے۔

تو مبارک ہو اس کو جو اللہ تعالیٰ کی کتاب حفظ کرتا ہے پھر اُسے اپنے سینے میں جمع کرتا ہے، اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرتا ہے، جہنم سے نجات کی یہ خوشخبری اُسے مبارک ہو، اور یہ قرآن کریم کے حفظ کرنے کے عظیم فضائل میں سے سب سے بڑی فضیلت ہے۔ تو ہے کوئی اس کے لیے محنت کر کے تیاری کرنے والا؟

7۔ قرآن کو بار بار دہرانا اور اس کا خیال رکھنا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: ''اللہ کے رسول! کون سا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ (اترنے اور کوچ کرنے والا) عمل۔ اس نے کہا: اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ (اترنے اور کوچ کرنے والا) سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو قرآن شروع سے لے کر آخر تک پڑھتا ہے، جب بھی وہ اترتا ہے کوچ کر دیتا ہے۔''

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ثُمَّ اِنَّ عَلٰی مَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ کُلَّہٗ اَوْ شَیْئًا مِّنْہُ اَنْ یَّتَعَھَّدَہٗ بِالْقِرَاءَۃِ وَالتِّلَاوَۃِ حَتّٰی لَا یَنْسَاہُ، فَقَدْ اَرْشَدَنَا النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ﷺ اِلٰی ذٰلِکَ بِقَوْلِہِ الْمُبَارَکِ: ((اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ کَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَۃِ اِنْ عَاھَدَ عَلَیْھَا اَمْسَکَھَا وَاِنْ اَطْلَقَھَا ذَھَبَتْ)). [صحیح البخاری:5031]

وَزَادَ مُسْلِمٌ: ((وَاِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَاَہٗ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ ذَکَرَہٗ وَاِذَا لَمْ یَقُمْ بِہٖ نَسِیَہٗ)). [صحیح مسلم:1840]

وَقَالَ اَیْضًا: ((تَعَاھَدُوا الْقُرْآنَ فَوَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَھُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِھَا)). [صحیح البخاری:5033]

وَقَدْ نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ نِسْیَانِ الْقُرْآنِ، وَنَھٰی کَذٰلِکَ عَنْ قَوْلِ الرَّجُلِ نَسِیْتُہٗ فَقَالَ: ((بِئْسَ مَا لِاَحَدِھِمْ اَنْ یَقُوْلَ نَسِیْتُ آیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ نُسِّیَ وَاسْتَذْکِرُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّہٗ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ)). [صحیح البخاری:5032]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

پھر بے شک جس نے بھی قرآن حفظ کیا ہو خواہ تھوڑا کیا ہو یا پورے کا پورا، اس پر لازم ہے کہ وہ قراءت اور تلاوت کرنے کے ساتھ اس کی دیکھ بھال کرتا رہے یہاں تک کہ اس کو بھول نہ جائے، پس تحقیق نبی کریم ﷺ نے اس بات کی طرف اپنے اس مبارک قول کے ساتھ ہماری راہ نمائی فرمائی ہے: ''حافظ قرآن کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے۔ اگر وہ اس کی نگرانی کرے گا تو اسے روک سکے گا اور اگر اسے چھوڑ دے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔''

صحیح مسلم میں یہ اضافہ ہے کہ ''جب صاحب قرآن قیام کرے گا اور رات دن اس کی قراءت کرے گا تو وہ اسے یاد رکھے گا اور جب اس (کی قراءت) کے ساتھ قیام نہیں کرے گا تو وہ اسے بھول جائے گا۔''

اور یہ بھی فرمایا: ''قرآن ہمیشہ پڑھتے رہو مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ قرآن اونٹ کا اپنی رسی تڑوا کر بھاگ جانے سے بھی زیادہ تیزی سے نکل جاتا ہے۔

اور تحقیق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قرآن بھول جانے سے منع فرمایا ہے، اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص یہ کہے میں بھول گیا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص کا یہ کہنا بہت برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ وہ بھلا دیا گیا ہے۔ تم قرآن پڑھتے رہا کرو کیونکہ قرآن انسانوں کے دلوں سے نکل جانے میں اونٹ کے بھاگ جانے سے بھی بڑھ کر ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَاِنَّ سَبَبَ الذَّمِّ مَا فِيهِ مِنَ الْاِشْعَارِ بِعَدَمِ الْاِعْتِنَاءِ بِالْقُرْآنِ، اِذْ لَا يَقَعُ النِّسْيَانُ اِلَّا بِتَرْكِ التَّعَاهُدِ وَكَثْرَةِ الْغَفْلَةِ، فَلَوْ تَعَاهَدُوْا بِتِلَاوَتِهِ وَالْقِيَامِ بِهِ فِى الصَّلَاةِ لَدَامَ حِفْظُهُ وَتَذَكُّرُهُ، فَاِذَا قَالَ الْاِنْسَانُ نَسِيْتُ الْاٰيَةَ الْفُلَانِيَّةَ فَكَاَنَّمَا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالتَّفْرِيْطِ . فَيَكُوْنُ مُتَعَلَّقُ الذَّمِّ تَرْكَ الْاِسْتِذْكَارِ وَالتَّعَاهُدِ،لِاَنَّهُ الَّذِىْ يُوْرِثُ النِّسْيَانَ .

8. مَعَ مُلَاحِظَةِ التَّحْزِيْبِ بِالسُّوَرِ:

وَجَاءَ تَحْدِيْدُ هٰذَا التَّحْزِيْبِ فِىْ قَوْلِ اَوْسِ بْنِ حَذَيْفَةَ الثَّقَفِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ :سَاَلْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: كَيْفَ تُحَزِّبُوْنَ الْقُرْآنَ؟ قَالُوا: ثَلَاثٌ، وَخَمْسٌ، وَسَبْعٌ، وَتِسْعٌ، وَاِحْدَى عَشْرَةَ، وَثَلَا ثَ عَشْرَةَ، وَحِزْبُ الْمُفَصَّلِ وَحْدَهُ.

وَفِىْ عَوْنِ الْمَعْبُوْدِ فِىْ شَرْحِ الْحَدِيْثِ: (**كَيْفَ تُحَزِّبُوْنَ الْقُرْآنَ؟**): وَكَيْفَ تَجْعَلُوْنَهُ الْمَنَازِلَ ـوَالْحِزْبُ هُوَ مَا يَجْعَلُهُ الرَّجُلُ عَلٰى

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور بے شک اس میں مذمت کی وجہ یہ ہے کہ اس سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ اس کو قرآن کی کوئی پروانہیں ہے، کیونکہ نسیان تب ہی ہوتا ہے جب انسان خیال کرنا چھوڑ دے اور زیادہ غفلت کا شکار ہو،

تو اگر وہ اس کی تلاوت کرنے کے ساتھ اور نماز میں قیام کرنے کے ساتھ اس کا خیال کرتا ہے تو اس کا حفظ اور اس کو یاد رکھنا ہمیشہ قائم رہتا ہے، تو جب انسان کہتا ہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا تو گویا وہ خود اپنے نفس پر کوتاہی کی گواہی دے رہا ہے۔ تو مذمت کا تعلق اس کو یاد کرنے اور اس کا خیال رکھنے کو چھوڑ دینے سے ہے کیونکہ یہی چیز اس کے بھول جانے کا سبب ہے۔

8۔ سورتوں کو مختلف حصوں میں تقسیم کرنے کا لحاظ رکھنا:

اور قرآن کی سورتوں کو مختلف حصوں میں تقسیم کرنے کی کا تعین سیدنا حذیفہؓ ثقفی کے قول میں آیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا: آپ لوگ (روزانہ تلاوت کے لیے) قرآن کے حصے کس طرح مقرر کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا (پہلا حصہ) تین سورتوں کا، (دوسرا حصہ) پانچ سورتوں کا (تیسرا حصہ) سات سورتوں کا (چوتھا حصہ) نو سورتوں کا (پانچواں حصہ) گیارہ سورتوں کا (چھٹا حصہ) تیرہ سورتوں کا (اور ساتواں حصہ) مفصل سورتوں کا علیحدہ ہوتا ہے

اس حدیث کی شرح "عون المعبود" میں ہے: كَيْفَ تُحَزِّبُونَ الْقُرْآنَ؟ یعنی اس کی منازل کس طرح مقرر کرتے ہیں۔ اور حزب اس حصے کو کہتے ہیں جس کی قراءت کو انسان اپنی ذات پر لازم کر لیتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نَفُسِهٖ مِنُ قِرَاءَ ةٍ.

(قَالُوا ثَلَا ثٌ):اَیِ الُبَقَرَةِ وَآلِ عِمُرَانَ وَالنِّسَاءِ فَهٰذِهِ السُّوَرُ الثَّلَا ثَةُ مَنزِلٌ وَاحِدٌ مِنُ سَبُعِ مَنَازِلِ الُقُرُآنِ .(وَخَمُسٌ):مِنَ الُمَا ئِدَةِ اِلَی الُبَرَاءَ ةِ . (وَسَبُعٌ):مِنُ يُوُنُسَ اِلَی النَّحُلِ .(وَتِسُعٌ): مِنُ بَنِیُ اِسُرَائِيُلَ اِلَی الُفُرُقَانِ . (وَاِحُدٰی عَشُرَةَ):مِنَ الشُّعَرَاءِ اِلٰی يٰس .(وَثَلَاثَ عَشُرَةَ): مِنَ الصَّافَّاتِ اِلَی الُحُجُرَاتِ .(وَحِزُبُ الُمُفَصَّلِ وَحُدَهُ): مِنُ قَافُ اِلٰی اٰخِرِ الُقُرُآنِ . فَعُلِمَ مِنُ هٰذَا اَنَّ فِیُ عَصُرِ الصَّحَابَةِ كَانَ تَرُتِيُبُ الُقُرُآنِ مَشُهُوُرًا عَلٰی هٰذَا النَّمَطِ الُمَعُرُوُفِ الُاٰنَ . [عون المعبود حاشية ابن القيم،ج:4، ص:1393]

قَالَ ابُنُ تَيُمِيَّةَ فِی الُفَتَاوٰی: "فَالصَّحَابَةُ اِنَّمَا كَانُوُا يُحَزِّبُوُنَهُ سُوَرًا تَامَّةً، لَا يُحَزِّبُوُنَ السُّوُرَةَ الُوَاحِدَةَ ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيُثَ اُوُسِ بُنِ حُذَيُفَةَ وَفِيُهِ:"سَاَلُتُ اَصُحَابَ رَسُوُلِ اللّٰهِ ﷺ كَيُفَ تُحَزِّبُوُنَ الُقُرُآنَ؟ قَالُوُا:ثَلَاثٌ،وَخَمُسٌ،وَسَبُعٌ،وَتِسُعٌ، وَاِحُدٰی عَشُرَةَ،وَثَلَاثَ عَشُرَةَ،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

"قَالُوا ثَلاَث"،یعنی البقرۃ، آل عمران اور النساء تو یہ تین سورتیں قرآن کی سات منزلوں میں سے ایک منزل ہے۔

"وَخَمسٌ"،یعنی المائدہ سے التوبہ تک

"وَسَبعٌ"،یعنی یونس سے النحل تک

"وَتِسعٌ"،یعنی بنی اسرائیل سے الفرقان تک

"وَاِحدٰی عَشرَۃَ"،یعنی الشعراء سے یٰس تک

"وَثَلاثَ عَشرَۃَ"،یعنی الصافات سے الحجرات تک

"وَحِزبُ المُفَصَّلِ وَحدَہ"،یعنی قٓ سے قرآن کے آخر تک۔

پس اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ کے زمانے میں قرآن کی جو ترتیب تھی وہ اسی طریقے پر مشہور تھی جو آج کل معروف ہے۔

ابن تیمیہ "الفتاوی"، میں کہتے ہیں کہ پس صحابہ کرامؓ مکمل سورتوں کا حصہ بناتے تھے، ایک سورت کے کئی حصے نہیں بناتے تھے، پھر سیدنا اوس بن حذیفہؓ کی حدیث کا ذکر کیا اور اس میں ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ سے دریافت کیا: آپ لوگ (روزانہ تلاوت کے لیے) قرآن کے حصے کس طرح مقرر کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: (پہلا حصہ) تین سورتوں کا، (دوسرا حصہ) پانچ سورتوں کا، (تیسرا حصہ) سات سورتوں کا، (چوتھا حصہ) نو سورتوں کا، (پانچواں حصہ) گیارہ سورتوں کا، (چھٹا حصہ) تیرہ سورتوں کا،

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَحِزْبُ الْمُفَصَّلِ وَحْدَهُ". [سنن أبی داؤد:1393]ضعیف

وَفِی رِوَایَةٍ أُخْرٰی: فَسَأَلْنَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ كَانَ يُحَزِّبُ الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُحَزِّبُهُ ثَلَاثًا، وَخَمْسًا. . [مصنف ابن ابی شیبہ، ج:3،ص:8663]

ثُمَّ قَالَ: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ يُوَافِقُ مَعْنٰى حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِی اَنَّ الْمَسْنُوْنَ كَانَ عِنْدَهُمْ قِرَاءَ تُهُ فِی سَبْعٍ، وَلِهٰذَا جَعَلُوْهُ سَبْعَةَ اَحْزَابٍ وَلَمْ يَجْعَلُوْهُ ثَلَاثَةً وَلَا خَمْسَةً.

وَفِيْهِ: اِنَّهُمْ حَزَّبُوْهُ بِالسُّوَرِ وَهٰذَا مَعْلُوْمٌ بِالتَّوَاتُرِ فَاِنَّهُ قَدْ عُلِمَ اَنَّ اَوَّلَ مَا جُزِّیءِ الْقُرْآنُ بِالْحُرُوْفِ تَجْزِئَةً ثَمَانِيَةً وَعِشْرِيْنَ، وَثَلَاثِيْنَ وَسِتِّيْنَ هٰذِهِ الَّتِیْ تَكُوْنُ رُؤُوْسَ الْاَجْزَاءِ وَالْاَحْزَابِ فِی اَثْنَاءِ السُّوْرَةِ وَاَثْنَاءِ الْقِصَّةِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ، كَانَ زَمِنَ الْحَجَّاجِ وَمَابَعْدَهُ وَرُوِیَ اَنَّ الْحَجَّاجَ اَمَرَ بِذٰلِكَ، وَمِنَ الْعِرَاقِ فَشَا ذٰلِكَ ،وَلَمْ يَكُنْ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ.

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

(اورساتواں حصہ) مفصل سورتوں کا علیحدہ ہوتا ہے۔

اورایک دوسری روایت میں ہے: تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ سے دریافت کیا: رسول اللہ ﷺ قرآن کی تقسیم کس طرح کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ قرآن کی تقسیم تین یا پانچ حصوں میں کرتے تھے...۔

پھر فرمایا: اور یہ حدیث اس مسئلہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی حدیث کے معنی کے موافق ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک یہ مسنون تھا کہ قرآن کی قراءت کو سات دنوں میں ختم کرلیا جائے، اور اس لیے انہوں نے اس کے سات حصے بنائے اور انہوں نے اس کے تین اور پانچ حصے نہیں بنائے۔

اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ اس کی تقسیم سورتوں کے حساب سے کرتے تھے اور یہ بات تواتر سے معلوم ہی ہے، پس بے شک یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ سب سے پہلے جس نے قرآن کو حروف کے ذریعے سے تقسیم کیا اس نے اسے اٹھائیس یا تیس اور ساٹھ سپاروں میں تقسیم کیا اور ان کے جو مرکزی اجزاء اور حصے ہیں وہ سورت یا واقعہ یا اس طرح کی دیگر چیزوں کے درمیان بنائے گئے تھے، یہ چیز حجاج اور اس کے بعد کے زمانے میں تھی اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ حجاج نے ان اجزاء کو بنانے کا حکم دیا تھا، اور یہ عراق میں خوب پھیلا، جبکہ مدینہ کے لوگ اس کو نہیں جانتے تھے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وَاِذَا كَانَتِ التَّجزِئَةُ بِالُحُرُوفِ مُحدَثَةً مِنُ عَهدِ الُحَجَّاجِ بِالُعِرَاقِ

فَمَعُلُومٌ اَنَّ الصَّحَابَةَ قَبلَ ذٰلِكَ عَلٰى عَهدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَبَعدَهُ كَانَ

لَهُمُ تَحُزِيبٌ آخَرُ فَاِنَّهُمُ كَانُوا يُقَدِّرُونَ تَارَةً بِالاٰيَاتِ فَيَقُولُونَ:

خَمسُونَ آيَةً، سِتُّونَ آيَةً ،وَتَارَةً بِالسُّوَرِ لٰكِن تَسُبِيعُهُ بِالآيَاتِ لَم

يَرُوِهِ اَحَدٌ وَلَا ذَكَرَهُ فَتَعَيَّنَ التَّحُزِيبُ بِالسُّوَرِ.

وَقَالَ اَيُضًا: "اِنَّ هٰذِهِ التَّحُزِيبَاتِ الُمُحُدَثَةَ تَتَضَمَّنُ ...الُوُقُوفَ

عَلٰى بَعُضِ الُكَلَامِ الُمَتَّصِلِ بِمَا بَعُدَهُ حَتّٰى يَتَضَمَّنَ الُوَقُفَ عَلَى

الُمَعُطُوفِ دُونَ الُمَعُطُوفِ عَلَيُهِ، فَيَحُصُلُ الُقَارِئُ فِي الُيَوُمِ الثَّانِي

مُبتَدِئًا بِمَعُطُوفٍ كَقَولِهِ: ﴿**وَّالُمُحُصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ**﴾ [النسآء:24]

وَقَولِهِ: ﴿**وَمَنُ يَّقُنُتُ مِنكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ**﴾ [الاحزاب:31] وَاَمُثَالِ ذٰلِكَ،

وَيَتَضَمَّنُ الُوَقُفَ عَلٰى بَعضِ الُقِصَّةِ دُونَ بَعُضٍ حَتّٰى كَلَامِ الُمُتَخَاطِبِينَ

حَتّٰى يَحُصُلَ الُاِبُتِدَاءُ فِي الُيَوُمِ الثَّانِي بِكَلَامِ الُمُجِيبِ كَقَولِهِ تَعَالٰى:

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اور جب حروف کے ذریعے اس کے جز بنانا حجاج کے زمانے میں ایک نیا کام تھا تو اس سے معلوم ہوا کہ اس سے پہلے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد اس کی تقسیم اور طرح کی تھی، اور کبھی وہ آیتوں کی مقدار کے ساتھ اس کا تعین کرتے تھے تو وہ کہتے: پچاس آیات، ساٹھ آیات، اور کبھی سورتوں کے ساتھ اس کی مقدار کا تعین کرتے تھے لیکن آیات کے ذریعے سے سات حصوں میں تقسیم کرنے کو کسی نے روایت نہیں کیا اور نہ ہی اس کا کسی نے ذکر کیا ہے تو معلوم ہوا کہ قرآن کی تقسیم سورتوں کے ذریعے سے ہونی چاہیے۔

اور یہ بھی کہا کہ یہ جو جدید تقسیمات ہیں یہ اس بات پر مشتمل ہیں کہ ایسے کلام پر وقف کیا جائے جو اس کے بعد والے کلام کے ساتھ جڑی ہوئی ہو حتیٰ کہ یہ وقف معطوف پر تو ہوتا ہے لیکن معطوف علیہ پر نہیں ہوتا، تو قاری دوسرے دن معطوف سے شروع کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور خاوند والی عورتیں (بھی حرام کی گئی ہیں)''

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے گی''۔

اور اسی طرح کی اور مثالیں، اور یہ تقسیم اس بات پر بھی مشتمل ہے کہ قصے کے بعض حصے پر وقف کیا جائے جبکہ باقی ابھی رہتا ہو جیسا کہ دو باہم خطاب کرنے والوں کے کلام میں ہوتا ہے یہاں تک کہ دوسرے دن کلام کی ابتدا جواب دینے والے کے کلام سے ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

﴿قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّکَ﴾"۔ [الکہف:75]

وَقَالَ اَیۡضاً: "وَاِذَا کَانَ تَحۡزِیۡبُہٗ بِالۡحُرُوۡفِ اِنَّمَا ھُوَ تَقۡرِیۡبٌ لَا تَحۡدِیۡدٌ کَانَ ذٰلِكَ مِنۡ جِنۡسِ تَجۡزِئَتِهٖ بِالسُّوَرِ ھُوَ اَیۡضًا تَقۡرِیۡبٌ،فَاِنَّ بَعۡضَ الۡاَسۡبَاعِ قَدۡ یَکُوۡنُ اَکۡثَرَ مِنۡ بَعۡضٍ فِیۡ الۡحُرُوۡفِ، وَفِیۡ ذٰلِكَ مِنَ الۡمَصۡلِحَةِ الۡعَظِیۡمَةِ بِقِرَاءَةِ الۡکَلَامِ الۡمُتَّصِلِ بَعۡضِهٖ بِبَعۡضٍ وَالۡاِفۡتِتَاحِ بِمَا فَتَحَ اللّٰہُ بِهٖ السُّوۡرَةَ وَالۡاِخۡتِتَامِ بِمَا خَتَمَ بِهٖ، وَتَکۡمِیۡلِ الۡمَقۡصُوۡدِ مِنۡ کُلِّ سُوۡرَةٍ مَا لَیۡسَ فِیۡ ذٰلِكَ التَّحۡزِیۡبِ.

وَفِیۡهِ اَیۡضًا مِنۡ زَوَالِ الۡمَفَاسِدِ الَّذِیۡ فِیۡ ذٰلِكَ التَّحۡزِیۡبِ مَا تَقَدَّمَ التَّنۡبِیۡهُ عَلٰی بَعۡضِهَا، فَصَارَ رَاجِحًا بِهٰذَا الۡاِعۡتِبَارِ".

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

’’کہا! کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا؟‘‘۔

اور یہ بھی کہا کہ اور جب تقسیم حروف کے ذریعے سے ہوتی ہے تو وہ ایک چیز کو قریب تو کرتی ہے لیکن متعین نہیں کرتی، تو یہ سورتوں کے ذریعے تقسیم کرنے کی جو قسم ہے وہ بھی قریب کرنے کے لیے ہے، کیونکہ اگر سات حصے کیے جائیں تو بعض حصے حروف میں بعض حصوں سے زیادہ ہوتے ہیں، اور اس میں عظیم مصلحت یہ پائی جاتی ہے کہ قرآن پڑھنے میں کلام ایک دوسرے سے مربوط و متصل ہوتا ہے اور آغاز وہاں سے ہوتا ہے جہاں سے اللہ نے سورت کو شروع کیا ہے اور اختتام بھی وہیں ہوتا جہاں اللہ نے ختم کیا ہے، اور ہر سورت کا مقصد بھی مکمل ہو جاتا ہے جبکہ (حروف کے ذریعے سے جو جدید تقسیم ہے) اس میں یہ چیز نہیں پائی جاتی۔

اور اس میں وہ خرابیاں بھی ختم ہو جاتی ہیں جو جدید تقسیم میں تھیں جن میں بعض خرابیوں کے متعلق ہم متنبہ کر چکے ہیں، تو سورتوں کی تقسیم اس اعتبار سے راجح اور بہتر ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن سیکھنے سے متعلق دعائیں

علم میں اضافے کی دعا کرنا

• ...رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًاO [طٰہٰ:114]

...اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

اللہ سے نفع مند علم کا سوال کرنا

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ. [السلسلة الصحيحة:1511]

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے نفع بخش علم کا سوال کرتا ہوں اور میں ایسے علم سے تیری پناہ لیتا ہوں جو نفع نہ دے۔

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا. [سنن ابن ماجه:925]

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے فائدہ دینے والے علم، پاک رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔

جو علم حاصل کیا اس سے فائدہ پانے کی دعا کرنا

• اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ، وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ، وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا تَنْفَعُنِیْ بِهٖ.
[السلسلة الصحيحة:3151]

اے اللہ! تو مجھے جو سکھائے اس سے مجھے فائدہ پہنچا اور مجھے وہ سکھا جو مجھے فائدہ دے اور مجھے ایسا علم دے جس کے ذریعے میں فائدہ اٹھا سکوں۔

غیر نافع علم سے پناہ مانگنا

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَھَا. [صحيح مسلم:6906]

اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو اور ایسی دعا سے جس کو قبول نہ کیا جائے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قرآن کے سینے کی بہار بننے کی دعا کرنا

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُکَ اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَکَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَذَھَابَ ھَمِّیْ. [السلسلة الصحيحة:199]

اے اللہ! بے شک میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری باندی کا بیٹا، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میری ذات پر تیرا حکم ہی چلتا ہے، میری ذات کے متعلق تیرا فیصلہ عدل وانصاف والا ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، جس کو تو نے اپنے لیے خود تجویز کیا، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ نام سکھایا، یا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا اپنے پاس علم غیب میں ہی اسے محفوظ رکھا کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے غم میں روشنی اور میری پریشانی کی دوری کا ذریعہ بنا دے۔

ہدایت اور تقویٰ کی دعا کرنا

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی. [صحيح مسلم:6904]

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ہدایت، تقوی، پاک دامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔

• اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکَّاھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا. [صحيح مسلم:6906]

اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا کر، اس کو پاکیزہ بنا، تو ہی بہتر ہے جو اس کو پاکیزہ بنا سکے تو ہی اس کا ولی اور اس کا مددگار ہے۔

دل میں نور پیدا کرنے کی دعا کرنا

• اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَسَارِیْ نُوْرًا وَفَوْقِیْ نُوْرًا وَتَحْتِیْ نُوْرًا وَاَمَامِیْ نُوْرًا وَخَلْفِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا.
[صحيح البخاري: 6316]

اے اللہ! ڈال دے میرے دل میں نور، میری آنکھوں میں نور، میرے کانوں میں نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے اوپر نور، میرے نیچے نور، میرے آگے نور، میرے پیچھے نور اور بنا دے میرے لیے نور۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

دل کی سختی، غفلت اور نفاق سے اللہ کی پناہ مانگنا

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَالْقَسْوَۃِ وَالْغَفْلَۃِ وَالْعَیْلَۃِ وَالذِّلَّۃِ وَالْمَسْکَنَۃِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْکُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَۃِ وَالرِّیَاءِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَکَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ. [صحيح الجامع الصغير زيادته:1285]

اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ لیتا ہوں عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بخل سے، انتہائی بڑھاپے، دل کی سختی اور غفلت سے، مفلسی، ذلت اور ناداری سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں محتاجی اور کفر سے، نافرمانی، مخالفت اور نفاق سے، (بری) شہرت اور دکھاوے سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں بہرے پن، گونگے پن اور پاگل پن سے، کوڑھ، برص اور تمام بری بیماریوں سے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

اَلْقُرْآنُ حَيَاتِي

نُوْرٌ فِي الظُّلُمَاتِ أُنسِي فِيْ خَلوَاتِي

يَا سَعْدِي وَهَنَائِي اَلْقُرْآنُ حَيَاتِي

(یہ) تاریکیوں میں روشنی اور میری تنہائیوں میں میری مانوسیت ہے/ میرے دل کو بہلانے کا سامان ہے

اے میری خوش نصیبی اور اے میری خوشحالی! قرآن میری زندگی ہے

نُوْرٌ مَلأَ الْقَلْبَ فَفَاضَ بِحُبِّ كِتَابِ اللّٰهِ

اَشْرَقَ دَرْبِي بِالْقُرْآنِ فَشُكْرًا يَا رَبَّاهُ شُكْرًا يَا رَبَّاهُ

یہ ایسی روشنی ہے جس نے دل کو بھر دیا تو وہ اللہ کی کتاب کی محبت کے ساتھ جاری ہو گیا

اس نے میرے راستے کو قرآن کے ذریعے چمکا دیا، پس اے میرے رب! میں تیرا شکرادا کرتا ہوں اے میرے رب! میں تیرا شکرادا کرتا ہوں

يَمْحُو عَتَمَ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يَرْوِي ظَمَأَ الرُّوحِ

يَجْعَلُنَا مِنْ اَهْلِ اللّٰهِ يَطِيبُ بِهِ الْمَجْرُوحُ

جو اندھیری رات کی تاریکی کو مٹا دیتا ہے اور روح کی پیاس کو سیراب کر دیتا ہے

ہمیں اللہ والوں میں سے کر دیتا ہے جس کے ساتھ زخم خوردہ اچھا ہو جاتا ہے

هُوَ نِبْرَاسُ حَيَاتِي يُرْشِدُنَا بِهُدَاهُ

یہ میری زندگی کا چراغ راہ ہے/ مینارہ نور ہے اور اس کی ہدایت کے ساتھ ہماری راہنمائی کرتا ہے

نُوْرٌ مَلأَ الْقَلْبَ فَفَاضَ بِحُبِّ كِتَابِ اللّٰهِ

اَشْرَقَ دَرْبِي بِالْقُرْآنِ فَشُكْرًا يَا رَبَّاهُ شُكْرًا يَا رَبَّاهُ

یہ ایسی روشنی ہے جس نے دل کو بھر دیا تو وہ اللہ کی کتاب کی محبت کے ساتھ جاری ہو گیا

اس نے میرے راستے کو قرآن کے ذریعے چمکا دیا، پس اے میرے رب! میں تیرا شکرادا کرتا ہوں اے میرے رب! میں تیرا شکرادا کرتا ہوں

يَا رَبِّ فَكَافِئْ مَنْ أَنْشَأَ لِلتَّحْفِيظِ صُرُوحُ

هِيَ دُوْرٌ لِلنُّوْرِ وَفِيْهَا عِطْرُ الطُّهْرِ يَفُوْحُ

اے میرے رب! تو اس کو کافی ہو جا جو قرآن کے حفظ کے لیے محل بناتا ہے

یہ روشنی کے مکانات ہیں اور اسمیں پاکیزگی کی خوشبو مہکتی ہے

هَيَّا يَا مَنْ تَاهٍ فَالْقُرْآنُ نَجَاحُ

اے جو حیران، پریشان ہے آجاؤ! قرآن کامیابی ہے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نُورٌ مَلأَ الْقَلْبَ فَفَاضَ بِحُبِّ كِتَابِ اللّٰهِ

اَشْرَقَ قَلْبِى بِالْقُرآنِ فَشُكْرًا يَا رَبَّاهُ شُكْرًا يَا رَبَّاهُ

یہ ایسی روشنی ہے جس نے دل کو بھر دیا تو وہ اللہ کی کتاب کی محبت کے ساتھ جاری ہو گیا

اس نے میرے دل کو قرآن کے ذریعے چمکا دیا، پس اے میرے رب! میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں اے میرے رب! میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں

اَلْيَوْمَ نُكَرِّمُ مَنْ حَفِظُوْا حَفْلٌ ثُمَّ نَرُوحُ

لَكِنَّ الْكُلَّ لِلدَرَجَاتٍ فِى الْجَنَّاتِ طَمُوحُ

آج ہم ان لوگوں کو اعزاز بخشیں گے جنہوں نے حفظ کیا، ایک محفل منعقد کر کے اور پھر ہم چلے جائیں گے

لیکن ہر ایک جنت میں بلند درجوں کی طرف للچاتا ہے

غَايَتُنَا الرَّحْمٰنُ نَتَطَلَّعُ لِرِضَاهُ

ہماری منزل رحمٰن ہے اور ہم اس کی رضا کی طرف جھانکتے ہیں

نُورٌ مَلأَ الْقَلْبَ فَفَاضَ بِحُبِّ كِتَابِ اللّٰهِ

اَشْرَقَ دَرْبِى بِالقرآنِ فشكرًا يَا رَبَّاهُ شكرًا يَا رَبَّاهُ

یہ ایسی روشنی ہے جس نے دل کو بھر دیا تو وہ اللہ کی کتاب کی محبت کے ساتھ جاری ہو گیا

اس نے میرے راستے کو قرآن کے ذریعے چمکا دیا، پس اے میرے رب! میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں اے میرے رب! میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

المصادر و مراجع

❁ القرآن الكريم

❁ **الجامع لاحكام القران (تفسير القرطبی)** ، أبوعبداللّٰہ محمد بن أحمد بن أبی بكربن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدين القرطبی ،الطبعة الثانية **1964**، دار الكتب المصرية۔القاهرة.

❁ **تفسير القرآن العظيم** ، أبو الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير القرشی الدّمشقی، الطبعة الخامسة **2009**، دار الصديق للنشر والتّوزيع، مؤسسة الرّيان للطبعة للنشر والتّوزيع.

❁ **تيسير الكريم الرحمن فی كلام المنان**، عبد الرّحمٰن بن ناصر بن عبداللّٰہ السعدی، الطبعة الاولٰی **2000**، مؤسسة الرسالة.

❁ **اضواء البيان فی ايضاح القرآن بالقرآن**، محمد الامين بن محمد المختار بن عند القادر الجكنی الشنقيطی، الطبعة الاولٰی **1995**، دار الفكر للطباعة و النشر و التوريع بروت، لبنان.

❁ **تفسير أبی السعود:ارشاد العقل السليم الی مزايا الكتاب الكريم**، أبو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفی، دار احياء التراث العربی۔بيروت.

❁ **معالم التنزيل فی تفسير القرآن (تفسير البغوي)** ، مجيی السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی، الطبعة الاولٰی **1998**، دار احياء التراث العربی۔بيروت.

❁ **معالم التنزيل فی تفسير القرآن (تفسير البغوي)** ، مجيی السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی، الطبعة الرابعة **1997**، دار طيبة للنشر و التوزيع.

❁ **التفسير من سنن سعيد بن منصور** ، أبو عثمان سعيد بن منصور بن شعبة الخراسانی الجوزجانی، الطبعة الاولٰی1997، دار الصميعی للنشر والتوزيع.

❁ **المحرر الوجيز فی تفسير الكتاب العزيز** ، أبو محمد عبد الحق بن غالب بن الرحمٰن نم تمام بن عطية الاندلسی المحاربی، الطبعة الاولٰی **2000**، دار الكتب العلمية۔بيروت.

❁ **البحر المديد فی تفسير القرآن مجيد**، أبو العباس أحمد بن محمد بن المهدی بن عجيبة الحسنی الانجری الفاسی الصوفی، الطبعة الاولٰی **1997**، الدكتور حسن عباس زكی ۔ القاهره.

❁ **جامع البيان فی تأويل القرآن** ، محمد بن جرير بن يزيد بن كثير غالب الاملی، أبو جعفر الطبری، الطبعة

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

الاولی **2000**، مؤسسة الرسالة.

❁ **جامع البیان فی تأویل القرآن** ، محمد بن جریر بن یزید بن کثیر غالب الاملی، أبو جعفر الطبری، الطبعة الاولی **2001**، دار ھجر للطباعة والنشر والتوزیع والاعلان.

❁ **محاسن التأویل** ، محمد جمال الدین بن محمد بن قاسم الحلاق القاسمی، الطبعة الاولی **1994**، دار الکتب العلمیه ـ بیروت.

❁ **التحریروالتنویر**، محمد الطاھر بن محمد بن الطاھر بن عاشور التونسی، الطبعة الاولی **1984**، الدار التونسیة للنشر ـ تونس.

❁ **الدر المنثور**، عبد الرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی، دار الفکر ـ بیروت.

❁ **مفاتح الغیب(التفسیرالکبیر)**، أبو عبد اللّٰہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی المقلب مفخر الدین الرازی خطیب الری، الطبعة الثالثة **1998**، دار احیاء التراث العربی للطبعة للنشر والتّوزیع، بیروت، لبنان.

❁ **عظمة القرآن الکریم** ، محمود بن أحمد بن صالح الدوسری، الطبعة الاولی **2004**، دارابن الجوزی للنشر والتوزیع.

❁ **ھجر القرآن العظیم انواعه واحکامه**، محمود بن أحمد بن صالح الدوسری، الطبعة الاولی **2008**، دار ابن الجوزی للنشر والتوزیع.

❁ **مختصراخلاق حملة القرآن للامام للآجُرّی**، الطبعة الثانیة **2016**، دار ابن الجوزی.

❁ **أخلاق أھل القرآن**، أبو بکر بن الحسین بن عبد اللّٰہ الاجری البغدادی، الطبعة الثانیة **2003**، دار الکتب العلمیة، بیروت۔لبنان.

❁ **مقدمة فی اصول التفسر** ،تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبدالحلیم بن تیمیة، الطبعة **1980**، دار مکتبة الحیاة، بیروت، لبنان.

❁ **فتح البیان فی مقاصد القرآن**، أبو الطیب محمد صدیق خان بن حسن بن علی ابن لطف اللّٰہ الحسینی البخاری القنوجي، المکتبة العصریة للطباعة والنشر، صیدا ـ بیروت،**1992**.

❁ **تحزیب القرآن**، د. عبد العزیز بن علی الحربی، الطبعة الاولی **2010**، دار ابن حزم.

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

صحیح البخاری ، أبـو عبـداللّـه محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی، الطبعة الثانیه **1999**، دارالسلام للنشر والتّوزیع، الرّیاض.

صحیح مسلم ،أبـو الـحسیـن مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری، الطبعة الاولیٰ **1998**، دارالسلام للنشر والتّوزیع، الرّیاض.

سنن أبی داؤد، أبـوداؤد سلیمان بن الأشعت بن اسحاق بن شداد بن عمرو الأزدی السّجستانی، الطبعة الاولیٰ **1999**، دارالسلام للنشرو التّوزیع، الرّیاض.

سـنـن الترمـذی،أبـو عیسٰـی مـحـمـد بـن عیسٰی بـن سؤرة ابـن مـوسٰی التـرمـذی، الـطبـعة الاولیٰ**1999**،دارالسلام للنشرو التّوزیع، الرّیاض.

سنن ابن ماجه ، أبی عبداللّٰہ محمد بن یزید الربعی ابن ماجه القزوینی، الطبعة الاولیٰ **1999**، دارالسلام للنّشر والتّوزیع، الرّیاض.

سـلسلة الأحادیث الصحیحة ، أبـو عبـدالرّحمٰن ناصر الدین الألبانی، **1995**، مـکتبه المعارف للنّشر و التّوزیع، الرّیاض.

مسـنـد لامام احمد بن حنبل ، أبـو عبـداللّـه أحـمـد بن حنبل بن هلال بن أسد الشیبانی، الطبعة الثانیة **1999**، مؤسسة الرسالة للنّشر والتّوزیع.

مسـنـد الدارمی المعروف (سنن الدارمي)، أبـو مـحـمد عبداللّٰہ بن الرحمٰن بن الفضل بن بهرام بن عبد الـصـمد الدارمی، التمیمی السمرقندی، الطبعة الاولیٰ **2000**، دار الـمغنی للنشر والتوزیع، المملکة العربیة السعودیة.

السنن الکبریٰ ،أحـمـد بـن عـلـی بن موسٰی الخُسرَوجِرُدِی الخراسانی أبو بکرالبیهقی، **1999**،مکتبة الرُشد ناشرون،الریاض.

المعجم الکبیر ، أبـو الـقـاسـم سلیمان بن أحمد بن أیوب مطیر اللخمی الشامی الطبرانی، الطبعة الثانیة **2002**، مکتبة ابن تیمیة، القاهرة.

المستدرک علی الصحیحین، أبـو عبد اللّٰه الحاکم محمد بن عبد اللّٰه بن محمد بن حمدویه بن نُعیم بن الضبی الظهمانی النیسابوری المعروف بابن البیع، الطبعة الثانیة **2006**، دار المورفة بیروت، لبنان.

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

۞ **شعب الایمان،** احمد بن الحسن بن علی بن موسی الخسروجردی الخسراسانی، أبو بکر لبیھقی، الطبعة الاولیٰ **2003**، مکتبة الرشد للنشر و التوزیع بالتعاون مع الدار السلفیة ببومبای بالھند.

۞ **مختصر [قیام الیل وقیام رمضان و کتاب الوتر]**، أبو عبد اللّٰہ محمد بن نصر بن الحجاج المروزی، الطبعة الاولیٰ **1988**، حدیث اکادمی، فیصل آباد ۔ باکستان.

۞ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء** ، أبو نعیم أحمد بن عبد اللّٰہ بن أحمد بن اسحاق بن موسی بن مھران الاصبھانی، السعادہ ۔ بجوار محافظة مصر، 1974.

۞ **الزھد و الرقائق لابن المبارک** ، أبو عبد الرحمٰن عبد اللّٰہ بن المبارک بن واضح الحنظلی، الترکی ثم المروزی، دار الکتب العلمیة۔ بیروت.

۞ **المصنّف**،أبو بکر عبداللّٰہ بن محمد بن ابراھیم ابن أبی شیبة،الطبعة الثانیة **2006**، مکتبة الرشد۔ناشرون۔الرّیاض.

۞ **موطا الامام مالک**، مالک بن أنس بن مالک بن عامر الاصبحی المدنی،**1990**، مؤسسة الرسالة.

۞ **مدارج السالکین بین منازل ایاک نعبد وایاک نستعین**، محمدبن أبی بکر بن أیوب بن سعد شمس الدین ابن قیم الجوزیة،الطبعة الثالثة **1996**،دار الکتاب العربی۔ بیروت.

۞ **شرح سنن أبی داؤد**، عبد المحسن بن حمد بن عبد المحسن بن عبد اللّٰہ بن حمدالعبادالبدر،دروس صوتیةقام بتفریغھا موقع الشبکة الاسلامیة.

۞ **سلسلة الآثار الصحیحة او الصحیح المسند من اقوال الصحابة والتابعین**، أبو عبداللّٰہ الدانی بن منیر آل زھوی، الطبعة الاولیٰ **2006-2003**، دار الفاروق.

۞ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**، زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زید العابدین الحدادی ثم المناوی القاھری، الطبعة الاولیٰ 1993، المکتبة التجاریة الکبری، مصر.

۞ **حاشیة السندی علی سنن ابن ماجه(کفایة الحاجة فی شرح سنن ابن ماجه)**، محمد بن عبد الھادی التتوی، أبو الحسن، نور الدین السندی، دار الجیل - بیروت(نفس صفحات دار الفکر، الطبعة الثانیة).

۞ **عون المعبود شرح سنن أبي داود، و معه حاشیة ابن القیم: تھذیب سنن أبی داود وایضاح علله و مشکلاتة** ، محمد أشرف بن أمیر بن علی بن حیدر، أبو عبد الرحمٰن، شرف الحق، الصدیقی۔ العظیم

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آبادی، الطبعة الثانية 1993، دار الکتب العلمیة۔ بیروت.

۞ **مـرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح**، علـی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الهروی القاری، الطبعة الاولیٰ **2002**، دار الفکر، بیروت ۔ لبنان.

۞ **مجموع فتاوی**، تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبدالحلیم بن تیمیة، الطبعة **1995**، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشریف، المدینة النبویة، المملکة العربیة السعودیة.

۞ مرشد الحیران الی طرق حفظ القرآن

۞ **فضل علم السلف علی الخلف**، عبد الرحمٰن بن أحمد بن رجب الحنبلی.

۞ **تـاریـخ الاسلام ووفیات المشاهیر والاعام**، شـمـس الـدیـن أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذهبی، الطبعة الثانیة**1993** ، دار الکتب العربی، بیروت.

۞ **لسان العرب**،محمد بن مکرم بن علی، أبو الفضل، جمال الدین ابن منظور الانصاری الرویفعی، الطبعة الثالثة **1992**، دار صادر ۔ بیروت.

۞ **الاصول السنة**، للامام محمد بن عبد الوهاب التمیمی.

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

قرآن مجید لفظی ترجمہ وتفسیر

قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2007	اردو
فہم القرآن مختصر تفسیر	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2017	اردو
قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	ڈاکٹر ادریس زبیر	2013	اردو
قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	تیمیہ زبیر	2010	انگلش
قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	تیمیہ زبیر	2012	انگلش
فہم القرآن مختصر تفسیر	تیمیہ زبیر	2015	انگلش
قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	آمنہ الٰہی	2002	انگلش
قرآن مجید ترجمہ وتفسیر	حجاب اقبال	2002	انگلش
فہم القرآن مختصر تفسیر	فرح عباسی	2002	سندھی
فہم القرآن مختصر تفسیر	بسمہ کمال	2002	پشتو

قرآن مجید لفظی ترجمہ، کتب، کتابچے اور کارڈز

قرآن مجید لفظی ترجمہ (دو جلدیں)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2016	اردو
قرآن مجید لفظی ترجمہ (مکمل)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2017	اردو
قرآن مجید لفظی ترجمہ پارہ 30-1	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2017	اردو
سورۃ البقرہ (لفظی ترجمہ)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2017	اردو
سورۃ یوسف (لفظی ترجمہ)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2017	اردو
سورۃ الحجرات (لفظی ترجمہ)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2016	اردو
قرآن مجید منتخب آیات اور سورتیں	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2008	اردو
قرآن کے موتی	زبیدہ عزیز (ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے دورہ قرآن 2014 سے ماخوذ)		

احادیث پہ مبنی کتب

حدیث رسول ﷺ	ڈاکٹر محمد ادریس زبیر	2013	اردو
علم حدیث	ڈاکٹر محمد ادریس زبیر	2013	اردو
فقہ اسلامی	ڈاکٹر محمد ادریس زبیر	2003	اردو
رب زدنی علما	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2003	اردو/انگلش
فتنوں کے دور میں	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	2002	اردو
قال رسول اللہ ﷺ	الہدیٰ شعبہ تحقیق	2004	اردو/انگلش
حسنِ اخلاق	الہدیٰ شعبہ تحقیق	2009	اردو/انگلش
قبر کے تین سوال	الہدیٰ شعبہ تحقیق	2015	اردو
صدقہ وخیرات	الہدیٰ شعبہ تحقیق	2010	اردو/انگلش

© AL HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الھدیٰ ایک نظر میں

الھدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان 1994 سے تعلیم اور معاشرتی فلاح و بہبود کے میدان میں سرگرم عمل ہے۔ الحمدللہ! پاکستان اور بیرون ملک اس کی بہت سی شاخیں کام کر رہی ہیں۔ فاؤنڈیشن کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں:

شعبہ تعلیم و تربیت

اس شعبہ کے تحت قرآن وسنت کی تعلیم طلباء وطالبات کی تربیت و کردار سازی کے لیے مختلف دورانیے کے درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

- تعلیم القرآن ڈپلومہ کورس
- تحفیظ القرآن کورس
- تعلیم التجوید سرٹیفیکیٹ کورس
- تعلیم دین کورس
- تفہیم دین کورس
- صوت القرآن کورس
- تعلیم الحدیث سرٹیفیکیٹ کورس
- فہم القرآن سرٹیفیکیٹ کورس
- خط و کتابت کورسز
- سمر کورسز
- سوشل میڈیا کے ذریعہ کورسز
- روشنی کا سفر
- روشنی کی کرن
- ریالٹی چیک

ہمارے بچے کورسز: • منارالاسلام • مصباح القرآن • مفتاح القرآن

- **الھدیٰ انٹرنیشنل سکول** میں مانٹیسوری تا گریڈ 9 تک کے بچوں کو جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

شعبہ خدمت خلق

اس شعبہ کے تحت معاشرتی فلاح و بہبود کے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام کیا جاتا ہے:

- راشن کی فراہمی رمضان المبارک میں
- اجتماعی قربانی عیدالاضحیٰ کے موقع پر
- روزگار کی فراہمی
- ماہانہ وظائف بیوہ اور نادار خواتین کے لیے
- تعلیمی وظائف مستحق طلبہ کے لیے
- کچی بستیوں میں تعلیمی اور رفاہی کام
- دینی و سماجی رہنمائی پریشان افراد کے لیے
- کفن کی دستیابی
- فری میڈیکل کیمپوں کا قیام
- کنوؤں کی کھدائی اور پانی کی فراہمی
- ضروری امداد قدرتی آفات کے موقع پر

شعبہ نشر و اشاعت

- اس شعبہ میں عوام الناس کی راہ نمائی کے لیے تحقیق شدہ تحریری اور تقریری مواد کی تیاری اور نشر و اشاعت کا کام کیا جاتا ہے۔
- **اشاعت کتب:** اردو، انگریزی کے علاوہ دیگر علاقائی زبانوں میں مختلف دینی موضوعات پر کتب، کارڈز، کتابچے اور پمفلٹس تیار کیے جاتے ہیں۔
- **آڈیو اور ویڈیو:** قرآن مجید کی تفسیر کے علاوہ حدیث، سیرت، فقہ اور دیگر تعلیمی، تربیتی، اخلاقی اور معاشرتی موضوعات پر آڈیو اور ویڈیو لیکچرز درج ذیل فورمز پر بلا معاوضہ پیش کیے جاتے ہیں:

☆ **Websites:** www.alhudapk.com , www.farhathashmi.com

☆**Telegram Channels:** AlhudaNewsChannel/25

☆ **Alhuda Apps**: www.farhathashmi.com/alhuda-apps/

☆ **Face book:** www.facebook.com/DrFarhatHashmi/

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آپ ﷺ نے فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ

احسان کرنے کا حکم دیا ہے“۔

[صحیح مسلم 5055]

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

ISBN 978-969-960-021-4
04010136

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.